يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾

نُورُ الْقُرْآن

ترجمہ اور تفسیر

محمد رفیق ڈوگر

جلد چہارم

ویدشنید پبلشرز

دیدشنید پبلشرز

علی عزیز ڈوگر

نے

زاہد بشیر پرنٹرز

سے چھپوائی

اکتوبر 2015ء

دیدشنید پبلشرز

61۔اے راجپوت ٹاؤن، ملتان روڈ، لاہور

فون نمبر: 042-37512213

ہدیہ:

ملنے کا پتہ:

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Phone: 042-7230777 & 042-7231387
http: www.alfaisalpublishers.com
e.mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

درخواست

یہ ایڈیشن تجرباتی طور پر مختصر تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اگر متن / ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اسے درست کیا جائے۔ شکریہ!

سُوْرَةُ مَرْيَم

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 98 آیات اور 6 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- كٓهٰيٰعٓصٓ ①

2- ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ②

1- كٓهٰيٰعٓصٓ

2- یہ ذکر ہے تیرے رب کی
اپنے بندے زکریا پر رحمت کا[1]

3- اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ③

3- جب اس نے اپنے رب کو پکارا تھا
چپکے چپکے

4- قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ④

4- اس نے کہا "اے میرے رب
میری ہڈیاں تو کمزور ہوگئی ہیں
اور میرے سر میں شعلہ بھڑک اُٹھا ہے
بڑھاپے میں[2]
اور تجھ سے مانگ کر
اے میرے رب
میں کبھی بھی محروم نہیں رہا

5- وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ⑤

5- اور میں ڈرتا ہوں اپنے وارثوں سے
اپنے بعد[3]
اور میری بیوی بانجھ ہے
سو مجھے اپنے پاس سے
ایک وارث عطاء کردے

1- یہ جو ہم بیان کر رہے ہیں یہ اپنے بندے زکریا پر ہماری رحمت کا ذکر ہے
2- میں اتنا بوڑھا ہو چکا ہوں کہ میرے سر کے بال بالکل سفید ہو چکے ہیں جیسے سر میں سفیدی کا شعلہ بلند ہو رہا ہو
3- یعنی مجھے ڈر ہے کہ میرے اقارب اس مشن کو جاری نہیں رکھیں گے جو آپ نے مجھے سونپا ہوا ہے

6- يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦

6- میرا وارث
اور آلِ یعقوب کا وارث[4]
اور تو بنا دے اس کو
اے میرے رب
اپنا پسندیدہ انسان"[5]

7- يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧

7- "اے زکریا
ہم بشارت دیتے ہیں تمہیں
ایک فرزند کی
نام اس کا ہے یحییٰ
نہیں پیدا کیا ہم نے اس سے پہلے
اس نام کو کوئی شخص"[6]

8- قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨

8- اس نے کہا "اے میرے رب
کیسے ہوگا میرے ہاں فرزند؟
جبکہ میری بیوی بانجھ ہے
اور میں پہنچ چکا ہوں
بڑھاپے کی آخری حد تک"

9- قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩

9- کہا "یہ ایسے ہی ہوگا
تیرا رب کہتا ہے[7]
یہ تو میرے لیے بہت آسان ہے

4- اس منصب کا وارث ہو جو آپ نے مجھے سونپ رکھا ہے اور مجھ سے پہلے آلِ یعقوب جس مشن کے لیے کام کرتی رہی ہے
5- ایسا جو تیرا پسندیدہ ہو
6- اللہ نے بشارت دی۔ دیکھیں سورہ آلِ عمران آیت 39
7- یعنی تیرے رب نے فیصلہ سنا دیا ہے اب ایسا ہی ہوگا

اور میں نے تجھے پیدا کیا تھا
اس سے پہلے
جبکہ تو کچھ بھی نہیں تھا"

10- قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّیۡۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿۱۰﴾

10- اس نے کہا "اے میرے رب
میرے لیے کوئی نشانی مقرر کر دے"
کہا "تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ
تو نہیں بات کر سکے گا لوگوں سے
تین راتیں
تندرست ہوتے ہوئے بھی"[8]

11- فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿۱۱﴾

11- اور وہ اپنے حجرے سے باہر آ گیا
اپنی قوم کے پاس
اور اس نے انہیں اشارے سے کہا
"صبح و شام تسبیح کرو"[9]

12- یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِیًّا ۙ﴿۱۲﴾

12- "اے یحییٰ
کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے"
اور ہم نے اسے دے دی تھی
بچپن میں ہی دانائی[10]

8- اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تیری بانجھ بیوی کو حمل ٹھہر جانے کی تیرے لیے یہ نشانی ہے کہ اس وقت تو اچھا بھلا صحت مند ہوتے ہوئے بھی تین راتیں یعنی تین دن رات کسی سے بات نہیں کر سکے گا

9- نشانی ظاہر ہو جانے پر حضرت زکریا بول تو سکتے نہیں تھے اس لیے اشارے سے اپنے لوگوں کو اس کے لیے اللہ کا شکر ادا کرنے کو کہا

10- اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کو جو وارث عطاء فرمایا تھا یہ اس پر اللہ کے کرم کا ذکر ہے کہ ہم نے اسے کم سنی میں ہی دانائی اور قوتِ فیصلہ عطاء کر دی تھی اور اسے حکم دیا تھا کہ ہماری کتاب کے احکام پر سختی سے عمل کرنا

13- وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾

13- اور شفقت اور پاکیزگی
اپنی طرف سے
اور وہ نہایت پرہیزگار تھا

14- وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾

14- اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا تھا
اور وہ سرکش و نافرمان نہیں تھا

15- وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع ١٥ ٢

15- اور سلام اس پر
جس دن وہ پیدا ہوا
اور جس دن اسے موت آئے
اور جس روز وہ اٹھایا جائے
زندہ کر کے[11]

2

16- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾

16- اور اس کتاب میں سے مریم کا حال بیان کریں[1]
جب وہ علیحدہ ہو گئی تھی
اپنے گھر والوں سے
مکانِ شرقی میں

17- فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

17- پھر اس نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا تھا[2]
تو ہم نے بھیج دیا تھا

11- یعنی ہم نے ایک بانجھ خاتون کے بڑھاپے میں یحییٰ کو سلامتی کے ساتھ پیدا کیا موت کے وقت وہ دین و ایمان سلامت لے کر اس دنیا سے رخصت ہونے والا تھا اور روزِ قیامت جب اللہ کے حضور حساب کے لیے پیش ہوگا تو وہاں بھی اسے کوئی فکر اور دکھ نہیں ہوگا یہ تھی حضرت زکریا پر وہ بڑی مہربانی جس کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے

1- حضرت مریم کی والدہ کی منت، حضرت مریم کی پیدائش حضرت زکریا کی نگرانی میں مریم کی مسجد سلیمانی کے ایک حجرے میں پرورش اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش تک کا حال سورۂ آلِ عمران میں بیان فرمایا گیا ہے سورۂ آلِ عمران کی آیات 37,36,35 اور آیات 42 سے 51 تک اور ان سے متعلقہ حواشی دیکھ لینے سے اس کی تفہیم آسان رہے گی

2- یعنی بیت المقدس کے شرقی حصہ میں اعتکاف بیٹھ گئیں اور پردہ کر لیا تنہائی میں عبادت کے لیے

اس کے پاس اپنا ایک فرشتہ
اور اس فرشتے نے
مریم کے لیے
مکمل آدمی کی شکل بنالی تھی[3]

18- قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾

18- مریم نے کہا "میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں
اگر تو رب سے ڈرتا ہے"[4]

19- قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾

19- اس نے کہا "میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں
تاکہ تجھے ایک پاکیزہ فرزند دُوں"[5]

20- قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾

20- مریم نے کہا "کیسے ہوسکتا ہے میرے ہاں بیٹا
جبکہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں
اور نہ میں بدکار ہوں"

21- قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ﴿۲۱﴾

21- اس نے کہا "ایسے ہی ہے[6]
تیرا رب کہتا ہے
"یہ میرے لیے بہت آسان ہے
اور اس لیے کہ
ہم بنادیں اسے
انسانوں کے لیے ایک نشانی
اور اپنی طرف سے رحمت
اور یہ وہ معاملہ ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے"

3- اس بند کمرے میں فرشتہ انسانی صورت میں حضرت مریم کے سامنے آ گیا
4- اللہ سے ڈر اور مجھ سے دور رہ
5- فرشتے نے جواب دیا کہ میں اللہ کی طرف سے تیرے لیے ایک فرزند کا پیغام لایا ہوں
6- فرشتے نے جواب دیا کہ ایسے ہی ہوگا اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کا فیصلہ کرلیا ہے اور میں اسے لوگوں کے لئے نشانی اور رحمت یعنی نبی بناؤں گا

22- فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

22- سو وہ حمل سے ہوگئی
اس لڑکے کے لیے
تو وہ اس حمل کو لے کر
ایک دور کی جگہ پر چلی گئی

23- فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

23- اور زچگی کا درد اسے
ایک کھجور کے تنے کے پاس لے آیا[7]
اس نے کہا "اے کاش میں مر گئی ہوتی
اس سے پہلے ہی
اور میں بھولی بسری ہو چکی ہوتی"

24- فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

24- تو اسے آواز دی گئی
اس درخت کے نیچے سے
"غم نہ کر
تیرے رب نے جاری کر دیا ہے
تیرے نیچے ایک چشمہ

25- وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾

25- اور تو ہلا اپنی طرف کو
اس کھجور کے تنے کو
وہ گرا دے گا تیرے لیے
تازہ کھجوریں

26- فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ

26- پس کھا اور پی
اور ٹھنڈی کر اپنی آنکھیں
پھر اگر تو دیکھے انسانوں میں سے کسی کو

7- وہ ایک ویرانے میں کھجور کے ایک درخت کے پاس چلی گئیں

تو کہہ دینا "میں نے رحمٰن کے لیے
روزے کی نذر مانی ہوئی ہے
سو آج میں کسی انسان سے
ہرگز بات نہیں کروں گی"[8]

27- فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

27- پھر وہ اس لڑکے کو لے کر
اپنی قوم کے پاس آئی
اسے گود میں اٹھائے ہوئے
انہوں نے کہا "اے مریم! تو تو ایک عجیب چیز لائی ہے[9]

28- يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

28- اے ہارون کی بہن
تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا
اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی"

29- فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

29- سو اس نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا
انہوں نے کہا "ہم اس سے کیسے بات کریں
جو گود میں بچہ ہے؟"

30- قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۖ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

30- اس نے کہا "میں تو اللہ کا بندہ ہوں[10]
اس نے مجھے کتاب دی ہے
اور مجھے نبی بنایا ہے[11]

8- فرمایا گیا کہ پریشان نہ ہو اور اگر کوئی انسان اس بچے کے بارے میں پوچھے تو کوئی جواب نہ دینا اور اشارے سے کہہ دینا کہ میں روزے سے ہوں اس لیے کوئی جواب نہیں دے سکتی سورۂ آلِ عمران کی آیت 46 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ بچہ پنگوڑے میں ہی کلام کرے گا یہاں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ فکر نہ کر اس کا اہتمام ہم نے خود کر لیا ہوا ہے

9- یعنی تو بن بیاہی اور ایک بچہ اٹھائے ہوئے ہے یہ تو عجیب چیز ہے

10- یہ گود سے عیسیٰ ابن مریم کا اپنی قوم کو جواب ہے کہ میں اسی طرح کا اللہ کا بندہ ہوں جیسے باقی سب انسان اللہ کے بندے ہیں

11- مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی چیزوں کے بارے میں ماضی کا صیغہ استعمال کیا جا رہا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش کے ساتھ ہی میرے لیے یہ فیصلہ کر لیا ہوا ہے اور ایسا ہی ہوگا حضرت عیسیٰ ماں کی گود میں سے ہی اس قوم کو اللہ کے فیصلہ سے آگاہ کر دیتے ہیں

31- وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾

31- اور اس نے مجھے بابرکت بنا دیا ہے
جہاں کہیں بھی میں رہوں[12]
اور اس نے مجھے حکم دیا ہے
نماز کا اور زکوٰۃ کا
جب تک میں زندہ رہوں

32- وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۪ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾

32- اور اپنی ماں کے ساتھ اچھے سلوک کا[13]
اور نہیں بنایا گیا مجھے
سرکش، بدبخت

33- وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾

33- اور سلام ہے مجھ پر
پیدائش کے روز
اور وفات کے دن
اور اس دن جب
میں اٹھایا جاؤں
زندہ کر کے"[14]

34- ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾

34 یہ ہے عیسیٰ ابنِ مریم
وہ سچا بیان
جس میں لوگ شک کرتے ہیں[15]

12- میری نبوت فلاح کا سبب ہوگی۔ کن کے لیے؟ مجھ پر ایمان لے آنے والوں کے لیے

13- صرف ماں کے ساتھ کیوں؟ باپ تھا جو نہیں حضرت عیسیٰ نے ماں کی گود میں ہی بتا دیا تھا کہ میرا کوئی باپ نہیں

14- میں اللہ کی طرف سے سلامتی کے ساتھ پیدا کیا گیا ہوں جب مجھے موت آئے گی تو بھی سلامتی کی موت ہی آئے گی کوئی مجھے غیر فطری طریقہ سے مار نہیں سکے گا۔ یہ اس کی تردید ہے کہ حضرت عیسیٰ کو پھانسی دے دی گئی تھی یہ بات تو ماں کی گود سے ہی انہوں نے اپنی قوم کو بتا دی تھی کہ جس طرح اللہ نے میرے نبی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہوا ہے اسی طرح اللہ نے یہ بھی فیصلہ کر لیا ہوا ہے کہ کوئی کتنی کوشش کرے مجھے نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور مجھے عام انسانوں کی مانند ہی موت آئے گی اس کے بعد روزِ قیامت مجھے اسی طرح پھر سے زندہ کر کے قبر سے اٹھایا جائے گا جیسے باقی انسانوں کو اٹھایا جائے گا

15- یعنی حضرت عیسیٰ کی پیدائش نبوت اور وفات کی اصل حقیقت یہی ہے جو ہم نے بیان کر دی ہے

35- مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾

35- یہ ممکن ہی نہیں کہ
اللہ کسی کو بیٹا بنالے[16]
وہ پاک ذات ہے
جب وہ ارادہ کرلیتا ہے کسی کام کا
تو وہ اسے صرف اتنا کہتا ہے "ہوجا"
اور وہ ہوجاتا ہے[17]

36- وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾

36- "اور اللہ ہی ہے
میرا رب اور رب تمہارا
پس اسی کی بندگی کرو
یہ ہے راہِ راست"

37- فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

37- مگر کئی فرقے آپس میں اختلاف کرتے ہیں[18]
سو ہلاکت ہے کافروں کے لیے
جب وہ بڑا دن دیکھیں گے[19]

38- اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

38- وہ لوگ خوب سن رہے ہوں گے
اور وہ خوب دیکھتے ہوں گے

16- یہ اللہ کی عظمت و کبریائی کے منافی ہے

17- وہ ذات پاک ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے وہ صرف حکم دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ہوجاتا ہے جیسے اس کے حکم سے عیسیٰ کی پیدائش عمل میں آگئی تھی اسے تو کسی بیٹے کی ضرورت ہے نہ محتاجی

18- کس چیز میں اختلاف کرتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ کے بغیر باپ کے ہونے کے بارے میں اور ان کی نبوت کے بارے میں اس میں جو خود انہوں نے اپنی ماں کی گود سے ہی سب کو بتادیا تھا

19- قیامت کے دن ان کے لیے بربادی ہے

جس روز وہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے[20]

لیکن وہ ظالم

آج کھلی گمراہی میں ہیں

39- وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾

39- اور ڈرا انہیں اس یوم حسرت سے[21]

جب ہر معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے گا

جبکہ وہ لوگ غفلت میں ہیں

اور وہ ایمان نہیں لا رہے

40- اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع ٢ ٢٥ ٥

40- ہم ہی تو وارث ہوں گے

زمین کے

اور اس پر رہنے والوں کے

اور وہ سب ہماری طرف لوٹا دیئے جائیں گے

3

41- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

41- اور تو ذکر کر اس کتاب کے ذریعے ابراہیم کا

وہ تھا ایک راست باز انسان

اور نبی[1]

20- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور اندھے بہرے بنے پھرتے ہیں اس روز اپنا انجام دیکھ کر انہیں حق اور باطل کے بارے میں سب پتہ چل جائے گا

21- اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتے ہیں کہ انسانوں کو اس روز کی پشیمانی سے ڈرا جب اعمال نامے کی بنیاد پر فیصلہ کر دیا جائے گا کہ کس نے کہاں جانا ہے زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک حقیقی تو اب بھی اللہ ہی ہے مگر اللہ نے اپنے بندوں کو بھی بہت کچھ عطاء کیا ہوا ہے مگر اس روز ہر کوئی اس مالکِ حقیقی کے سامنے پیش ہوگا اور ہر کوئی تہی دست اور محتاج ہوگا

1- اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو "صِدِّيْقًا نَّبِيًّا" فرمایا ہے صدیقاً کے معنی ہیں بہت زیادہ سچ کہنے والا ہمیشہ سچ کی تصدیق اور حمایت کرنے والا یعنی وہ اپنے قول و فعل میں سچے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت عطاء کی ہوئی تھی

42- اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿۴۲﴾

42- یاد کر جب اس نے اپنے باپ سے کہا تھا
"اے میرے باپ!
کیوں بندگی کرتا ہے تو ان چیزوں کی جو
نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں
اور نہ ہی تیرے کسی کام آسکتی ہیں؟"

43- يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

43- "اے میرے باپ
میرے پاس تو وہ علم آیا ہے
جو تیرے پاس نہیں آیا[2]
سو میری پیروی کر
میں تجھے راہِ راست دکھادوں گا"

44- يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

44- "اے میرے باپ
نہ بندگی کر شیطان کی[3]
بلاشبہ شیطان تو
رحمٰن کا نافرمان ہے"

45- يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾

45- "اے میرے باپ
میں تو ڈرتا ہوں اس سے کہ
آن پکڑے تجھے کوئی عذاب
رحمٰن کی طرف سے
اور تو شیطان کا ساتھی بن جائے"[4]

2- یعنی خالق و مالک کائنات نے وحی کے ذریعے مجھے وہ علم عطاء فرمایا ہے جو تجھے نہیں دیا گیا

3- ان کا باپ تو بتوں کی عبادت کیا کرتا تھا اور حضرت ابراہیم اس سے کہتے ہیں کہ شیطان کی عبادت نہ کر۔ یہ کیوں؟ اس لیے کہ جو بھی عمل اور سوچ دین حق کے خلاف ہو وہ شیطان ہی کی عبادت اور اللہ سے بغاوت ہے

4- کہ تو بھی شیطان کی مانند راندہ درگاہ اور ہمیشہ کے لیے اللہ کی رحمت سے دور نہ ہو جائے

46- قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

46- اس نے کہا "اے ابراہیم
کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟
اگر تو باز نہ آیا
تو میں ضرور تجھے سنگسار کر دوں گا
اور جا تو مجھے چھوڑ جا
ہمیشہ کے لیے"

47- قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾

47- ابراہیم نے کہا "آپ کو سلام
میں تیرے لیے اپنے رب سے
استغفار کروں گا
وہ تو مجھ پر
بہت مہربان ہے

48- وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۡ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

48- اور میں چھوڑ رہا ہوں
تمہیں اور انہیں جن کو تم پکارتے ہو
اللہ کے سوا
اور میں اپنے رب کو پکاروں گا
امید ہے کہ
اپنے رب کو پکار کر
میں نامراد نہیں رہوں گا"

49- فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

49- پس جب اس نے چھوڑ دیا
ان کو
اور انہیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے

سوائے اللہ کے

50- وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾

تو ہم نے اس کو عطاء کر دیئے
اسحٰق اور یعقوب
اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو نبی بنایا تھا
50- اور ہم نے ان کو
اپنی رحمت سے نواز دیا
اور ہم نے ان کے لیے
سچائی کی آواز بلند کر دی[5]

4

51- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

51- اور یاد کر اس کتاب کے ذریعے موسیٰ کو
بلاشبہ وہ خاص طور پر چنا ہوا
اور رسول نبی تھا

52- وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾

52- اور ہم نے اس کو آواز دی تھی
کوہ طور کی دائیں جانب سے[1]
اور ہم نے اس کو اپنے قریب کر لیا تھا
راز کی باتیں کرنے کے لیے

53- وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾

53- اور ہم نے اس کو عطاء کر دیا تھا
اپنی رحمت سے
اس کا بھائی ہارون
نبی بنا کر[2]

5- وہ لوگوں میں قول و فعل کے بہت ہی سچے ہونے کی شہرت رکھتے تھے
1- یعنی جہاں وہ اس وقت موجود تھے انہیں اپنی دائیں جانب سے آواز آئی تھی
2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ موسیٰ کی مدد کے لیے ہم نے ان کے بھائی کو بھی نبی بنا دیا تھا

54- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾

54- اور تو ذکر کر اس کتاب کے ذریعے اسمٰعیل کا
وہ تھا وعدے کا سچا
اور رسول نبی

55- وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾

55- اور وہ اپنے اہل کو حکم دیتا تھا
نماز کا اور زکوٰۃ کا
اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھا

56- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾

56- اور ذکر کر اس کتاب کے ذریعے ادریس کا
وہ صدیق نبی تھا

57- وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

57- اور ہم نے اس کو اٹھا دیا تھا
بلند مقام تک[3]

58- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۖ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۗ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾

السجدة ٥

58- یہ وہ نبی ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا تھا
آدم کی آل میں سے
اور ان لوگوں کی نسل میں سے
جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا
اور ابراہیم کی نسل سے اور اسرائیل کی نسل میں سے[4]
اور ان لوگوں میں سے
جنہیں ہم نے راہِ راست دکھا دی تھی
اور جنہیں ہم نے برگزیدہ کر دیا تھا

3- ہم نے انہیں بلند مرتبہ عطاء کیا ہوا تھا۔
4- اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب ہیں

جب پڑھی جاتی تھیں ان پر
رحمٰن کی آیات
تو وہ گر جاتے تھے
سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے

59- فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

59- پھر ان کے بعد ان کے جانشین ہوئے
ناخلف لوگ
انہوں نے
نماز ضائع کر دی
اور خواہشات نفس کی پیروی کی
سو وہ ضرور ہلاکت سے ملیں گے

60- اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾

60- مگر وہ جو توبہ کر لیں
اور ایمان لے آئیں
اور اچھے کام کریں
تو یہ لوگ ہیں جو باغ میں داخل ہوں گے
اور ان کے ساتھ
کچھ بھی بے انصافی نہیں کی جائے گی

61- جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾

61- سدا بہار باغات میں
وہ باغ جن کا رحمٰن نے
اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کیا ہوا ہے[5]
اس کا وعدہ تو
پورا ہو کر ہی رہنا ہے

5- غائبانہ وعدہ یعنی اس چیز کا وعدہ جو انہوں نے دیکھی ہی نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے ایسے باغات کا فیصلہ کر لیا ہوا ہے

62- لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

62- نہیں سنیں گے وہ وہاں پر
کوئی بیہودہ بات
مگر سلام ہی
اور ان کے لیے وہاں پر
صبح وشام رزق ہے

63- تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

63- یہ ہے وہ باغ
جس کا ہم وارث بنا دیتے ہیں
اپنے بندوں میں سے اس کو
جو پرہیز گار ہو

64- وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ ﴿٦٤﴾

64- "اور ہم نہیں اترتے
مگر تیرے رب کے حکم سے ہی[6]
اسی کا ہے
جو کچھ بھی ہمارے آگے ہے[7]
اور جو کچھ بھی ہمارے پیچھے ہے[8]
اور جو کچھ بھی اس کے درمیان ہے
اور تیرا رب بھول جانے والا نہیں ہے[9]

6- یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور کسی پر بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں اترتے یہاں "ہم" ان فرشتوں کے لیے آیا ہے جو اللہ کے پیغمبروں کے پاس اللہ کی طرف وحی لاتے تھے اور اس کی طرف سے نافرمان قوموں کو سزا دینے آتے ہیں مطلب یہ کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا ہے

7- آگے سے مراد ہے روزِ قیامت تک یعنی روزِ قیامت تک جو کچھ بھی ہونے والا ہے اللہ کے حکم سے ہی ہوگا

8- پیچھے سے مراد ہے کائنات کی پیدائش سے لے کر وقت رواں تک یعنی اب تک جو کچھ ہو چکا ہے وہ بھی اللہ کے حکم سے ہی ہوا ہے

9- یعنی ہر زمانے کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر لمحہ کی ہر حرکت سے آگاہ ہیں

65- رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

65- وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا
اور اس سب کچھ کا
جو کچھ بھی ہے ان کے درمیان
پس اس کی عبادت کر
اور اس کی عبادت میں استقامت اختیار کر
کیا تو اس جیسے کسی اور کو جانتا ہے؟"[10]

5

66- وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

66- اور انسان کہتا ہے
"کیا جب میں مر جاؤں گا
تو میں واقعی زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟"[1]

67- اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

67- کیا انسان کو یاد نہیں
کہ ہم تو پہلے بھی اسے پیدا کر چکے ہیں
جب وہ کچھ بھی نہیں ہوتا تھا؟[2]

68- فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ج

68- تیرے رب کی قسم
ہم ضرور اکٹھا کریں گے
ان کو اور شیطانوں کو[3]
پھر ہم ضرور جمع کریں گے انہیں
جہنم کے گرداگرد
گھٹنوں کے بل گرے پڑے

10- کیا کوئی اور ایسا ہے؟ تم ایسے کسی اور کو جانتے ہو؟ مطلب یہ کہ ایسا اور کوئی ہے ہی نہیں
1- کہتا ہے کہ ایسا تو ممکن ہی نہیں
2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کہنے والے اپنی اصلیت اور پیدائش کو کیوں بھول جاتے ہیں ہم جو انہیں عدم سے وجود میں لائے ہوئے ہیں ہم انہیں قبروں سے اٹھا کر ان کے دنیاوی اعمال کا حساب کیوں نہیں لے سکتے؟
3- ان شیاطین کے ساتھ جن کی وہ پیروی کر رہے ہیں

69- ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

69- پھر ہم کھینچ نکالیں گے
ہر گروہ میں سے
جو بھی کوئی ان میں
رحمٰن سے سرکشی میں شدید تر تھا[4]

70- ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

70- اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ
ان میں سے کون زیادہ مستحق ہے
جہنم میں جھونکے جانے کا

71- وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

71- اور نہیں ہے تم میں سے کوئی بھی[5]
مگر وہ اس تک پہنچنے والا ہے
یہ تیرے رب پر لازم وہ بات ہے
جس کا فیصلہ ہو چکا ہے

72- ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

72- پھر ہم نجات دے دیں گے ان لوگوں کو
جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا
اور ہم ظالموں کو اسی میں چھوڑ دیں گے
گھٹنوں کے بل گرے پڑے[6]

73- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

73- اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر
ہماری واضح آیات
تو کافر اہل ایمان سے کہتے ہیں

4- قیامت کا انکار کرنے والوں کے لیڈروں کو

5- کن "تم میں سے"؟ وہ "تم" جن کا آیت 66 سے 70 تک میں ذکر ہے یعنی روزِ حساب کا انکار کرنے والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اس جگہ تک نہیں پہنچے گا ان سب کو وہاں تک پہنچانا ہمارے ذمے ہے یہ تو ہمارا فیصلہ ہے

6- لیکن جو کوئی دنیا میں تقویٰ اختیار نہیں کرے گا ہم ایسے ظالموں کو ذلیل وخوار کر کے جہنم میں جھونک دیں گے

"ہم دونوں فریقوں میں سے
کون مرتبے میں اچھا ہے
اور مجلس میں نمایاں ہوتا ہے؟"[7]

74- وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾

74- حالانکہ ہم ان سے پہلے
کتنی ہی ایسی قومیں ہلاک کر چکے ہیں
جو اِن سے بڑھ کر ہوتی تھیں
ساز و سامان میں اور شان و شوکت میں[8]

75- قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾

75- کہہ دیجیے "جو بھی کوئی گمراہی میں ہو
تو رحمٰن اس کی رسی دراز کرتا جاتا ہے
اچھی طرح سے
یہاں تک کہ
جب ایسے لوگ اس چیز کو دیکھ لیں
جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے
یا عذاب کو
اور یا قیامت کو[9]

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم کی واضح آیات پڑھی جاتی ہیں جن میں سب کچھ بتا دیا گیا ہے کہ کس کا انجام کیا ہوگا تو انہیں سن کر کافر ایمان لے آنے والوں سے کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہے کہ ہم بھٹکے ہوئے ہیں تو پھر ہمیں دنیا میں تم سے اچھا مرتبہ کیوں دیا گیا ہے؟ تم دیکھ نہیں رہے کہ مجلسوں میں ہمیں تم سے اچھی جگہ دی جاتی ہے؟

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کسی کے پاس دنیاوی مال و اسباب اور نمود و نمائش کی چیزوں کی فراوانی اس کے ہمارے پسندیدہ ہونے کا ثبوت نہیں اگر ایسا ہوتا تو ان سے پہلے جن قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا ہوا ہے انہیں کیوں ہلاک کیا جاتا؟ وہ تو مال و اسباب اور نمود و نمائش میں ان کافروں سے بھی آگے ہوتی تھیں

9- ان پر اس دنیا میں کوئی عذاب آجائے یا یہ روزِ قیامت آگ میں ڈالے جائیں ہمارا وعدہ تو پورا ہونا ہی ہے اور یہ اسی وعدے کی طرف رواں دواں ہیں

سو وہ ضرور جان لیں گے کہ
کون ہے وہ جو
مرتبے میں بدتر ہے
اور جتھے میں ناتواں ہے"[10]

76- وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

76- اور اللہ ہدایت کی راہ پر چلنے والوں کو
ہدایت میں ترقی دیدیتا ہے
اور باقی رہنے والے اچھے اعمال
تیرے رب کے ہاں بہتر بہت ہیں
ثواب میں اور اچھے انجام میں

77- اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾

77- تو کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے
جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے
اور کہتا ہے "مال اور اولاد تو مجھے ضرور ملتے رہیں گے؟"[11]

78- اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

78- کیا اس نے غائب میں جھانک لیا ہے
یا اس نے
رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟

79- كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

79- ہرگز نہیں!
ہم ضرور لکھ لیں گے جو کچھ وہ کہتا ہے
اور ہم اضافہ کرتے جائیں گے

10- اس روز وہ خود دیکھ لیں گے کہ ان کا یہ دنیاوی مقام و مرتبہ کتنا بدتر ہے اور اس کا انہیں صلہ کیا ملتا ہے ان کو اپنے جن لشکروں اور پیروکاروں کی قوت پر گھمنڈ ہے اس کی کیا حیثیت ہے اس روز ایسی کوئی چیز انہیں عذاب سے نہیں بچا سکے گی جس کا وہ ایمان لانے والوں کو طعنہ دیتے ہیں

11- کہتا ہے یہ سب کچھ میرے پاس ہی رہے گا

80- وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

اس سب کچھ کے جس کی وہ باتیں کرتا ہے
اور وہ ہمارے سامنے تن تنہا پیش ہوگا[13]

81- وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

اور ان لوگوں نے
اللہ کو چھوڑ کر دیگر معبود پکڑے ہوئے ہیں
تاکہ وہ ان کی طاقت بن جائیں[14]

82- كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع ١٧ ٥ ٨

ہرگز نہیں
وہ تو انکار کر دیں گے
ان کی بندگی کا
اور ان کے مخالف بن جائیں گے[15]

6

83- اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾

کیا تو دیکھتا نہیں کہ
ہم نے تو کافروں پر
شیطان چھوڑ دیئے ہیں

12- ہرگز ایسا نہیں ہوگا ایسے دعوے کرنے والوں کے دعوے ہم لکھ رہے ہیں اور ان کی اس گمراہی کے نتیجے میں ان کے لیے عذاب میں اضافہ ہوتا جارہا ہے

13- روزِ حساب ان میں سے کچھ بھی تو ان کے پاس نہیں ہوگا کوئی چیز بھی ان کے کام نہیں آئے گی

14- اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان باطل معبودوں سے تعلق کی وجہ سے روزِ قیامت ان کی عزت کی جائے گی اور ان کے باطل معبود دنیا میں ان کے مقام و مرتبہ کو قائم رکھیں گے

15- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ ان کے بنائے باطل معبود تو روزِ حساب ان کی عبادت کا ہی انکار کر دیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے کب ان سے کہا تھا کہ ہماری عبادت کیا کرو۔ جیسا کہ سورۂ یونس کی آیات 28 سے 30 تک میں بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح وہ ان کے خلاف ہو جائیں گے اور ان کو جھوٹا قرار دیں گے یعنی جنہیں یہ اس روز مدد کا وسیلہ سمجھ رہے ہیں وہی ان کی ذلت اور ہلاکت میں اضافہ کر دیں گے

جوان کو اکساتے رہتے ہیں[1]

84- فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾

84- سو تو ان کی گرفت کے لیے بے چین نہ ہو
اکسا اکسا کر
ہم تو ان کی گنتی گن رہے ہیں[2]

85- يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

85- اس روز کہ ہم متقیوں کو اکٹھا کریں گے
رحمٰن کے پاس
مہمانوں کی مانند[3]

وقف لازم

86- وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾

86- اور ہم مجرموں کو
جہنم کی طرف ہنکائیں گے
پیاسے جانوروں کی مانند[4]

وقف لازم

87- لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾

87- اور نہیں ہوگی کسی کے پاس کوئی بھی سفارش[5]
سوائے اس کے جس نے رحمٰن سے عہد لے لیا ہو[6]

1- شیاطین سے مراد ہر وہ قوت، سوچ اور خواہش ہے جو انسان کو راہِ راست سے روکتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ اپنے دنیاوی مال و دولت اور جاہ و مرتبہ کو ہی سب کچھ سمجھ رہے ہیں وہ تو ہماری پیدا کردہ ان شیطانی قوتوں کے پیچھے چل رہے ہیں جو انہیں ورغلا رہی ہیں

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بے چین نہ ہوں کہ ان حق کے دشمنوں کی گرفت کیوں نہیں ہو رہی ہم نے کسی قوم کو عذاب دینے کا جو اصول مقرر کیا ہوا ہے اس کے تحت ہم انہیں دیکھ رہے ہیں اور ان کے دن گن رہے ہیں جب وہ گنتی پوری ہو جائے گی یعنی مرحلۂ عذاب آجائے گا تو ہم انہیں پکڑ لیں گے۔ گنتی گننا ایسے ہی ہے جیسے کسی دوڑ یا کھیل کے شروع کرنے کے لیے گنتی گنی جاتی ہے اور اس کے پورا ہونے کے ساتھ ہی وہ دوڑ شروع ہو جاتی ہے

3- یعنی انہیں جمع کر کے عزت و احترام کے ساتھ جنت کی طرف لایا جائے گا جیسے کہ وہ رحمٰن کے مہمان ہوں

4- انہیں اس طرح ہانک کر جہنم کی طرف لایا جائے گا جیسے پیاسے جانوروں کو ہانک کر پانی کی طرف لے جایا جاتا ہے

5- ایسے مجرموں کے پاس تو کوئی سفارش کرنے والا ہوگا ہی نہیں ان کے دوزخ میں ڈالے جانے کا فیصلہ اٹل ہے

6- یہ دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر ہے ان کا جنہوں نے اپنی زندگیوں میں شرک سے توبہ کر لی ہوگی اللہ تعالیٰ ہی کے خالق و مالک ہونے کا اعلان کر دیا ہوگا اور کسی اور کو اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے ہوں گے ان سے اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو جن پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ ◄◄

88- وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾

88- اور وہ کہتے ہیں
"رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے"

89- لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾

89- تم لوگ تو
بہت ہی بھاری چیز گھڑ لائے ہو[7]

90- تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

90- قریب ہے کہ
آسمان پھٹ جائیں
اس بات سے
اور زمین شق ہو جائے
اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں[8]

91- اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾

91- اس پر کہ وہ
رحمٰن کے لیے بیٹے کا دعویٰ کرتے ہیں

92- وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾

92- اور نہیں ہے رحمٰن کی یہ شان
کہ وہ کسی کو بیٹا بنالے

93- اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

93- نہیں ہے کوئی ایک بھی
آسمانوں والوں میں سے
اور زمین والوں میں سے

◀◀ اس روز شفاعت کی اجازت دیں گے ایسے لوگ ان کی شفاعت سے فائدہ اٹھا سکیں گے مطلب یہ کہ توحید کے منکروں کے لیے دوزخ ہی ہے اور توحید پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ نرمی ہو سکتی ہے

7- بہت ہی بھاری چیز یعنی حد سے گزری ہوئی مکروہ اور بُری چیز، بہت ہی بڑے جرم کی بات، ایسی دور دراز کی بات جس کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بات ہے کیا؟ یہ کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے جیسا کہ آیت 88 میں فرمایا ہے کہ "وہ کہتے ہیں"

8- یعنی یہ ایسی بری بات ہے کہ اس کی برائی کے بوجھ سے تو آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں یہ تو اللہ کی واحدنیت اور حاکمیت کے خلاف بہت بڑا بہتان ہے

مگر وہ پیش ہونے والا ہے
رحمٰن کے حضور غلام بن کر ہی[9]

94- لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾
94- اس نے تو ان کو گھیر رکھا ہے
اور اس نے ان سب کی گنتی گنی ہوئی ہے

95- وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾
95- اور وہ سب پیش ہوں گے
اس کے سامنے
قیامت کے دن
تنہا تنہا[10]

96- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾
96- جو لوگ ایمان لے آئے ہیں
اور نیک کام کر رہے ہیں
رحمٰن عنقریب ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا[11]

97- فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾
97- سو ہم نے قرآن آسان بنا دیا ہے
تیری زبان میں
تاکہ تو بشارت دے
اس کے ذریعے
پرہیزگاروں کو
اور ڈرائے اس کے ذریعے
جھگڑا کرنے والے لوگوں کو

9- آسمانوں اور زمین میں جو بھی کوئی ہے ہمارے حکم کا پابند ہے
10- اس کا کوئی وہاں سفارشی یا مددگار نہیں ہوگا
11- قرآن پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کرنے والے پسندیدہ بنا دیئے جائیں گے لوگ ان سے محبت کریں گے

98- وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾

98- اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دی ہوئی ہیں کیا تم ان میں سے کسی ایک کو بھی پا سکتے ہو یا تم سن سکتے ہو ان کی کوئی بھنک بھی؟[12]

12- کیا کوئی انہیں پا یا سن سکتا ہے؟

سُوْرَةُ طٰهٰ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 135 آیات اور 8 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- طٰهٰ ۚ ①	1- طٰهٰ[1]
2- مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ ②	2- ہم نے تم پر قرآن اس لیے نہیں نازل کیا کہ تو مشقت میں پڑ جائے[2]
3- اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ ③	3- بلکہ یہ تو نصیحت ہے ہر اس شخص کے لیے جو ڈرتا ہے
4- تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۚ ④	4- یہ اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے پیدا کیا ہوا ہے زمین کو اور بلند کیا ہے آسمانوں کو
5- اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ⑤	5- رحمٰن[3] جو قائم ہے عرش پر

1- طٰهٰ کے معنی کیا ہیں اس بارے میں اہلِ علم کی دو رائے ہیں۔ایک یہ کہ طٰهٰ کے معنی ہیں "یا رجل" اے بندے، یمن کے عربی بولنے والے قبائل "اے بندے" کے لیے طٰهٰ ہی کہتے تھے ایک قدیم شاعر متمم بن نویرہ کے کلام میں طٰهٰ "یا رجل" اے بندے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے دوسرا قول ہے کہ یہ بھی حروف تہجی اور مقطعات ہیں

2- اگر طٰهٰ کے معنی "اے بندے" لیے جائیں تو اللہ تعالیٰ مخاطب ہیں پڑھنے والے سے وہ خواہ کوئی بھی ہو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن تمہاری فلاح اور رہنمائی کے لیے بھیجا ہے اس کے احکام تمہیں تکلیف دینے یا زندگی کے معاملات میں مشکلات پیدا کرنے والے نہیں لیکن اگر حروفِ مقطعات والے قول سے اتفاق کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے مخاطب ہیں اور اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ تکلیف اور محنت میں پڑ جائیں آپ دعوت دیتے رہیں کسی کا ایمان لانا یا نہ لانا آپ کے ذمہ نہیں

3- انسانوں کی فلاح اور رہنمائی کے لیے قرآن کس نے اتارا ہے؟ رحمٰن نے اور رحمٰن عرش معلیٰ پر اپنے تخت پر ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے اس سے زیادہ کوئی نہیں جان سکتا کہ اس کے بندے کے لیے کیا بہتر ہے یعنی کائنات کے خالق و مالک نے اپنے بندوں کی ضروریات اور حالات کے مطابق یہ پیغام فلاح و نجات نازل کیا ہے

6- لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ⑥	6- اسی کا ہے جو کچھ بھی ہے آسمانوں میں اور جو کچھ بھی ہے زمین میں اور جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ بھی نمناک مٹی کے نیچے ہے
7- وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَی ⑦	7- اور تو چاہے بلند آواز سے کوئی بات کہے وہ تو جانتا ہے چھپے ہوئے بھید کو بھی اور پوشیدہ تر بات کو بھی[4]
8- اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ⑧	8- اللہ نہیں ہے کوئی بھی معبود مگر وہی اسی کے لیے ہیں سب بہترین نام[5]
9- وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ⑨	9- اور کیا آئی ہے تیرے پاس موسیٰ کی خبر؟
10- اِذْ رَاَا نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی ⑩	10- جب اس نے آگ دیکھی تھی[6] اور اس نے اپنے اہل سے کہا تھا

4- کوئی بلند آواز میں دعا مانگے، نماز ادا کرے، قرآن کی تلاوت کرے، اپنے ایمان کا اعلان کرے یا دھیمی آواز میں، رحمٰن کو سب علم ہے وہ تو یہ بھی جانتا ہے کہ کس کے دل میں کیا ہے اور کوئی کیا سوچتا ہے اور کیا چھپاتا ہے

5- ایسے سب نام جن سے کسی اعلیٰ صفت کا اظہار ہوتا ہے اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیے جا سکتے کیونکہ کسی اور میں ایسی کوئی صفت موجود ہی نہیں

6- کیا تمہیں موسیٰ کی کہانی معلوم ہے؟ آگے اس کہانی کی تفصیل بیان کی گئی ہے

	”تم یہیں ٹھہرو
	میں نے تو آگ دیکھی ہے
	تا کہ میں تمہارے لیے
	اس میں سے کوئی انگارا لے آؤں
	یا میں وہاں پر کوئی راستہ بتانے والا پاؤں“[7]
11- فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝١١	11- سو جب وہ اس کے قریب پہنچا
	تو آواز دی گئی[8]
	”اے موسیٰ
12- اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢	12- میں تو تیرا رب ہوں
	سو اپنے دونوں جوتے اتار دے
	تو تو مقدس وادی طویٰ میں ہے
13- وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰٓى ۝١٣	13- اور میں نے تجھے چن لیا ہے[9]
	پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے
14- اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝١٤	14- بلاشبہ، میں
	میں اکیلا ہی اللہ ہوں
	نہیں ہے کوئی بھی معبود
	مگر میں ہی

7- حضرت موسیٰ مدین سے واپس مصر جا رہے تھے سرد رات تھی اور صحرائی سفر، صحراؤں میں آگ وہیں ہوتی ہے جہاں کوئی قافلہ اترا ہو یا کسی کی جھونپڑی ہو حضرت موسیٰ نے اپنی بیوی اور ساتھیوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو میں آگ لے آتا ہوں اور ہوسکتا ہے کہ وہاں کوئی راستہ بتانے والا بھی ہو

8- یعنی غیب سے آواز آئی

9- نبوت کے لیے

سوتو میری بندگی کر
اور مجھے یاد کرنے کے لیے
نماز قائم کر

15- اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾

15- قیامت تو ضرور آئے گی
میں اس کا وقت خفیہ رکھنا چاہتا ہوں
تاکہ ہر نفس کو
اس کی سعی کے مطابق بدلہ دیا جائے

16- فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾

16- سو نہ بے فکر کر دے تجھے اس گھڑی سے
کوئی وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا
اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے
کہ تو ہلاکت میں پڑ جائے[10]

17- وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾

17- اور وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے
اے موسیٰ؟"[11]

18- قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾

18- اس نے کہا "یہ میرا عصاء ہے
میں اس پر ٹیک لگا لیتا ہوں
اور میں جھاڑتا ہوں
اس کے ساتھ
اپنی بکریوں کے لیے پتے

10- یعنی ایسوں کے لیے ہلاکت لازم ہے

11- کیا اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں تھا کہ موسیٰ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ حضرت موسیٰ ہوش وحواس کے ساتھ اپنی زبان سے خود اپنے عصاء کے بارے میں سب کچھ بیان کریں تاکہ اس کے بعد اللہ انہیں اپنی کبریائی کی نشانی دکھائیں

اور میرے لیے اس کے

اور بھی کئی مصرف ہیں"

19- قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾

19- کہا "پھینک دے اس کو

اے موسیٰ"

20- فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَّسْعٰى ﴿٢٠﴾

20- سو اس نے اس کو پھینک دیا

تو ناگہاں وہ بن گیا دوڑتا ہوا سانپ

21- قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾

21- کہا "پکڑ لے اس کو

اور ہرگز نہ ڈر

ہم اس کو پھر سے

اس کی پہلی شکل میں بدل دیں گے

22- وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾

22- اور اپنا ہاتھ

اپنی بغل میں لے جا

وہ سفید چمکتا ہوا باہر آئے گا

بغیر کسی خرابی کے[12]

ایک اور نشانی

23- لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ ج

23- تاکہ ہم تجھے

اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

ع ١٠ ١٢

24- اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع

24- تُو فرعون کی طرف جا

وہ تو حد سے باہر نکل گیا ہے"

12- یعنی اس میں کوئی خرابی بھی نہیں آئے گی جو بھی ہوگا ہمارے حکم سے ہوگا

2

25- قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾

25- اس نے کہا "اے میرے رب!
میرا سینہ کھول دے[1]

26- وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾

26- اور آسان کردے میرے لیے
میرا کام[2]

27- وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾

27- اور میری زبان کی گرہ کھول دے[3]

28- يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

28- تاکہ وہ لوگ
میری بات سمجھ سکیں[4]

29- وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾

29- اور بنادے میرے لئے ایک بوجھ بٹانے والا[5]
میرے اہل میں سے

30- هٰرُوْنَ اَخِيْ ﴿٣٠﴾

30- میرا بھائی ہارون

31- اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾

31- اس کے ساتھ میری قوت مضبوط کردے

32- وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾

32- اور اس کو
میرے کام میں شریک کردے

33- كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾

33- تاکہ ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں

34- وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾

34- اور ہم تیرا بہت زیادہ ذکر کریں

1- میرے علم وآگہی اور فہم وشعور میں وسعت عطاء فرما اور مجھے اس منصب کو سنبھالنے کی صلاحیت دے

2- اس مشن کی تکمیل میرے لیے آسان بنادے

3- قوت اظہار وبیان عطاء فرما اور زبان کی روانی دے

4- تاکہ میں آپ کا پیغام اس انداز میں لوگوں تک پہنچا سکوں کہ وہ اسے آسانی سے سمجھ جائیں

5- ایسا معاون جو میرا بوجھ بٹائے

35- اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِيۡرًا ﴿٣٥﴾

35- بلاشبہ تو ہمیں ہر حال میں
دیکھتا ہے"

36- قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ يٰمُوۡسٰى ﴿٣٦﴾

36- اللہ نے کہا "تجھ کو تیرا مانگا دے دیا گیا ہے
اے موسیٰ[6]

37- وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ﴿٣٧﴾

37- اور ہم نے تجھ پر احسان کیا تھا
ایک بار اور بھی[7]

38- اِذۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ﴿٣٨﴾

38- یاد کر!
جب ہم نے تیری ماں کو پیغام بھیجا تھا[8]
الہام کے ذریعے کہ

39- اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّىۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِىۡ ﴿٣٩﴾

39- اس کو صندوق میں ڈال دے
اور اس صندوق کو
دریا میں بہا دے
سو دریا اس کو
ساحل پر ڈال دے گا
اور اس کو اٹھا لے گا
میرا دشمن اور اس کا دشمن

وقف لازم

6- یعنی تو نے جو کچھ مانگا ہم نے عطاء کر دیا ہے

7- اس کے علاوہ بھی ہم تم پر احسان کر چکے ہیں

8- ان احسانات کی ابتدا کیا تھی؟ یہ کہ ہم نے تیری والدہ کے دل میں ڈال دیا تھا کہ وہ تجھے ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دے جب تو پیدا ہوا تو تیری ماں کو بھی خوف تھا کہ فرعونِ وقت تجھے بھی مار دے گا ہم نے تیری خوفزدہ ماں کو تدبیر بتائی اور حوصلہ دیا اور امید دلائی کہ صندوق کو دریا بہا نہیں لے جائے گا بلکہ وہ اسے ساحل پر ڈال دے گا اور یہ فرعون کے ہاں پہنچ جائے گا جو میرا اور اس کا دشمن ہے

اور میں نے تجھ پر[9]
اپنے پاس سے محبت ڈال دی تھی
اور اس لیے کہ
تیری پرورش
میری نظروں کے سامنے ہو

40- اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۚ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۭ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۭ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝

40- یاد کر
جب تیری بہن چلتی گئی تھی
پھر اس نے کہا تھا "کیا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں
جو اس کی پرورش کرے؟"[10]
سو ہم نے تجھ کو لوٹا دیا تھا
تیری ماں کی طرف
تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی رہے
اور وہ غم نہ کرے
اور تو نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا
اور ہم نے تجھے غم سے نجات دے دی تھی
اور ہم نے تجھے آزمایا تھا

9- یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ جس کسی کے ہاتھ صندوق لگتا وہ اس میں بند بچے کو پسند نہ کرتا اور اسے پھر سے دریا میں پھینک دیتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تجھے ایسا بنا دیا کہ جو بھی تجھے دیکھے تیری محبت میں دیوانہ ہو جائے ہم یہ اس لیے کرتے رہے کہ تو ہماری تدبیر کے مطابق پرورش پا سکے

10- وہ صندوق فرعون کے لوگوں نے کھولا تھا اللہ نے حضرت موسیٰ پر اپنی محبت ڈال دی ہوئی تھی وہ اس پیارے بچے کو محل میں لے گئے تو فرعون اور اس کی بیوی کو بھی ننھے موسیٰ سے بہت محبت ہو گئی مگر اسے دودھ کون پلائے؟ کئی لوگ جمع ہو گئے تھے سب پیارے ننھے موسیٰ کو دیکھ رہے تھے اور اس کی پرورش کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے تھے حضرت موسیٰ کی بہن بھی وہاں پہنچ گئی تھی اس نے کہا میں ایک عورت کو جانتی ہوں جو بچوں کو دودھ پلاتی اور ان کی پرورش کرتی ہے رواج یہی تھا کہ بچے دودھ پلانے والی کے پاس ہی اس کے گھر میں رکھے جاتے تھے بہن کی تجویز پر موسیٰ واپس اپنی والدہ کے پاس پہنچ گیا تھا اللہ تعالیٰ اپنے اس احسانِ عظیم کی یاد دہانی کراتے ہیں اور وہی یقین دلاتے ہیں جو آگے آیت 46 میں ہے کہ "ڈر نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں"

طرح طرح کی آزمائشوں کے ذریعے
پھر تو کئی برس
اہلِ مدین کے درمیان رہا تھا
سو تو یہاں آ گیا ہے
تقدیرِ الٰہی کے مطابق
اے موسیٰ

41- وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾

41- اور میں نے تجھے اپنے لیے تیار کیا ہے[11]

42- اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

42- جاؤ تم اور تمہارا بھائی
میری نشانیوں کے ساتھ
اور تم دونوں
میرے ذکر میں سُستی نہ کرنا

43- اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾

43- جاؤ تم دونوں
فرعون کی طرف
وہ تو ہر حد سے نکل گیا ہے[12]

44- فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾

44- اور اس سے نرمی سے بات کرنا
شاید کہ وہ نصیحت پکڑ لے
یا ڈر جائے"[13]

11- یعنی اس طرح ہم نے تمہیں کئی طرح سے آزمایا تھا اور یہ سب ہماری تدبیر کے تحت ہوا تھا اور یہاں بھی تو ہماری تدبیر اور منصوبے کے مطابق آیا ہے اور ان آزمائشوں کے ذریعے ہم نے تجھے اپنا نبی بنانے کے لیے تیار کیا ہوا ہے

12- سرکشی اور ہمارے خلاف بغاوت میں وہ بہت آگے نکل گیا ہے

13- سرکشی اور بغاوت سے باز آجائے اور باز نہ آنے والوں کے لیے ہماری سزا کا سن کر ڈر جائے اور ہمارے احکام کی پابندی کرے

45- قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

45- ان دونوں نے کہا تھا "اے ہمارے رب
ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ
وہ ہم سے زیادتی کرے گا[14]
یا طیش میں حد سے نکل جائے گا"

46- قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

46- کہا "نہ ڈرو
میں تو تم دونوں کے ساتھ ہوں
میں سب کچھ سن رہا ہوں
اور میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں

47- فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۡ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾

47- پس جاؤ تم دونوں اس کے پاس
اور اس سے کہو
ہم تو
تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں
سو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے
اور ان کو عذاب نہ دے[15]
ہم تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر
تیرے پاس آئے ہیں
اور سلامتی ہے
اس شخص کے لیے
جو کوئی راہِ راست کی پیروی کرے[16]

14- ہمیں خدشہ ہے کہ فرعون ہمارے آگاہ کرنے اور ڈرانے سے پہلے ہی ہمارے خلاف کوئی سخت کاروائی شروع نہ کر دے اور ہمیں نصیحت کرنے اور ڈرانے کا موقع ہی نہ دے

15- بنی اسرائیل کو آزاد کر دے اور انہیں ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیدے

16- اسے بتا دیں کہ سلامتی ہمارے احکام پر عمل میں ہی ہے

48- اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿٤٨﴾

48- ہماری طرف تو وحی بھیجی گئی ہے
کہ اس شخص کے لیے عذاب لازم ہے
جو کوئی جھٹلائے اور منہ پھیر لے"

49- قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی ﴿٤٩﴾

49- اس نے کہا "تو تم دونوں کا رب کون ہے
اے موسیٰ؟"[17]

50- قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿٥٠﴾

50- اس نے کہا "ہم دونوں کا رب وہ ہے
جس نے
ہر مخلوق کو اس کی شکل وصورت دی
اور پھر اس کو راہ بتادی"[18]

51- قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿٥١﴾

51- اس نے کہا "تو پھر ان پہلے والی نسلوں کا کیا حال ہے؟"[19]

52- قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ﴿٥٢﴾

52- کہا "اُس کا علم میرے رب کے پاس
ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے
میرا رب نہ کبھی غلطی کرتا ہے
اور نہ ہی وہ بھولتا ہے"[20]

17- حضرت موسیٰ اور ہارون اللہ کے حکم کے مطابق فرعون کو احکامِ الٰہی پہنچا اور سمجھا چکے ہیں لیکن وہ تو حد سے نکل چکا ہے اور سوال کرتا ہے کہ وہ کون رب ہے جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے؟ جس کا جواب اگلی آیت میں بتایا گیا ہے

18- ہمیں اس رب نے بھیجا ہے جس نے کائنات کی ہر چیز پیدا کی ہوئی ہے اور جس بھی کسی چیز کی جو بھی شکل وصورت ہے اسی کی بنائی ہوئی ہے اسی نے ہر چیز کو زندگی گزارنے کی صلاحیتیں اور سوجھ بوجھ عطاء کی ہوئی ہے

19- فرعون نے کہا "تو کیا ہمارے اجداد سب گمراہ ہی ہوتے تھے؟ کیا وہ سب وہی عذاب بھگتیں گے جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو؟ اگر نجات تمہارے دین پر چلنے میں ہی ہے تو ان کا کیا بنا؟"

20- اس کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے جس کے پاس ان سب کا مکمل ریکارڈ محفوظ ہے

53- الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾

53- وہ جس نے بنایا ہوا ہے
تمہارے لیے
زمین کو بچھونا
اور بنا دی ہیں تمہارے لیے
اس میں راہیں
اور آسمان سے پانی برساتا ہے[21]
سو ہم نکالتے ہیں
اس کے ذریعے نباتات کے جوڑے
الگ الگ قسم کی

54- كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿٥٤﴾ ع ٢ ١١

54- کہ کھاؤ
اور چراؤ اپنے جانوروں کو
بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں[22]
اہلِ خرد کے لیے

3

55- مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

55- ہم نے تمہیں اسی (زمین) میں سے
پیدا کیا ہوا ہے
اور ہم تم کو اسی میں لوٹا دیں گے
اور ہم تمہیں نکالیں گے
اسی کے اندر سے
ایک بار پھر

21- یعنی اللہ تعالیٰ نے
22- جس بھی کسی میں عقل ہے وہ کائنات کے خالق و مالک کی ان نشانیوں کو دیکھ کر ان پر غور کر کے اس سچائی تک پہنچ جاتا ہے جس کی طرف دعوت دینے کے لیے ہمیں بھیجا گیا ہے

56- وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾

56- اور ہم نے دکھادی تھیں اسے
اپنی ہر قسم کی نشانیاں[1]
مگر اس نے ان کو جھٹلا دیا
اور انکار کر دیا تھا

57- قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

57- اس نے کہا تھا "کیا تو ہمارے پاس
اس لیے آیا ہے کہ
تو ہمیں ہماری زمین سے نکال دے
اپنے جادو کے ذریعے
اے موسیٰ؟[2]

58- فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

58- سو ہم ضرور لائیں گے ایسا ہی جادو
تیرے مقابلے کے لیے
سو تو مقرر کر دے
ہمارے درمیان اور اپنے درمیان
مقابلے کا وقت اور جگہ
کہ نہ ہم اس کی خلاف ورزی کریں
اور نہ تو
کوئی ہموار میدان"[3]

59- قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

59- موسیٰ نے کہا "تمہارے وعدے کے لیے جشن کا دن ہے
اور یہ کہ لوگ جمع ہو جائیں

1- ہم نے اپنے نبی کے ذریعے تمہیں دکھا دیا کہ ہم ہی خالق و مالک ہیں اور جو چاہیں کر سکتے ہیں
2- یعنی ہمیں حکمرانی سے محروم کر دے
3- ہموار میدان یعنی ایسی کھلی جگہ جہاں لوگ آسانی سے آسکیں اور اس روز ہم اپنے جادوگروں کا آپ سے جو مقابلہ کروائیں گے اسے دیکھ سکیں آنے اور دیکھنے والوں کے لیے کوئی رکاوٹ نہ ہو

60- فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

سورج نکلنے کے بعد"[4]

60- سو فرعون لوٹ گیا

اور اس نے اپنی سب تدبیریں جمع کیں

پھر وہ آ گیا[5]

61- قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

61- موسیٰ نے ان سے کہا

"افسوس ہے تم پر

اللہ کے خلاف جھوٹ نہ گھڑو[6]

کہ وہ تمہیں فنا کر دے

عذاب سے

اور جس نے بھی جھوٹ گھڑا[7]

وہ تو نامراد رہا"

62- فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

62- سو وہ آپس میں اختلاف کرتے رہے

اپنے اس معاملے کے بارے میں

مگر انہوں نے اس مشورے کو چھپائے رکھا[8]

4- حضرت موسیٰ نے مصریوں کے قومی جشن کا دن اور صبح کا وقت مقرر کر دیئے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آ سکیں اور سورج نکلنے کے بعد دن کی روشنی میں مقابلہ دیکھ سکیں

5- کہاں لوٹ گیا؟ مقابلے کی تدابیر کی طرف "پھر وہ آ گیا" یعنی مقابلے کے لیے آ گیا اپنے جادوگروں حکام اور درباریوں کے ساتھ

6- مقابلے سے پہلے یہ حضرت موسیٰ کی طرف سے فرعون اور اس کے جادوگروں سے کہا گیا تھا کہ اللہ نے اپنی طرف سے مجھے جو معجزے عطاء کیے ہیں انہیں جادو نہ قرار دو بلکہ ایمان لے آؤ ورنہ عذاب دیئے جاؤ گے

7- یعنی تمہیں ناکام ہی ہونا ہے

8- حضرت موسیٰ کی طرف سے خبردار کر دینے کے بعد جادوگر سوچ و بچار میں پڑ گئے کہ ایمان لے آئیں یا مقابلہ کریں اور مقابلہ کریں تو کیسے؟ مگر اس ساری بحث کو انہوں نے اپنے تک ہی رکھا کسی اور کو پتہ نہ چلنے دیا

63- قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

63- انہوں نے کہا "یہ دونوں تو جادوگر ہیں[9]
جو چاہتے ہیں کہ
تمہیں تمہاری زمین سے نکال دیں
اپنے جادو کے ذریعے سے
اور برباد کر دیں
تمہارا بہت ہی عمدہ طریقِ زندگی

64- فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

64- سو اپنی تدبیریں جمع کر لو
پھر صف باندھ کر مقابلہ کرو
اور آج کے دن کامیاب وہی ہے
جو غالب رہے"[10]

65- قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

65- انہوں نے کہا "اے موسیٰ
کیا تو ڈالے گا
اور یا ہم پہلے ڈالیں؟"[11]

66- قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

66- اس نے کہا "نہیں! بلکہ تم ڈالو"
لو دیکھو! ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں
اسے ایسے محسوس ہونے لگیں
ان کے جادو سے
کہ وہ تو دوڑ رہی ہیں[12]

9- جادوگروں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ دونوں تو اپنے جادو سے تمہارا انفرادی اور اجتماعی زندگی کا طریقہ پوجا پاٹ اور حکمرانی کے طریقے قومِ فرعون کا طرزِ حکمرانی سب ختم کرنا چاہتے ہیں اس لئے ان کا مل کر ان کا مقابلہ کرو

10- یعنی یہ تمہاری قومی جیت یا ہار ہوگی

11- تم اپنا عصا پہلے پھینکو گے یا ہم اپنے ڈنڈے اور رسیاں زمین پر پھینک کر انہیں سانپ بنا کر دکھائیں

12- جو رسیاں اور لاٹھیاں جادوگروں نے پھینکی تھیں وہ دوڑ تو نہیں رہی تھیں لیکن سب دیکھنے والوں کو جن میں موسیٰ بھی شامل تھے دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھیں ان کا وہ جادو نظروں پر جادو تھا

67- فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

67- سو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا[13]

68- قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

68- ہم نے کہا "نہ ڈر!
بلاشبہ تو ہی غالب ہے

69- وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

69- اور پھینک دے اسے
جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے
وہ نگل لے گا اس کو
جو بھی کوئی انہوں نے جعل سازی کی ہے
انہوں نے جو کچھ بھی بنایا ہے
وہ تو جادوگر کا دھوکہ ہے
اور جادوگر کبھی بھی کامیاب نہیں ہوا کرتا
خواہ وہ کہیں سے بھی آئے"

70- فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

70- پس جادوگر گرا دیئے گئے
سجدہ کرتے ہوئے
انہوں نے کہا "ہم ایمان لے آئے ہیں
ہارون اور موسیٰ کے رب پر"[14]

71- قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ

71- فرعون نے کہا "کیا تم اس پر ایمان لاتے ہو
اس سے پہلے ہی کہ

13- حضرت موسیٰ نے کس چیز کا خوف محسوس کیا؟ اس کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو معجزہ عطاء فرمایا ہے وہ بھی تو ایسا ہی ہے کہ میرا عصاء سانپ بن جاتا ہے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں بھی سانپ محسوس ہو رہی ہیں اس کے بعد میں نے عصا پھینکا تو وہ بھی سانپ ہی بنے گا جب ایسا ہوگا تو فرعون کہے گا کہ دیکھ لیا نا! میں تو پہلے ہی کہتا تھا کہ تم جادوگر ہو جو کچھ تم کرتے ہو وہی میرے جادوگر کر سکتے ہیں اس سے تو دعوت کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ آجائے گی لوگ تو سب دیکھ رہے ہیں، یہ تھا وہ خوف

14- دیکھیں سورہ الاعراف آیات 120 تا 126 اور متعلقہ حواشی

اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ
فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ
عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿٧١﴾

میں تمہیں اس کی اجازت دیتا؟
یقیناً یہ تو تمہارا وہ بڑا ہے
جس نے تمہیں جادو سکھایا ہوا ہے
لہٰذا میں ضرور کاٹ دوں گا
تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں
ایک دوسرے کی مخالف جانب سے
اور میں تمہیں ضرور سولی پر لٹکا دوں گا
کھجوروں کے تنوں پر
اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ
ہم دونوں میں سے کون[15]
زیادہ سخت اور زیادہ دیر تک رہنے والا
عذاب دیتا ہے"

72- قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا
تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾

72 انہوں نے کہا "ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے
ان روشن نشانیوں پر جو ہمارے سامنے آئی ہیں
اور اس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہوا ہے
سو کر لے جو کچھ بھی تو کر سکتا ہے
تو تو صرف اس دنیا کی زندگی کے بارے میں ہی
کوئی فیصلہ سنا سکتا ہے[16]

15- میں یا وہ جس پر تم ایمان لاتے ہو

16۔ جادوگروں نے جواب دیا کہ (1) ہم اپنے پیدا کرنے والے رب کو چھوڑ کر جس کی طرف دعوت دی گئی ہے تمہارا ساتھ نہیں دیں گے (2) تو ہمیں جو بھی سزا دینے کا حکم دینا چاہتا ہے دے لے ہم ہرگز ایمان سے منحرف نہیں ہوں گے کیونکہ تُو جو بھی سزا دے سکتا ہے وہ تو اس دنیاوی زندگی میں ہی ہوگی ہم آخرت کے عذاب سے تو بچ جائیں گے تُو جو کر سکتا ہے کر لے

73- اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾

73- ہم تو اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں
تاکہ وہ ہمیں بخش دے ہماری خطائیں
اور وہ جادوگری جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا
اور اللہ ہی ہے
بہت بہتر اور قائم رہنے والا"

74- اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

74- جو بھی کوئی اپنے رب کے پاس
مجرم کی حیثیت سے آئے
تو اس کے لیے تو جہنم ہے
وہ اس میں نہ مرے گا
اور نہ جیے گا[17]

75- وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ ۙ

75- اور جو کوئی آئے اس کے پاس
مومن کی حیثیت سے
اور اس نے نیک عمل کیے ہوں
تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے لیے
بلند درجات ہیں

76- جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع

76 سدا بہار باغات ہیں
جن میں نہریں بہتی ہونگی
وہ ہمیشہ ان میں ہی رہیں گے
اور یہ جزا اس کے لیے ہے
جو کوئی پاک ہو گیا[18]

17- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ وہ وہاں کیسے عذاب میں ہوں گے
18- جو بھی کفر و شرک کی ناپاکیوں سے پاک ہو گیا

4

77- وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

77- اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیج دی تھی
"میرے بندوں کو رات کے وقت لے چل
اور ان کے لیے دریا میں خشک راستہ بنا
پکڑے جانے کا خوف نہ رکھنا
اور نہ ڈرنا"[1]

78- فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾

78- اور فرعون نے ان کا تعاقب کیا تھا
اپنے لشکروں کے ساتھ
تو ان کو دریا میں سے اس چیز نے ڈھانپ لیا تھا
جس نے انہیں ڈھانپ لیا تھا[2]

79- وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

79- اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا تھا
اور اس نے انہیں راہِ راست نہیں دکھائی تھی

80- يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾

80- اے بنی اسرائیل
ہم نے تمہیں نجات دے دی تھی
تمہارے دشمن سے
اور ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا
طور کی دائیں جانب کا[3]
اور ہم نے اتارا تھا تم پر
من اور سلویٰ

1- دریا میں ڈوب جانے کا ڈر نہ رکھنا
2- انہیں اس چیز نے ڈھانپ لیا تھا جس سے انہیں ڈھانپ دینے کا ہمارا منصوبہ تھا یعنی ہم انہیں غرق کر دینا چاہتے تھے چنانچہ دریا کی لہروں نے انہیں آغوش میں لے لیا تھا
3- طور پر حاضری اور چالیس روز بعد حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے احکام شریعت عطا کرنے کا وہ وعدہ جو پورا کر دیا گیا تھا یہ بھی ان پر اللہ کا احسان تھا

81- كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

81- کھاؤ ہمارا دیا پاکیزہ رزق[4]
اور اس میں حد سے نہ گزر جانا
کہ آن پکڑے تمہیں میرا غضب[5]
اور جس بھی کسی پر میرا غضب نازل ہو
تو وہ تو پستی میں گر جاتا ہے

82- وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

82- اور میں تو بخش دینے والا ہوں
اس کو جس نے توبہ کر لی
اور ایمان لے آیا
اور نیک عمل کیے
اور وہ ہدایت پر قائم رہا[6]

83- وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

83- "اور تجھے کیا چیز لے آئی ہے
اس جلدی سے
تیری قوم سے پہلے ہی
اے موسیٰ؟"[7]

84- قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

84- اس نے کہا "وہ میرے پیچھے پیچھے قریب ہی آ رہے ہیں
اور میں نے تیرے پاس آنے میں جلدی کی ہے

4- دیکھیں سورہ بقرہ کی آیت 157، حاشیہ 8
5- ان انعامات کو ہمارا ہی کرم سمجھنا اور ہمارے اس کرم کی وجہ اپنے کو کوئی بڑی چیز نہ سمجھ لینا
6- اگر توبہ کے بعد راہِ ہدایت پر سختی سے قائم رہے تو
7- یعنی تو اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر اکیلا آگے کیوں آ گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے طور کی دائیں جانب کا جو وعدہ کیا تھا کہ وہ وہاں قیام کریں تو چالیس روز بعد ان کے لیے ہدایت نامہ عطاء کر دیا جائے گا اس سفر کے دوران حضرت موسیٰ ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر ان سے پہلے ہی کوہِ طور پر پہنچ گئے تھے

اے میرے رب

تا کہ تو مجھ سے خوش ہو جائے"

85- قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾

85- کہا "ہم نے تو تیرے پیچھے تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے ان کو گمراہ کر دیا ہے"[8]

86- فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

86- سو موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا غضبناک اور افسردہ

اس نے کہا "اے میری قوم والو کیا تمہارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟[9] کیا تمہارے لیے وہ عہد لمبا ہو گیا تھا[10] یا تم چاہتے تھے کہ تمہیں تمہارے رب کا غضب آن پکڑے سو تم نے مجھ سے کیے وعدے کی

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ کو بتایا کہ تیری قوم کو تو تیرے پیچھے سامری نے گمراہ کر دیا ہے اور وہ تو راہِ راست سے بھٹک گئی ہے اور یہ اس کی بہت بڑی آزمائش ہے (دیکھیں سورہ اعراف آیت 148) سامری کون تھا؟ مختلف آراء ہیں بعض کا خیال ہے مصری النسل ایک شخص تھا جو بنی اسرائیل کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور حضرت موسیٰ کی دعوت پر ایمان لا چکا تھا اس نام کا بنی اسرائیل کا ایک گروپ اور فرقہ بھی ہے اور سامری کے معنی نگران یا محافظ بھی ہیں لیکن اس کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں کہ وہ کون تھا اصل چیز بنی اسرائیل کی گمراہی اور ان کی فطرت کا بیان ہے

9- ارضِ فلسطین واپسی اور وہاں پر ان کی آبادکاری اور قومی آزادی کی بحالی کا وعدہ اس سے عمدہ اور اعلیٰ وعدہ تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا

10- یعنی کیا اللہ کا وعدہ پورا ہونے میں بہت دیر لگ گئی ہے جو اللہ پر تمہارا ایمان کمزور ہو گیا ہے اور تم نے بت پرستی شروع کر دی ہے؟

خلاف ورزی کی ہے؟"[11]

87- قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾

87- انہوں نے کہا "ہم نے اپنے اختیار سے تیرے سے کیے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی تھی بلکہ ہم لدے ہوئے تھے لوگوں کے زیورات کے بوجھ سے سو ہم نے وہ پھینک دیئے تھے پھر اسی طرح سامری نے بھی کچھ ڈالا تھا"[12]

88- فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

88- اور اس نے نکال لیا تھا ان کے لیے بچھڑے کا ڈھانچہ جس کی آواز بچھڑے کی سی تھی[13] اور ان لوگوں نے کہا "یہ ہے تمہارا معبود[14] اور موسیٰ کا معبود مگر وہ بھول گیا ہے"

11- کون سے وعدے کی خلاف ورزی؟ اس وعدے کی کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے اور اس کے احکام کی پابندی کریں گے بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کے ذریعے حضرت موسیٰ سے کیے عہد کی بھی خلاف ورزی کی تھی

12- یعنی صحرائی سفر میں ہماری خواتین کے لیے زیور پہن کر سفر کرنا دشوار تھا ہم نے وہ سارے زیورات ایک جگہ اکٹھے کر دیئے سامری نے بھی اپنے گھر والوں کے زیورات وہیں جمع کرا دیئے منصوبہ بنایا گیا تھا کہ کس کا زیور کتنے وزن کا ہے، سب لکھ لیا جائے پھر ان سب کو آگ میں پگھلا کر اینٹیں بنالی جائیں جنہیں گدھوں پر لاد کر سفر کرنے میں آسانی رہے

13- سامری نے ان پگھلے زیورات سے بچھڑے کا ڈھانچہ بنالیا جس میں سے ہوا گزرنے سے بچھڑے کی سی آواز نکلتی تھی (دیکھیں سورہ اعراف آیت 148)

14- اسرائیلیوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ معبود تو یہ ہے مگر موسیٰ تو اس کو بھول گیا ہے جس فرعون کے ہاں اس کی پرورش ہوئی تھی اس کا اور اس کی قوم کا معبود تو بچھڑا ہی ہوتا تھا

89- اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾

89- تو کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں تھے کہ
وہ تو ان کی کسی بات کا جواب ہی نہیں دیتا
اور وہ نہیں اختیار رکھتا
ان کے لیے کسی نقصان کا
اور نہ کسی فائدے کا؟

5

90- وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

90- اور ہارون نے ان سے کہا تھا
اس سے پہلے
"اے میری قوم کے لوگو تم تو اس کی وجہ سے
فتنے میں مبتلا ہو گئے[1]
اور تمہارا رب تو رحمٰن ہے
سو میری پیروی کرو
اور میرے حکم کی پابندی کرو"[2]

91- قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

91 انہوں نے کہا تھا "ہم تو اسی کی پوجا کرتے رہیں گے
یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس آ جائے"

92- قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾

92 موسیٰ نے کہا "اے ہارون! تجھے کس چیز نے روکا تھا
جب تو نے انہیں گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا

93- اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

93- اس سے کہ
تو میری پیروی کرے

1- یعنی حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کی واپسی سے پہلے بنی اسرائیل کو بچھڑے کی پوجا سے روکا تھا اور ان سے کہا تھا
2- سامری کی بات نہ مانو

تو کیا تو نے
میرے حکم کی نافرمانی کی؟"[3]

94- قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۚ إِنِّي
خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ
وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾

94- اس نے کہا "اے میری ماں کے بیٹے
نہ پکڑ مجھے داڑھی سے اور نہ میرے سر کے بالوں سے
میں تو اس سے ڈرتا تھا کہ
تو کہے کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی ہے
اور میری بات کی پابندی نہیں کی"[4]

95- قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾

95- موسیٰ نے کہا "تو تیرا کیا معاملہ ہے اے سامری؟"[5]

96- قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ
قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ
سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾

96- اس نے کہا "میں نے وہ چیز دیکھ لی تھی
جس کو انہوں نے نہیں دیکھا تھا
سو میں نے ایک مٹھی بھر لی تھی
پیامبر کے نقش پا سے
اور اس مٹی کو اس پر ڈال دیا تھا
اور میرے نفس نے مجھے
اسی طرح یہ ترغیب دی تھی"[6]

3- تم نے انہیں روکا کیوں نہیں؟ حضرت موسیٰ انہیں اپنا جانشین بنا کر گئے تھے جیسا کہ سورہ اعراف کی آیت 142 میں ہے

4- اُس آیت میں ہے کہ حضرت موسیٰ انہیں کہہ گئے تھے کہ "اصلاح کرنا اور فساد پھیلانے والوں کی راہ پر نہ چلنا" یہ اس حکم کا حوالہ ہو سکتا ہے کہ میں نے اسی حکم کی وجہ سے سختی نہیں کی تھی

5- یعنی تو نے ایسا کیوں کیا؟ بچھڑا بنا کر انہیں اس کی پوجا پر کیوں لگا دیا؟ کیا وجہ تھی اس کی؟

6- یہ سامری کا جواب تھا کہ "میں نے پیامبر یعنی حضرت جبریل کو دیکھا تھا جسے یہ لوگ نہیں دیکھ سکے تھے میں نے اس کی سواری کے قدموں کی جگہ سے کچھ مٹی اٹھالی تھی اور وہ مٹی اس بچھڑے میں ڈال دی تھی جس سے اس کے اندر سے آواز آنے لگی تھی اور ایسا کرنے کی ترغیب ◄◄

97- قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

97- کہا "تو پھر تو نکل جا
اور بلاشبہ تیرے لیے ہے
زندگی بھر یہی کہتے رہنا "مجھے نہ چھونا"[7]
اور تیرے لیے ایک وعدہ ہے
وہ ہرگز نہیں ٹلے گا[8]
اور دیکھ اپنے اس معبود کی طرف
جس پر تو مجاور بنا ہوتا تھا
اس کو تو ہم جلا دیں گے
پھر ہم بکھیر دیں گے اس راکھ کو سمندر میں
اچھی طرح بکھیر کر

◄◄ میرے نفس نے مجھے دی تھی'' مگر یہ سب اس کا اپنا گھڑا ہوا جھوٹ تھا اس نے حضرت جبریل کو کہاں دیکھا تھا؟ اہلِ علم نے اس بارے میں طویل بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ اس نے حضرت جبریل کو اس وقت دیکھ کر اس کی سواری کے قدموں کی جگہ سے مٹی اٹھالی تھی جب انہوں نے دریا عبور کیا تھا مگر قابلِ غور بات یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ "میں نے اس چیز کو دیکھ لیا تھا جسے ان لوگوں نے نہیں دیکھا تھا" وہ یہ نہیں کہتا کہ "میں نے اس چیز کو دیکھ لیا تھا جسے آپ سب نے نہیں دیکھا تھا" کیونکہ جب دریا عبور کیا تھا تو اس وقت تو حضرت موسیٰ ان کے ساتھ تھے کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہو جاتا کہ وہ کہتا ہے کہ آپ کے جانے کے بعد رسول یعنی حضرت جبریل آئے تھے اور اسے صرف میں نے ہی دیکھا تھا کیا یہ ممکن تھا کہ جس سامری کا نفس بت پرستی کی طرف مائل ہو وہ تو حضرت جبریل کو دیکھ لے اور باقی کوئی بھی جن میں حضرت ہارون بھی شامل تھے حضرت جبریل کو دیکھ تک نہ سکیں؟ اس نے جھوٹ گھڑا اور پھر صاف صاف کہہ دیا کہ میرے تو نفس نے مجھے ایسا کرنے کی ترغیب دی تھی

7- یعنی اب تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں تو ہم سے علیحدہ ہو جا اس جرم کی اس دنیا میں تیری سزا یہ ہے کہ تو "زندگی بھر کہتا رہے" "مجھے نہ چھونا" حضرت موسیٰ کی شرع میں یہ سزا کا ایک طریقہ تھا کہ جس کسی کو مردود قرار دے کر جماعت سے نکال دیا جاتا تھا وہ کسی کو چھو نہیں سکتا تھا اور نہ ہی کوئی اسے ہاتھ تک لگاتا تھا جو قطع تعلق کی دردناک سزا ہوتی تھی حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ ساری زندگی تو خود اپنے اس جرم کی علامت بنا رہے گا

98- اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

98- لوگو معبود تمہارا تو اللہ ہے
جس کے سوا کوئی بھی اور معبود نہیں
اس نے احاطہ کیا ہوا ہے
ہر چیز کا
اپنے علم سے

99- كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ ع

99- ہم اس طرح تجھے سناتے ہیں
پہلے گزرے حالات کی خبریں
اور ہم نے اپنے پاس سے
تجھے ایک "ذکر" دیا ہے[9]

100- مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ ۙ

100- جو کوئی اس سے منہ پھیر لے
تو یقیناً وہ
قیامت کے روز بھاری بوجھ اٹھائے گا[10]

101- خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ ۙ

101- ایسے لوگ ہمیشہ اس حال میں رہیں گے
اور ان کے لیے
قیامت کے دن وہ بوجھ بہت بھاری ہوگا[11]

102- یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ ۚ

102- جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی
اور ہم مجرموں کو جمع کریں گے

8- یعنی روزِ قیامت تم جیسوں کے لیے عذاب کا جو وعدہ ہے وہ بھی ضرور پورا ہوگا ایسا نہیں کہ وہ کسی طرح تجھ سے ٹل جائے

9- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ "ذکر" یعنی قرآن میں پرانے نبیوں اور ان کی قوموں کو پیش آنے والے واقعات کا بیان ہم آپ کو سنا رہے ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں

10- یعنی جو کوئی قرآن میں یہ پڑھ سن کر ہمارے احکام پر عمل نہیں کرے گا روزِ قیامت وہ اپنی گمراہی اور گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے حساب کے لیے پیش ہوگا

11- ان کے ایسے گناہوں کا بوجھ ان کے لیے اتنا بھاری ہوگا کہ وہ اس کے عذاب سے کبھی نجات نہیں پا سکیں گے

اس روز آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی[12]

103- يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾

103- وہ لوگ آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے کہیں گے
"نہیں رہے تھے تم دنیا میں مگر دس روز ہی"[13]

104- نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع ١٥ ١٢

104- ہم خوب جانتے ہیں
اس کے بارے میں جو کچھ وہ کہیں گے
اس وقت ان کا سب سے بڑا صاحبِ رائے
کہے گا "نہیں رہے تھے تم دنیا میں مگر ایک ہی دن"[14]

6

105- وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾

105- اور وہ تجھ سے
پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں
سو کہہ دیجیے "میرا رب
انہیں بنیادوں سے اکھاڑ دے گا
ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا[1]

12- زُرْقًا کا مطلب ہے آنکھوں کا بدل کر سیاہی جیسا ہو جانا مراد اس سے ہے اندھے ہو جانا، آنکھوں کا دیکھنے کے قابل نہ رہنا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خوف کے مارے ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی اور وہ لڑھکتے پھر رہے ہوں گے

13- عربی محاوروں میں "دس روز" سے مراد ہے چند روز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں اپنی دنیاوی زندگی جس پر وہ اپنی اخروی زندگی قربان کر رہے ہیں چند روزہ دکھائی دے گی گناہوں کے بوجھ اٹھائے، عذاب کے خوف سے پتھرائی ہوئی آنکھوں والے لڑکھڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے ہوں گے کہ اس تھوڑی سی زندگی کے مقابلے میں تو یہ عذاب بہت ہی بڑا ہے یعنی جو لوگ اس آخری زندگی کا خیال نہیں کر رہے اور اس دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ رہے ہیں اس روز انہیں اپنی غلطی کا اندازہ ہو جائے گا

14- یعنی ان منکرین میں سے جو کوئی سب سے عقل مند سمجھا جاتا ہے جس کی رائے پر دوسرے بھروسہ کرتے ہیں وہ اس روز سب سے زیادہ خوفزدہ اور بدحواس ہوگا اور اسے اس دنیا کی زندگی چند روزہ کی بجائے ایک روزہ محسوس ہوگی

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا ہوگا؟ کیا وہ بھی اور ان جیسی دیگر اشیاء بھی نابود ہو جائیں گی؟ ان کے ایسے سوالوں کا جواب خود اللہ تعالیٰ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم پہاڑوں کو جڑوں سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیں گے

106- فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

106- سو وہ انہیں
صاف ہموار میدان بنا دے گا

107- لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾

107- نہیں دیکھے گا تو ان کی جگہ
کوئی کروٹ اور نہ ٹیلہ"[2]

108- يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

108- اس روز سب لوگ[3]
پکارنے والے کی آواز پر چلتے جائیں گے[4]
نہیں ہو سکے گا اس پیروی سے کوئی بھی انحراف
اور سب آوازیں
رحمٰن کے آگے دب جائیں گی
اور تو نہیں سنے گا
مگر سرسراہٹ ہی[5]

109- يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

109- اس روز نہیں فائدہ پہنچائے گی
کوئی شفاعت
مگر اسے ہی جس کے حق میں
رحمٰن اس کی اجازت دیدے
اور اس نے اس کی بات پسند کی ہو[6]

2- پہاڑوں کی جگہ پر
3- صور پھونکا جانے کے بعد سب لوگ میدانِ حساب میں جمع ہو جانے کے حکم کی آواز پر چلتے جائیں گے
4- کوئی اِدھر اُدھر نہیں ہو سکے گا، سر جھکائے چلے جا رہے ہوں گے
5- اللہ تعالیٰ کے جلال کے سامنے کوئی آواز تک نہیں نکال سکے گا صرف لوگوں کے چلنے کی آہٹ اور مونہوں کی بڑبڑاہٹ ہی سنائی دے گی
6- شفاعت صرف اسے فائدہ پہنچائے گی جس کے حق میں اللہ تعالیٰ شفاعت قبول فرمانا پسند کریں گے اور جس کی بات اللہ تعالیٰ نے پسند کی ہوگی بات سے یہاں مراد ہے اس شخص کا دنیاوی زندگی میں توحید پر ایمان کا اعلان اور غیر اللہ کا انکار اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کسی نے خلوصِ دل سے اس کا اعلان کیا ہوگا اور ہمیں تو اس کے خلوصِ نیت کا پتہ ہوگا ایسوں کے حق میں شفاعت کی ہم اجازت دیں گے شفاعت یا سفارش کون کر سکے گا؟ دیکھیں سورہ بقرہ آیت 255

110- يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

110- وہ جانتا ہے
جو کچھ بھی لوگوں کے آگے ہے
اور جو کچھ بھی ان کے پیچھے ہے
اور لوگ اس کا
پورا علم نہیں رکھتے[7]

111- وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

111- اور سب چہرے
حَیُّ القیوم کے سامنے جھک جائیں گے
اور وہ نامراد ہو گیا[8]
جو ظلم کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے[9]

112- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

112- اور جو کوئی نیکی کے کام کرتا ہے
اور ہے وہ مومن
تو نہیں ہے اسے کوئی خوف
بے انصافی کا
اور نہ حق تلفی کا

113- وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

113- اور اسی طرح ہم نے اسے
قرآنِ عربی بنا کر نازل کیا ہے
اور ہم نے اس میں طرح طرح سے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کس فرد کی بات کی اصل حقیقت کیا ہے، ہمارے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا اس لیے اس کی بات کی بنیاد پر اس کے لیے شفاعت کی اجازت ہم ہی دے سکتے ہیں

8- اللہ تعالیٰ کے سامنے

9- یعنی جو بھی شرک کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے وہ ناکام و نامراد رہے گا

خبردار کرنے والی باتیں بیان کی ہیں
تاکہ لوگ تقویٰ اختیار کریں
یا یہ ان میں اللہ کی یاد پیدا کردے[10]

114- فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾

114- سو اللہ ہے بہت ہی بلند مرتبہ والا
برحق بادشاہ
اور قرآن کے معاملے میں جلدی نہ کیا کر
جب تک کہ
تیری طرف اس کی وحی پوری نہ ہو جائے
اور دعا کر "اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کردے"[11]

115- وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع ١١ ١٥

115- اور ہم نے آدم سے عہد لیا تھا
اس سے پہلے
مگر وہ بھول گیا تھا

10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ قرآن عربی زبان میں اتارا ہے۔ عربی زبان میں کیوں؟ اس لیے کہ اس کے اولین مخاطب وہ لوگ تھے جن کی زبان عربی تھی ان کے ذریعے اللہ کا یہ پیغام ساری انسانیت تک پہنچنا تھا اور پہنچا ہے جبکہ سورہ اعراف کی آیت 158 میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان کو بتا دو کہ میں اللہ کی طرف سے سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں یہاں جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ بھی سب زمانوں کے سب انسانوں کے لیے ہے اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے واقعات مختلف انداز میں بیان کیے ہیں جن میں پچھلی قوموں کے واقعات، پچھلے نبیوں کی مشکلات بہت سی چیزیں شامل ہیں اس کے بعد فرمایا کہ ان واقعات کے عربی زبان بولنے والوں کے لیے عام فہم انداز میں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ (1) وہ تقویٰ اختیار کریں یعنی پرہیزگار بن جائیں متقی کے معنی ہیں ایسا بندہ جس کے دل میں ہر وقت اللہ کا خوف زندہ رہے وہ ہر کام سے پہلے سوچے کہ یہ کام ایسا تو نہیں جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے اور اس کے کرنے سے اللہ کے ہاں پکڑ ہو جائے گی (2) قرآن میں بیان کیے واقعات پڑھنے اور سننے والوں کے دلوں میں اللہ کی یاد تازہ ہو جائے اور تازہ رہے

11- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے حوالے سے ہر قرآن پڑھنے اور سننے والے سے مخاطب ہیں کہ ہمارے کلام کو قرآن کریم کے پورے احکامات کے حوالے سے سمجھو مثلاً جیسے قیامت اور روزِ حساب کے بیان پر مشرکین اور منکرین نے فوراً سوال پوچھنا شروع کر دیا تھا کہ اتنے مضبوط اور بلند و بالا پہاڑوں کا کیا بنے گا؟ انہیں کیسے اکھاڑا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن میں طرح طرح سے واقعات بیان کر دیئے ہیں ان سب احکام، واقعات اور مثالوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا کرو جلد بازی میں کسی ایک واقعہ مثال یا حکم سے ہی قرآن کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر لو اور قرآن سمجھنے کی دعا کرتے رہو

اور ہم نے اس میں
اس کے لیے عزم نہیں پایا تھا[12]

7

116- وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾

116-اور یاد کرو
جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا
"جھک جاؤ آدم کے سامنے
تعزیم سے"
تو وہ جھک گئے تھے
مگر ابلیس
اس نے انکار کر دیا[1]

117- فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

117- تو ہم نے کہہ دیا تھا
"اے آدم
بلاشبہ یہ ہے دشمن
تیرا اور تیری بیوی کا
سو یہ تمہیں جنت سے نکلوا نہ دے
کہ پھر تو دکھ اٹھائے[2]

12-اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھنے میں اور ان کی روح کے مطابق ان پر عمل کرنے میں انسان کیا کوتاہیاں کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں اس کی مزید وضاحت کے لیے حضرت آدم کا قصہ بیان فرمایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (1) ہم نے اس سے وعدہ لیا تھا (جس کا ذکر آگے آ رہا ہے) (2) مگر وہ ہم سے کیے عہد کو بھول گیا اور اس پر عمل نہ کیا (3) اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس عہد کو پورا کرنے کے معاملے میں عزم اور ارادے کا پختہ نہیں تھا

1- آیت 115 میں فرمایا ہے کہ آدم عہد بھول گیا تھا کون سا عہد اور کیسے بھول گیا تھا؟ اس حوالے سے انسانوں کو ان کے جدِ امجد کی بھول اور شیطان کی ان سے دشمنی یاد دلائی گئی ہے

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے آدم کو خبردار کر دیا ہوا تھا کہ اپنے اس دشمن کی چال میں نہ آ جانا اگر ایسا کیا تو تجھے دکھ اٹھانا پڑیں گے

118- اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

118- تیرے لیے تو جنت میں
نہ بھوک ہے
اور نہ ننگ

119- وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

119- اور نہیں رہتا تو اس میں
پیاسا اور نہ دھوپ میں"[3]

120- فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

120- پھر شیطان نے اسے وسوسہ میں ڈال دیا تھا
کہا "اے آدم! کیا میں تجھے وہ درخت بتاؤں
جس سے
ابدی زندگی اور لازوال بادشاہی مل جاتی ہے؟"[4]

121- فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۛ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ۛ

121- پس ان دونوں نے اس درخت سے کھا لیا[5]
تو ظاہر ہو گئیں ان دونوں کے لیے
ان کی شرم گاہیں
اور وہ دونوں
اپنے اوپر جنت سے پتے ٹانکنے لگ گئے[6]

3- جنت میں

4- شیطان نے حضرت آدم سے دشمنی چکانے کے لیے ان کے دل پر حملہ کیا اور ان کے دل میں ہمیشہ زندہ رہنے کی اور لازوال حکمرانی کی خواہش ڈال دی اور وہ شیطان کے وسوسوں سے لالچ میں پھنس گئے

5- یعنی حضرت آدم اور ان کی بیوی نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس کے قریب تک جانے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا ہوا تھا وہ درخت کون سا تھا؟ یہاں ضرورت اس کے بارے میں جاننے کی نہیں مقصد صرف یہ جاننا ہے کہ حضرت آدم سے بھول کیا ہو گئی تھی اور وہ عزم کے پختہ نہیں تھے جیسا کہ آیت 115 میں فرمایا ہے

6- نتیجہ کیا ہوا؟ اللہ کے کرم کے لباس سے محرومی اور ایسی شرمندگی جس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا جنت کے درختوں کے پتے بھی اس محرومی اور شرمندگی سے نجات نہیں دے سکتے تھے انہیں اپنی بے چارگی کا علم ہو گیا پتہ چل گیا کہ ہر چیز اللہ ہی دیتا ہے

اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی تھی
سو وہ راہِ راست سے بھٹک گیا تھا[7]

122- ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾

122- پھر اس کے رب نے اسے چُن لیا
اور اس نے اس پر توجہ کی
اور اسے راستہ دکھا دیا[8]

123- قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾

123- کہا "تم دونوں نکل جاؤ
اس میں سے
تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے[9]
پھر اگر آئے تمہارے پاس
جیسا کہ یقینی ہے
میری طرف سے رہنمائی
تو جو کوئی میری بتائی راہ پر چلے گا
وہ نہ تو بھٹکے گا
اور نہ دکھ اٹھائے گا[10]

124- وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾

124- اور جو کوئی پھر جائے
میرے ذکر سے
تو یقیناً اس کے لیے ہے

7- حضرت آدم کو اپنے دشمن کی چال میں آجانے اور اللہ کے حکم یا وعدہ پر عمل نہ کرنے کا احساس ہو گیا اس کا فوری نتیجہ بھی دیکھ لیا تو انہوں نے خلوصِ دل سے توبہ کر لی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی جس کا ذکر سورہ اعراف کی آیت 23 میں ہے

8- انہیں معافی کے لیے چُن لیا اور شیطان کی طرح ہمیشہ کے لیے اپنی رحمت سے محروم نہ کیا بلکہ راہِ راست بھی بتا دی

9- کہاں سے نکل جاؤ اور کہاں چلے جاؤ اور دشمنی کیا رہے گی تمہارے درمیان دیکھیں سورۃ بقرہ آیت 38 اور متعلقہ حاشیہ

10- یہ ہے فلاح کی طرف رہنمائی کا وہ اصول جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی توبہ قبول کرنے کے بعد انہیں عطاء فرمایا تھا کہ اب تم جہاں جا رہے ہو وہاں ہم تمہاری رہنمائی کے لیے احکام بھیجتے رہیں گے تم وہاں پر اس رہنمائی کی پیروی کرو گے تو انجام کیا ہو گا اور نہیں کرو گے تو کیا ہو گا یہ تو تم نے دیکھ لیا ہے

زندگی کی تنگی[11]
اور ہم اس کو اٹھائیں گے
قیامت کے دن
اندھا"

125- قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾

125- وہ کہے گا "اے میرے رب!
کیوں اٹھایا ہے تو نے مجھے اندھا
جبکہ میں تو دیکھنے والا ہوتا تھا؟"

126- قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾

126- کہا جائے گا "ہاں! ایسے ہی ہے[12]
تیرے پاس ہماری نشانیاں آئی تھیں
تو تو نے انہیں بھلا دیا تھا
اور اسی طرح آج کے دن
تو بھی بھلا دیا جائے گا"

127- وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾

127- اور ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں
اس کو جو حد سے نکل جائے
اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لائے
اور آخرت کا عذاب تو
بہت ہی سخت اور بہت دیر پا ہے[13]

11- جو میری بتائی راہ بھول جائے گا اسے اس دنیا میں سکون قلبی نہیں مل سکے گا

12- کہا جائے گا "ہاں! ایسے ہی ہے" کیسے ہے؟ یعنی تم دنیا میں بھی تو اندھے ہوتے تھے اور ہماری نشانیوں کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے تھے آج تمہاری اس حالت پر کوئی رحم نہیں کیا جائے گا جیسے تم وہاں بھٹکتے رہے تھے یہاں بھی ٹھوکریں کھاتے رہو گے

13- اس اندھے پن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہماری نشانیوں کو نظر انداز کر دے ان پر غور و فکر نہ کرے اور ایمان نہ لائے تو وہ جان لے کہ ہمارا عذاب بہت سخت اور قائم رہنے والا ہے

128- اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع ١٣ ١٦

128- تو کیا پھر اِن لوگوں کے لیے
اس میں کوئی ہدایت نہیں
کہ ہم نے تباہ کر دی ہوئی ہیں
ان سے پہلے
کتنی ہی نسلیں
جن کے مسکنوں میں
یہ لوگ گھومتے پھرتے ہیں؟
اہلِ خرد کے لیے تو اس میں بہت نشانیاں ہیں[14]

8

129- وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ؕ

129- اور اگر تیرے رب کی طرف سے
ایک بات طے نہ کر دی گئی ہوتی
اور مہلت کی مدت مقرر نہ کی جا چکی ہوتی
تو ضرور چمٹ جانے والا عذاب آ جاتا[1]

130- فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

130- پس صبر کر اس پر جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں
اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر
سورج طلوع ہونے سے پہلے
اور اس کے غروب ہونے سے پہلے

14- یعنی ہم اس سے پہلے ایسی بہت سی اندھی نسلوں اور گروہوں کو اس دنیا میں بھی عذاب دے چکے ہیں جن کی ہلاکت اور بربادیوں کی نشانیاں ان کی آبادیوں کے کھنڈرات اور آثار موجود ہیں جنہیں یہ منکرین اپنے اردگرد دیکھ رہے ہیں اہلِ عقل کے لیے تو ان میں عبرت کی نشانیاں ہیں لیکن کیا یہ منکر ان سے بھی کوئی رہنمائی اور عبرت حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے

1- منکرین کے اندھے پن کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک بات پہلے سے طے کر رکھی ہے ہم ہر کسی کو دعوت دیتے ہیں اسے حق اور باطل کے بارے میں بتا دیتے ہیں اور اسے فیصلہ کرنے کے لیے مہلت دیتے ہیں ہم سزا اس مہلت کی مدت ختم ہونے پر دیا کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ان منکرین قرآن کو عذاب نے پکڑ لیا ہوتا یعنی ابھی ان کے توبہ کر کے راہِ راست پر آ جانے کے لیے وقت باقی ہے

اور رات کی کچھ گھڑیوں میں
پس تسبیح بیان کر
دن کے کناروں میں
تاکہ تو راضی ہو جائے[2]

131- وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾

131- اور نہ جما اپنی آنکھیں
ان چیزوں پر
جو ہم نے ان میں سے
مختلف لوگوں کو دی ہوئی ہیں
دنیا کی زندگی کی شان و شوکت
تاکہ ہم انہیں
اس کے ذریعے آزمائش میں ڈال دیں[3]
اور تیرے رب کا دیا رزق بہتر ہے
اور باقی رہنے والا ہے[4]

132- وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾

132- اور اپنے اہلِ خانہ کو نماز کا حکم دے
اور اس پر ثابت قدم رہ
ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں چاہتے
رزق تو تجھے ہم دیتے ہیں[5]

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان کافروں کی باتیں برداشت کریں اور ہماری حمد کی تسبیح کرتے رہیں ایسوں کا وقتِ حساب آنے والا ہے وہ وقت جب بھی آئے گا تو راضی ہو جائے گا اور تجھے اس صبر، اللہ کا ذکر کرتے رہنے اور دعوتِ حق دیتے رہنے کی جزا دنیا اور آخرت میں ملے گی

3- اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے فرماتے ہیں کہ ہم نے کافروں اور ایمان نہ لانے والے لوگوں میں سے مختلف گروہوں کو اس دنیا کی جو آسائشیں، مال و دولت اور چودھراہٹ دی ہوئی ہے اپنی نظریں ان پر نہ جمائیں یعنی ان چیزوں کو اہمیت نہ دیں یہ تو ان کی آزمائش کا ذریعہ ہیں کہ وہ ان کے لیے ہمارا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ انہیں اللہ کی عطاء سمجھ کر ایمان لاتے ہیں یا ان کی وجہ سے غرور اور تکبر میں مبتلا ہو کر اپنے لیے آگے والی زندگی کا عذاب خرید لیتے ہیں

4- وہ رزقِ پاک جو تم حلال طریقوں سے کماتے ہو

5- رزق سے مراد ہے ایسی چیز جس سے کوئی فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور نماز پڑھنے پر ◄◄

اور آخرت کی بھلائی
اہلِ تقویٰ کے لیے ہے[6]

133- وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

133- اور وہ کہتے ہیں
"کیوں نہیں لاتا یہ ہمارے لیے
کوئی نشانی
اپنے رب کی طرف سے؟"[7]
کیا نہیں آچکی ان کے پاس وہ واضح شہادت
جو پہلے صحیفوں میں موجود ہے؟[8]

134- وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

134- اور اگر ہم انہیں ہلاک کر دیتے
عذاب کے ذریعے
اس کے نزول سے پہلے ہی
تو وہ ضرور کہتے "اے ہمارے رب
کیوں نہ بھیجا تو نے

◄◄ ثابت قدم رہو ایسا ہم تمہیں کسی اپنے فائدے کے لیے نہیں کہہ رہے کہ اس کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہوتا بلکہ فائدہ دینے والے تو ہم ہیں اور اس کا خود تمہیں ہی فائدہ پہنچے گا

6- یعنی روزِ حساب انجام اچھا اسی کا ہوگا جو تقویٰ اختیار کرے گا جس کے دل میں ہمہ وقت اللہ کا خوف موجود رہے اور وہ ہر قول و فعل سے پہلے سوچے کہ اس کے لیے اللہ کے ہاں اس روز پکڑ تو نہیں ہوگی

7- یعنی ایمان لانے سے انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اس کے ثبوت کے لیے اپنے اللہ سے کہہ کر کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھاتے

8- کیا پہلے صحیفوں میں ہم نے اپنے آخری نبی کے بارے میں جو کچھ بتایا ہوا تھا وہ درست نہیں ثابت ہو گیا؟ کیا اُن نشانیوں کا پورا ہو جانا کوئی معجزہ نہیں کہ اُمّی نبی اسی اللہ کی عبادت کی دعوت دیتا ہے جس کی عبادت کی دعوت وہ سب کتب دیتی تھیں ان کی تعلیمات واضح صورت میں جس قرآن میں موجود ہیں کیا وہ قرآن خود اس اللہ کی طرف سے معجزہ نہیں؟

ہماری طرف کوئی رسول
تاکہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے
اس سے پہلے کہ
ہم ذلیل ہوتے
اور خوار ہو جاتے"[9]

135- قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ١٧

135- کہہ دیں "ہر کوئی منتظر ہے
سو تم بھی انتظار کرو
تم جلد جان لوگے کہ
کون ہیں وہ جو
راہِ راست پر ہیں
اور کون ہیں وہ جنہوں نے
ہدایت پالی ہے"[10]

9- یعنی اگر ہم ان کو خبردار کرنے کے لیے قرآن نہ نازل کرتے اور انہیں سزا دیتے تو یہ کہتے کہ ہماری طرف تو کوئی رسول ہی نہیں بھیجا گیا تھا ہمیں تو کچھ بتایا ہی نہیں گیا تھا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے اگر کسی رسول کے ذریعے ہمیں بتایا گیا ہوتا تو ہم ضرور تیرے احکام کی پیروی کرتے اور آج ذلیل وخوار نہ ہوتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اب ان کے پاس ایسا کوئی بہانہ اور جواز بھی نہیں ہوگا

10- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ انکار کرنے والوں سے کہہ دو کہ وہ وقت دور نہیں جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادیں گے کہ راہِ راست پر کون ہے انتظار کرو اور دیکھو کامیابی حق کی ہی ہوگی اس حوالے سے یہ اللہ کی طرف سے اپنے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے لیے پیغامِ نصرت اور خوشخبری بھی تھی جو جلد ہی پوری ہوگئی تھی

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 112 آیات اور 7 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ ۱۷

1- اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ①

2- مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ ②

3- لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ ۱۷

1- لوگوں کا حساب[1]
ان کے قریب تر آتا جا رہا ہے
اور وہ غفلت میں
منہ موڑے ہوئے ہیں[2]

2- نہیں آتی ان کے پاس
ان کے رب کی طرف سے نئی نصیحت
مگر وہ اسے کھیل تماشہ میں ہی سنتے ہیں[3]

3- ان کے دل بالکل غافل ہیں
اور وہ ظالم آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں[4]
"کیا ہے یہ شخص کچھ اور
مگر تم جیسا ایک بشر ہی؟
کیا پھر تم
اس جادو کو قبول کر لو گے
کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے؟"

1- یومِ حساب
2- وہ اس طرف کوئی دھیان نہیں دے رہے انہیں اس کی کوئی فکر ہی نہیں
3- وہ انہیں سنائی جاتی ہے اس کے باوجود وہ اس پر غور نہیں کرتے
4- ان نصیحتوں یعنی قرآن کے بارے میں آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں۔ سرگوشیوں کے دوران وہ قرآن کے بارے میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں یہ جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ہمارے تمہارے جیسا ہی ایک بشر ہے کیا تم اس قرآن کے جادو کو قبول کر لو گے؟

4- قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤

4- کہہ دیں "میرا رب تو جانتا ہے[5]
ہر اس بات کو
جو آسمانوں اور زمین میں کی جاتی ہے
اور وہ ہے سب کچھ
سننے والا جاننے والا"

5- بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

5- بلکہ وہ کہتے ہیں "یہ تو خواب ہائے پریشاں ہیں[6]
نہیں، بلکہ اس نے خود اسے گھڑا ہوا ہے
نہیں، بلکہ وہ تو شاعر ہے
سو وہ لائے ہمارے پاس کوئی نشانی
جس طرح کی نشانیوں کے ساتھ پہلے رسول بھیجے گئے تھے"

6- مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

6- نہیں ایمان لائی تھی
ان سے پہلے
کوئی بھی وہ بستی
جسے ہم نے برباد کر دیا تھا
تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟[7]

5- اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ قرآن کے بارے میں سرگوشیاں کرنے والوں کو بتا دو کہ تم قرآن کے بارے میں جو کچھ بھی کہتے ہو اسے تم اللہ سے چھپا نہیں سکتے

6- وہ اپنی محفلوں میں قرآن کے بارے میں ایک دوسرے سے کیا کہتے ہیں؟ سب کچھ سننے اور جاننے والے نے اس آیت میں اس میں سے کچھ بتایا ہے کوئی کہتا ہے "یہ قرآن تو خواب دکھا رہا ہے" دوسرا کہتا ہے "نہیں بلکہ یہ تو محمد ﷺ نے خود گھڑا ہوا ہے" کوئی اور کہتا ہے "نہیں بلکہ وہ تو شاعر ہے" یعنی وہ اسے شاعرانہ کلام قرار دیتا ہے کوئی کہتا ہے اگر یہ پیغمبر ہے تو ایسا کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھاتا جیسے معجزے پہلے زمانوں والے پیغمبر دکھاتے ہوتے تھے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن پیغمبروں کی یہ باتیں کرتے ہیں جن بستیوں کی طرف انہیں بھیجا گیا تھا وہاں کے دنیادار تو معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے تھے ایسے لوگوں کی وجہ سے ہم نے ان بستیوں کو برباد کر دیا تھا تو کیا یہ کافر کوئی ایسا معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئیں گے؟ نہیں یہ تو ان کا بہانہ ہے

7- وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷

7- اور نہیں بھیجے تھے ہم نے تجھ سے پہلے[8] مگر انسان ہی جن کو ہم وحی بھیجتے تھے سو پوچھ لو اہلِ کتاب سے اگر تم لوگ خود بے علم ہو

8- وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝۸

8- اور نہیں دیئے تھے ہم نے ان کو ایسے جسم جو خوراک نہیں کھاتے تھے اور نہیں ہوتے تھے وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے

9- ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹

9- پھر ہم نے پورا کر دیا تھا ان سے کیا اپنا وعدہ[9] سو ہم نے بچا لیا تھا ان رسولوں کو اور جس جس کو ہم نے چاہا تھا اور ہم نے ہلاک کر دیا تھا حد سے گزر جانے والوں کو

10- لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ ع ۱۰/۱۱

10- سو ہم نے بھیج دی ہے تم لوگوں کی طرف ایسی کتاب

8- یہ سرگوشیاں کرنے والوں کی اس سرگوشی کا جواب ہے کہ "یہ شخص تو تم جیسا ہی ایک بشر ہے" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسان رسول ہی بھیجتے رہے ہیں

9- کونسا وعدہ؟ یہ کہ حق کے دشمنوں کو ہم برباد کر دیں گے

جس میں تمہارا ذکر ہے[10]
تو کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لو گے؟

2

11- وَ كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ⑪

11- اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو
جو ظالم ہوتی تھیں
ریزہ ریزہ کر دیا ہوا ہے
اور ہم نے کھڑی کر دی تھیں
ان کے بعد کوئی اور قومیں

12- فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ⑫

12- اور جیسے ہی انہوں نے
ہمارا عذاب محسوس کیا
تو وہ اس سے دوڑ پڑے تھے[1]

13- لَا تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ⑬

13- "نہ بھاگو[2]
اور واپس جاؤ
عیش و عشرت کی ان چیزوں کی طرف
جن میں تم کو آسودگی دی گئی تھی
اور اپنے مسکنوں کی طرف لوٹو
تاکہ تم سے پوچھا جائے"

10- جس میں تم انسانوں کا ذکر ہے تمہاری تخلیق کا تمہارے جد اعلیٰ آدم کا ان کے بعد آنے والے پیغمبروں کا اور ان کی مخالفت کرنے والوں اور پیروی کرنے والوں کا سارا ذکر اس میں موجود ہے اس کو پڑھ اور سن کر تمہیں عقل سے کام لینا چاہئے اور عذاب کی راہ سے نہیں چمٹے رہنا چاہیے

1- عذاب سے بچنے کے لیے بستیاں چھوڑ کر دوڑ پڑے تھے

2- ان سے کہا گیا کہ بھاگو نہیں تاکہ تم سے پوچھا جائے۔ کیا پوچھا جائے؟ یہ کہ اب ان گھروں کو عیش و عشرت کے سامان کو چھوڑ کر بھاگے کیوں جا رہے ہو؟ اس سب کچھ کو کیوں چھوڑے جا رہے ہو جسے تم نے مقصدِ حیات بنا لیا ہوا تھا اور جس کی خاطر تم باطل پر ڈٹے ہوئے تھے؟

14- قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑭

14- انہوں نے کہا "ہائے افسوس
بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے"

15- فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ⑮

15- پھر وہ یہی چلاتے رہے تھے
یہاں تک کہ ہم نے ان کو بنا دیا
کاٹ دی گئی کھیتی
بجھی ہوئی خاموش راکھ [3]

16- وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ⑯

16- اور ہم نے نہیں بنایا ہوا
آسمانوں کو اور زمین کو
اور اس سب کچھ کو جو ان کے درمیان ہے
کھیل کھیل میں [4]

17- لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ⑰

17- اگر ہم نے اسے کھیل ہی بنانا ہوتا
تو ہم اسے ایسا ہی بنا لیتے
اگر ہمیں ایسا کرنا ہوتا [5]

18- بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ⑱

18- مگر ہم تو
باطل پر حق کی ضرب لگاتے ہیں
تو حق اس کا سر پھوڑ دیتا ہے
اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے فنا ہو جاتا ہے [6]

3- جیسے کسی لہلہاتی کھیتی کی فصل جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دی جائے اور پھر اسے جلا کر راکھ کر دیا جائے

4- یعنی ہم نے یہ کائنات کسی مقصد اور مطلب کے بغیر ہی نہیں بنا دی ہوئی

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم زمین و آسمان کو اور جو کچھ بھی ان میں ہے اس سب کو کھیل کے لیے بنانا چاہتے تو ایسا ہی بنا لیتے

6- جو حق آیا ہے باطل اس کے سامنے مٹ کر رہے گا کافر جو باتیں بناتے ہیں وہ انہیں ہلاک کر دیں گی

اور تمہارے لیے ہلاکت ہے
ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو

19- وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹

19- اور اسی کے لیے ہیں[7]
جو کوئی بھی ہیں
آسمانوں میں اور زمین میں
اور وہ جو اس کے پاس ہیں
وہ ہرگز تکبر نہیں کرتے
اس کی عبادت کرنے سے[8]
اور نہ ہی وہ تھکتے ہیں

20- يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰

20- وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں
رات دن
وہ ہرگز کوئی سستی نہیں کرتے

21- اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱

21- کیا ان لوگوں نے جو
زمینی معبود بنا لیے ہیں
وہ مُردوں کو زندہ کر دیتے ہیں؟[9]

22- لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۲۲

22- اگر آسمان اور زمین میں
ایک اللہ کے سوا
اور معبود بھی ہوتے

7- جو مخلوق ہے اللہ ہی کے لیے ہیں

8- اللہ کے پاس کون ہیں؟ فرشتے یہاں فرشتوں کا حوالہ اس لیے ہے کہ مشرک ان کی بھی پوجا کرتے تھے اور انہیں اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ تو خود نہایت عاجزی سے ہماری عبادت میں مصروف رہتے ہیں

9- زمینی معبود سے مراد کافروں کا بنایا زمین سے تعلق رکھنے والا ہر معبود ہے خواہ وہ کوئی زندہ یا مردہ انسان ہو یا کوئی اور جاندار ہو اللہ تعالیٰ ان کافروں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم نے انہیں اس لیے معبود بنا لیا ہے کہ وہ مردے زندہ کر دیتے ہیں؟

تو ان دونوں کا نظام ضرور بگڑ جاتا[10]

پس پاک ہے اللہ
رب عرشِ عظیم کا
ان باتوں سے جو وہ لوگ بناتے ہیں[11]

23- لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- اس سے ہرگز نہیں پوچھا جاتا
اس کے بارے میں
جو کچھ بھی وہ کرے[12]
جبکہ ان سب سے پوچھا جائے گا[13]

24- اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

24- کیا انہوں نے اللہ کے سوا
کوئی اور معبود بنا لیے ہیں؟
ان سے کہو "لاؤ تو اپنی دلیل[14]
یہ ہے وہ نصیحت جو ہے
میرے ساتھ والوں کی طرف سے
اور مجھ سے پہلے والوں کی طرف سے"[15]
نہیں! بلکہ ان میں سے اکثر لوگ تو

10- ان کی آپس کی اجارہ داریوں کی لڑائیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نظم کائنات خود اس کی دلیل اور ثبوت ہے کہ زمین و آسمان کی مخلوق میں سے کوئی بھی کسی طاقت اور اختیار کا مالک نہیں

11- مشرک جو کچھ کہتے ہیں عرشِ عظیم کا مالک اس سے بہت ہی بلند و برتر ہے

12- یعنی اپنی تدبیر اور شاہی میں وہ خود مختار ہے جو چاہے کرتا ہے

13- جن کو مشرک اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ تو اپنے اعمال و افعال کے لیے اللہ تعالیٰ کو جوابدہ ہیں

14- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان مشرکوں سے کہو کہ جن کو یہ ہمارے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ان کے شریک ہونے کا ثبوت پیش کریں کوئی عقلی ثبوت، ان کی پوجا کا کوئی اخلاقی جواز

15- کیا نصیحت ہے؟ یہ کہ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہ بناؤ "میرے ساتھیوں کی طرف سے" یعنی ان کی طرف سے جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں "مجھ سے پہلے والوں کی طرف سے" یعنی مجھ سے پہلے جو نبی آئے تھے وہ بھی یہی نصیحت کیا کرتے تھے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

حق کے بارے میں جانتے ہی نہیں
سو وہ منہ موڑے ہوئے ہیں

25- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

25- اور ہم نے تجھ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا تھا
ہم نے اس کو وحی بھیجی تھی کہ
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر میں ہی
سو تم سب میری ہی عبادت کرو

26- وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

26- اور وہ کہتے ہیں "رحمٰن نے اولاد بنالی ہے"[16]
پاک ہے اس کی ذات
نہیں، بلکہ وہ تو بندے ہیں
جن کو عزت دی گئی ہے

27- لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

27- وہ تو اس سے پہلے بولتے تک نہیں[17]
اور وہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں

28- يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

28- اللہ جانتا ہے وہ سب کچھ
جو وہ جانتے ہیں
اور وہ سب کچھ بھی
جو ان سے پوشیدہ ہے[18]
اور وہ نہیں سفارش کر سکتے کسی کی
مگر اس کی ہی

16- یعنی وہ فرشتوں کو اللہ کی اولاد قرار دیتے ہیں
17- وہ فرشتے جنہیں یہ اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اس کے ساتھ شریک ٹھہرا رہے ہیں
18- کسی فرد نے اپنی زندگی میں کیا کچھ کیا؟ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے جن کو یہ شریک ٹھہرا رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ روزِ حساب وہ ان کی سفارش کریں گے وہ تو انسانوں کے اعمال سے پوری طرح آگاہ ہی نہیں

جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو[19]
اور وہ تو اس کے خوف سے
ڈرتے رہتے ہیں[20]

29- وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ ع ۱۹ ۲

29- اور ان میں سے جو کوئی کہہ دے
''میں بھی ایک معبود ہوں
سوائے اللہ کے''
تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے
ہم ظالموں کو یہی بدلہ دیتے ہیں

3

30- اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰

30- کیا کافر لوگ جانتے نہیں
کہ سب آسمان اور زمین تو
ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے
پھر ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا تھا؟
اور ہم نے پیدا کی تھی
ہر زندہ چیز پانی سے
کیا وہ پھر بھی نہیں مانتے؟[1]

31- وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱

31- اور ہم نے جما دیئے ہیں
زمین میں مضبوط پہاڑ
تاکہ یہ انہیں لے کر

19- کون کس کی سفارش کر سکتا ہے؟ اللہ کس سے راضی ہو گیا؟ دیکھیں سورۂ طٰہٰ آیت 109 حاشیہ 7
20- وہ جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روزِ حساب وہ ان کو عذاب سے بچا لیں گے
1- کیا وہ پھر بھی ہمارے ہی خالق و مالک ہونے کو نہیں مانتے اور دوسروں کو ہمارے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں؟

کسی طرف کو ڈھلک نہ جائے

اور ہم نے بنا دیئے ہیں ان میں کشادہ راستے[2]

تا کہ لوگ اپنی اپنی راہ پا سکیں

32- وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾

32- اور ہم نے بنا دیا ہے

آسمان کو محفوظ چھت

اور وہ ہیں کہ

ایسی نشانیوں سے

منہ پھیرے ہوئے ہیں[3]

33- وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

33- اور وہ اللہ ہی ہے

جس نے بنائے

رات اور دن

اور سورج اور چاند

جو سب اپنے اپنے مدار میں

تیرتے پھرتے ہیں

34- وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَاْىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- اور ہم نے نہیں دی تھی کسی بھی بشر کو

تجھ سے پہلے

ہمیشہ کی زندگی

کیا پھر اگر تو فوت ہو جائے

تو یہ لوگ ہمیشہ ہی زندہ رہیں گے؟[4]

2- پہاڑوں کے درمیان درے بنا دیئے ہیں تا کہ وہ لوگوں کے درمیان رکاوٹ نہ بن جائیں

3- یعنی اللہ ہی کے خالق و مالک ہونے کی ایسی نشانیوں سے

4- اللہ کے دین اور رسول ﷺ کے دشمن کہا کرتے تھے کہ یہ دعوت بھی محمد ﷺ کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی اپنے دین پر جمے رہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ کی زندگی تو کبھی بھی کسی کو نہیں دی اے نبی ﷺ اگر آپ ﷺ نے فوت ہو جانا ہے تو کیا آپ ﷺ کے ان دشمنوں نے ہمیشہ ہی زندہ رہنا ہے؟

35- كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے
اور ہم تمہیں آزماتے ہیں
شر کے ذریعے اور خیر کے ذریعے
آزمائش میں ڈال کر
اور تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹنا ہے[5]

36- وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

36- اور جب کافر تجھے دیکھتے ہیں
تو تیرا مذاق ہی اڑاتے ہیں
"کیا یہ ہے وہ جو تمہارے معبودوں
کے بارے میں باتیں کرتا ہے؟"[6]
اور وہ خود رحمٰن کے ذکر ہی سے انکاری ہیں[7]

37- خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

37- انسان پیدائشی جلد باز ہے
میں عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دوں گا
سو تم لوگ مجھ سے
جلدی سے نہ مانگو[8]

38- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

38- اور وہ پوچھتے ہیں

5- یعنی تم سب کو روزِ حساب ہمارے سامنے پیش ہونا ہے اس روز تمہیں پتہ چل جائے گا کہ حق پر کون ہے اور باطل پرست کون دنیا میں اچھے اور بُرے حالات تو ہماری طرف سے انسان کے ظرف اور حوصلے کی آزمائش ہیں اس امتحان کا نتیجہ تمہیں اس روز معلوم ہوگا

6- یعنی کافر آپ ﷺ کو دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ "دیکھو تو اسے جو تمہارے معبودوں کے خلاف باتیں کرتا ہے" ان کا یہ انداز ان کی حق سے دشمنی کو نمایاں کر دیتا ہے

7- وہ خود رحمٰن کو ماننے سے ہی انکاری ہیں مگر باطل معبودوں پر قربان ہوئے جاتے ہیں مشرکینِ مکہ کہا کرتے تھے "رحمٰن کون؟ ہم تو نہیں جانتے اس کو"

8- یعنی ایسی جلد بازی انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ مشرک و منکر اللہ کے رسول ﷺ سے کہا کرتے تھے ہم تو نہیں ایمان لاتے اپنے رب سے کہو وہ ہم پر وہ عذاب نازل کر دے جس سے ہمیں ڈرایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس عذاب نے تو آنا ہی ہے جلدی کیوں مچا رہے ہو

"کب پورا ہوگا یہ وعدہ
اگر تم سچ کہتے ہو تو؟"[9]

39- لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

39- کاش اِن کافروں کو
اس وقت کا کچھ علم ہوتا
جب یہ نہیں روک سکیں گے آگ کو
اپنے چہروں پر سے[10]
اور نہ ہی اپنی پشتوں پر سے
اور نہیں پہنچے گی انہیں کہیں سے مدد

40- بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

40- بلکہ وہ اچانک ہی ان کو آن لے گی
اور وہ انہیں بدحواس کر دے گی
پھر نہیں ہوگی ان میں طاقت اس کو دفع کر دینے کی
اور نہیں دی جائے گی انہیں کوئی مہلت

41- وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۳

41- اور رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا ہے[11]
تجھ سے پہلے بھی
پھر مذاق کرنے والوں کو
اسی چیز نے آن گھیرا تھا
جس کا وہ مذاق اڑاتے ہوتے تھے[12]

9- کافر اللہ کے رسول ﷺ سے کہتے ہیں کہ اگر اس عذاب کا وعدہ پورا ہی ہونا ہے تو پورا ہو کیوں نہیں رہا؟ یعنی وہ اس کا بھی مذاق اڑاتے ہیں

10- دوزخ کی آگ کو۔ یہ آخرت کے عذاب کا منظر نامہ ہے حق کے دشمنوں کے لیے دنیاوی عذاب کا حال آیت 11 تا 15 میں بیان فرما دیا گیا ہے

11- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حق کے دشمن پہلے بھی ہمارے رسولوں کا مذاق اڑاتے رہے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہوتا رہا ہے؟ آگے بیان فرمایا گیا ہے

12- وہ کس چیز کا مذاق اڑاتے ہوتے تھے؟ اللہ کی پکڑ کا جس کا آیت 38 میں ذکر آیا ہے دیکھیں سورۂ انعام آیت 10

4

42- قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- ان سے پوچھو" کون ہے جو تمہیں رحمٰن سے بچا سکتا ہے[1] رات کو اور دن میں؟" نہیں! بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں

43- اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- کیا ان کے کوئی ایسے معبود ہیں ہمارے علاوہ جو ان کو محفوظ رکھ سکتے ہیں؟ وہ تو اپنے آپ کی بھی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی انہیں ہماری طرف سے کوئی تائید حاصل ہے[2]

44- بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

44- نہیں! بلکہ ہم دیتے رہے ہیں ان لوگوں کو اور ان کے اجداد کو زندگی کا ساز و سامان لمبے عرصہ تک[3] کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم تو ہر طرف سے ان پر زمین تنگ کر رہے ہیں؟[4]

1- اگر رات کے وقت یا دن کو تمہیں وہ عذاب آن پکڑے جو تم مانگ رہے ہو تو تمہارے ان باطل معبودوں میں سے ہے کوئی ایسا جو تمہیں رحمٰن کی گرفت سے بچا لے گا؟ یعنی کوئی بھی نہیں بچا سکتا

2- یعنی ان کے ایسے معبود تو بے بس ہیں

3- ہم نے ان کافروں کو اور ان کے باپ دادا کو لمبے وقت تک دنیاوی ساز و سامان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ یہ سب کچھ ہمیشہ ہی ان کے پاس رہے گا، اللہ ان کی گرفت ہی نہیں کرے گا

4- ہم ان کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں

تو کیا پھر وہ غالب آجائیں گے؟[5]

45- قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

45- ان سے کہدیں "میں تو تمہیں
وحی کی بنا پر خبردار کر رہا ہوں"[6]
اور بہرے تو ہرگز نہیں آواز سنا کرتے
جب انہیں خبردار کیا جائے

46- وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

46- اور اگر انہیں آن چھوئے
تیرے رب کے عذاب کی ایک ہی لپیٹ
تو وہ ضرور چلائیں
"ہائے ہماری کم بختی
بلاشبہ ہم تو ظلم کرتے ہوتے تھے"

47- وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور ہم عدل کے ترازو قائم کر دیں گے
قیامت کے دن
سو نہیں کی جائے گی
کسی بھی شخص کے ساتھ کچھ بھی ناانصافی
اور اگر رائی کے ایک دانے کے برابر بھی
کوئی عمل ہوگا
ہم اسے بھی لے آئیں گے[7]
اور حساب کرنے کو ہم کافی ہیں

5- کیا یہ ہم سے بچ جائیں گے؟ ان میں ہے ایسی طاقت؟ انہیں تو مغلوب ہی ہونا ہے

6- یعنی جو کافر کہتے ہیں کہ "ہم تو نہیں مانتے لے آؤ عذاب" اے نبی ﷺ ان سے کہدیں کہ میں تو جو تمہیں ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈراتا ہوں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی کے ذریعے حکم دیا جاتا ہے اس نے تمہیں پکڑنا کب ہے وہی جانتا ہے

7- رائی کے دانے کے برابر اچھا بُرا عمل بھی ترازو میں ڈالا جائے گا کسی کا کوئی بھی عمل ہم سے چھپا ہوا نہیں

48- وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور ہم نے دی تھی
موسیٰ اور ہارون کو
الفرقان اور روشنی اور "ذکر"[8]
خدا سے ڈرنے والوں کے لیے

49- اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

49- ان لوگوں کے لیے
جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے
بغیر دیکھے
اور وہ اس گھڑی سے کانپتے ہیں

50- وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

50- اور یہ وہ "ذکر" مبارک ہے[9]
جسے ہم نے نازل کیا ہے
تو کیا پھر تم لوگ اس کا انکار کرتے ہو؟

5

51- وَ لَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ۙ

51- اور ہم نے دی تھی
اس سے پہلے
ابراہیم کو حق پہچاننے کی صلاحیت
اور ہم اس کو خوب جانتے تھے[1]

52- اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

52- یاد کرو جب اس نے
اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا تھا

8- فرقان کے معنی ہیں حق اور باطل میں تمیز کرنے والی چیز جسے کسوٹی بھی کہا جا سکتا ہے مراد ہے تورات روشنی یعنی راہِ راست دکھا دینے والی۔ ذکر یعنی بتا دینے والی کہ آلِ آدم کب اور کیسے راہِ راست سے دور ہو گئی تھی اور اسے کیا سزا دی گئی تھی

9- قرآن کریم جو دورِ رواں میں حق اور باطل میں تمیز کرنے والی کسوٹی ہے بابرکت ہے یعنی دنیا و آخرت میں فلاح کی راہ دکھانے والی ہے یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے اب اسی پر ایمان و عمل انسانوں کو فلاح کی راہ پر قائم رکھ سکتا ہے

1- ہم اس کی سوچ اور فکر سے خوب واقف تھے

"کیا ہیں تمہاری یہ مورتیاں
جن کے تم اس شدت سے
گرویدہ ہو رہے ہو؟"

53- قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

53- انہوں نے کہا تھا
"ہم نے اپنے باپ دادا کو
ان کی پوجا کرتے پایا ہے"

54- قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾

54- اس نے کہا "تم اور تمہارے باپ دادا تو
کھلی کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہو"

55- قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

55- انہوں نے کہا
"کیا تو ہمارے پاس حق لایا ہے
یا مذاق کر رہا ہے؟"[2]

56- قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۫ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾

56- اس نے کہا "نہیں، بلکہ تمہارا رب تو وہ ہے
جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے
وہ جس نے انہیں پیدا کیا ہوا ہے
اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں ہوں[3]

57- وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

57- اور اللہ کی قسم
میں تمہارے ان بتوں کے ساتھ
ضرور ایک چال چلوں گا
تمہارے انہیں چھوڑ کر
یہاں سے چلے جانے کے بعد"[4]

2- یعنی تو جو کچھ کہہ رہا ہے تو اس پر یقین رکھتا ہے اور اس پر یقین اور ایمان کی وجہ سے یہ کہہ رہا ہے یا تو بھی ان میں سے ہے جو ایسے مذاق کرتے رہے ہیں؟

3- میں بھی ان میں سے ہوں جو مجھ سے پہلے یہی دعوت دیتے رہے ہیں جو میں دے رہا ہوں

4- یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے اُن بت پرستوں کو کھلا چیلنج تھا کہ دیکھ لینا یہ میرا مقابلہ نہیں کر سکیں گے

58- فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

58- سو اس نے
انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
سوائے ان میں سے سب سے بڑے کے
تا کہ وہ اس سے رجوع کریں[5]

59- قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾

59- انہوں نے کہا "ہمارے معبودوں کے ساتھ[6]
ایسا کس نے کیا ہے؟
وہ تو بڑا ہی ظالم ہے"

60- قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾

60- انہوں نے کہا "ہم نے ایک نوجوان کو[7]
ان کا ذکر کرتے سنا تھا[8]
اسے ابراہیم کہتے ہیں"

61- قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

61- انہوں نے کہا "تو لے آؤ اسے پکڑ کر
سب لوگوں کی آنکھوں کے سامنے
تا کہ لوگ گواہ بن جائیں"[9]

62- قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾

62- انہوں نے پوچھا "کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ[10]
یہ سب کچھ تو نے کیا ہے
اے ابراہیم؟"

5- یہ جاننے کے لیے کہ یہ سب کس نے کیا ہے اس بڑے بت سے پوچھیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں کہ بڑا بت انہیں بتا سکے گا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا مطلب یہ ہے کہ ان سب پر ان بتوں کے کچھ بھی نہ ہونے کی حقیقت واضح ہو جائے

6- اپنے معبودوں کا حال دیکھ کر

7- جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چیلنج کیا تھا انہوں نے باقیوں کو بتایا

8- ذکر کرتا تھا یعنی ان بتوں کے خلاف باتیں کرتا تھا

9- تا کہ اس کے خلاف گواہ بن جائیں

10- جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے پوچھا

63- قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

63- اس نے کہا "نہیں! بلکہ یہ تو ان کے ساتھ
ان کے اس بڑے نے کیا ہے
سو ان سے ہی پوچھو
اگر وہ بول سکتے ہیں"[11]

64- فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

64- سو انہوں نے اپنے اندر جھانکا
اور کہا "بلاشبہ ظالم تو تم خود ہی ہو"

65- ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

65- مگر پھر انہوں نے الٹ بازی لگائی[12]
"تو تو جانتا ہے کہ یہ تو بول ہی نہیں سکتے"[13]

66- قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

66- ابراہیم نے کہا "تو کیا پھر تم ان کی پوجا کرتے ہو[14]
اللہ کے علاوہ
جو تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتے
اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

67- اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

67- تف ہے تم پر
اور ان پر جن کی تم پوجا کرتے ہو
اللہ کے علاوہ
کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لوگے؟"

11- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں جھوٹا ثابت کرنے کو ہی تو اس بڑے بت کو توڑا نہیں تھا سارے مجمع کے سامنے جواب دیا کہ ان بتوں سے پوچھو وہ تمہیں بتا دیں گے ان کا سب سے بڑا تو موجود ہے یہ سب اسی نے کیا ہوگا بت خود تمہیں سب کچھ بتا دیں گے مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ "میں نے نہیں کیا" بلکہ ان کے عقیدے کا پول کھولنے کے لیے دلیل کے طور پر کہا کہ ان سے کیوں نہیں پوچھتے جو تمہارے مطابق سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں

12- مگر وہ جھوٹے اور ضدی تو تھے ہی سب کے سامنے اپنے اور اپنے اجداد کے باطل پرست ہونے کو اور اس نوجوان کے حق پر ہونے کو کیسے تسلیم کر لیتے جو ان کے دل کہتے تھے وہ زبانوں پر نہ لا سکے

13- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں جو چیلنج دیا تھا اور اس کے تحت جو تدبیر اختیار کی تھی اس کی کامیابی کا ان بتوں کو معبود ماننے والوں نے خود ہی اعلان کر دیا

14- اپنی تدبیر کی کامیابی پر وہی پیغام دہرایا جو آیت 56 میں دیا تھا

68- قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

68- انہوں نے کہا "اس کو جلا ڈالو
اور اپنے معبودوں کی مدد کرو
اگر تم نے کچھ کرنا ہی ہے تو"

69- قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾

69- ہم نے حکم دیا "اے آگ ٹھنڈی ہو جا
اور سلامتی بن جا
ابراہیم کے لیے"[15]

70- وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾

70- اور انہوں نے اس کے ساتھ
برائی کا ارادہ کیا تھا
سو ہم نے ان کو
بہت بڑے خسارے میں ڈال دیا تھا[16]

71- وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

71- اور ہم بچا لے گئے تھے
اس کو اور لوط کو
اس زمین کی طرف
جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہوئی ہیں
دنیا والوں کے لیے[17]

72- وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾

72- اور ہم نے عطاء کر دیا اس کو اسحاق[18]
اور مزید انعام کیا یعقوب
اور ہم نے سب کو صالح بنا دیا

15- یعنی سلامتی والی ٹھنڈی بہت زیادہ بھی ٹھنڈی نہ ہو جانا

16- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے والوں کو

17- ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بھتیجے لوط کو (جو ایمان لا چکے تھے) وہاں سے نکال کر سلامتی کے ساتھ شام یا ارم پہنچا دیا

18- اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی جنگ میں ثابت قدم رہنے والے اپنے بندے پر اپنے اکرام کا ذکر فرماتے ہیں

73- وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

73- اور ہم نے انہیں امام بنا دیا تھا[19]
جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے
اور ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی تھی
نیک کام کرنے، نماز قائم کرنے
اور زکوٰۃ دینے
کے لیے
اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے

74- وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾

74- اور ہم نے لوط کو عطاء کیے تھے[20]
حکمت اور علم
اور ہم نے اس کو بچا کر نکال لیا تھا
اس بستی سے جو بدکاریاں کرتی تھی
وہ تو بہت ہی بُرے فاسق لوگ تھے

ع ۵ ۵ ۵

75- وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

75- اور ہم نے اس کو داخل کر دیا تھا
اپنی رحمت میں
وہ تو صالحین میں سے تھا

76- وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ ﴿۷۶﴾

76- اور نوح[1]
یاد کرو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تھا
تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی تھی

19- یعنی حق کی راہ دکھانے والے

20- یہ حضرت لوط علیہ السلام پر انعامات کا ذکر ہے حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں جاننے کے لیے دیکھیں سورۂ الاعراف آیت 80 تا 84، سورۂ ہود آیت 77 تا 83 سورۂ الحجر آیت 58 تا 75

1- یعنی ہم نے نوح علیہ السلام پر بھی ایسے ہی کرم کیا تھا

اور ہم نے نجات دے دی تھی

اس کو اور اس کے اہل کو

کربِ عظیم سے[2]

77- وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾

77- اور ہم نے اس کی مدد کی تھی

اس قوم کے خلاف

جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا

وہ تو بہت ہی بُرے لوگ تھے

سو ہم نے انہیں غرق کر دیا تھا

سب کو

78- وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾

78- اور داؤد اور سلیمان[3]

یاد کرو جب وہ دونوں

فیصلہ کر رہے تھے[4]

اس کھیت کے بارے میں

جس میں رات کے وقت داخل ہو کر

چرتی رہی تھیں

ایک قوم کی بکریاں

اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے

2- طوفانِ نوح کے عظیم دکھ سے بچا لیا تھا

3- ایسے ہی ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو بھی اپنی نعمتوں سے نوازا تھا

4- رات کے وقت کسی کی بکریاں کسی دوسرے کے کھیت میں داخل ہو کر اس کی فصل کھا گئی تھیں اور وہ دونوں باپ بیٹا اس مقدمے کا فیصلہ کر رہے تھے

79- فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۪ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾

79- سو ہم نے سلیمان کو وہ فیصلہ سمجھا دیا[5]
حالانکہ ہم نے ان دونوں کو
فہم اور علم دیا ہوا تھا[6]
اور ہم نے شامل کر دیا تھا
داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو
وہ اس کے ساتھ اللہ کی تسبیح بیان کرتے تھے
اور پرندے بھی
اور ایسا ہم ہی کرتے تھے[7]

80- وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

80- اور ہم نے سکھا دیا تھا اس کو
تمہارے لیے لباس بنانا[8]
تاکہ وہ لباس تمہیں بچائے
ایک دوسرے کی سختی سے[9]
تو کیا پھر تم شکر گزار ہو؟

5- فیصلہ کرتے وقت دونوں کا موقف الگ الگ تھا ہم نے اس مقدمہ کا درست فیصلہ کرنے کا فہم و شعور سلیمان کے ذہن میں ڈال دیا تھا اور ان دونوں نے سلیمان علیہ السلام کے موقف کے مطابق انصاف کر دیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقدار کو حق دلانے کے معاملے میں ہم نے ان پر کرم کیا تھا

6- ہم نے ان دونوں کو فہم و فراست اور علم دیئے ہوئے تھے اس کے باوجود فیصلے کے معاملے میں ان کا موقف الگ الگ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نبی اور صاحبِ علم و فراست ہونے کے باوجود ہمارے اصول انصاف کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہے تھے تو ہم نے ان کے بیٹے کی راہنمائی کی تھی اور انہوں نے انصاف کا حق ادا کر دیا تھا ہمارے کرم کی وجہ سے

7- یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ کے خصوصی کرم کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وہ ہماری حمد بیان کرتے تھے تو پہاڑ اور پرندے بھی ہماری حمد بیان کرنے میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے پہاڑ گونج اٹھتے تھے اور پرندے دم بخود ہو جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے عطاء کی گئی آواز کا پہاڑوں اور پرندوں تک پر گہرا اثر ہوتا تھا "اور ایسا ہم ہی کرتے تھے" یعنی یہ ان کا کوئی ذاتی کمال نہیں تھا

8- لباس مراد ہے لوہے کی زرہیں لوہے کی کڑیاں ٹھیک انداز میں جوڑ کر پوری پوری زرہیں بنانے کی مہارت جس کا سورۂ سبا میں تفصیل سے ذکر فرمایا گیا ہے یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ کا ایک اور کرم تھا

9- تاکہ تمہاری آپس کی لڑائیوں میں ایک دوسرے پر نیزہ و تلوار کے حملوں سے تمہارا بچاؤ ٹھیک طور پر کرے

81- وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝۸۱

81- اور ہم نے سلیمان کے لیے[10]
تند و تیز ہوا مسخر کر دی تھی
وہ اس کے حکم سے چلتی تھی
اس زمین کی طرف
جس میں ہم نے برکتیں رکھ دی تھیں[11]
اور ہم ہر چیز سے باخبر ہوتے تھے

82- وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝۸۲ۙ

82- اور ہم نے شیاطین میں سے بھی کچھ
اس کے تابع کر دیئے ہوئے تھے[12]
جو اس کے لیے غوطے لگاتے تھے
اور اس کے علاوہ دیگر کام بھی کرتے تھے
اور ہم ہی ان پر نگہبان تھے[13]

83- وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۸۳ۚ

83- اور ایوب[14]
یاد کرو
جب اس نے اپنے رب کو پکارا تھا
"مجھے تو دکھ نے پکڑ لیا ہے
اور تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ہے"

10- یہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ کے کرم کا مزید ذکر ہے

11- سورۂ سبا اور سورۂ ص میں اس کرم کی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے کہ ایک مہینے کی راہ تک تند و تیز ہوائیں ان کی مخالف سمت میں نہیں چلتی تھیں اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتی تھیں ایسے محفوظ بحری اور بری سفروں سے تجارت کے فوائد بھی اس زمین کو پہنچتے تھے جس میں اللہ نے برکتیں رکھ دی تھیں۔ کون سی زمین؟ ارضِ فلسطین جہاں ان کا دارالحکومت تھا اگرچہ شام کا شمالی حصہ بھی ان کے زیرِ اثر تھا

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے شیاطین یعنی نظر نہ آنے والی مخلوق میں سے بھی کچھ ان کے تابع کر دیئے ہوئے تھے جو سمندروں میں غوطے لگا کر ان کے فائدے کی چیزیں نکال لاتے تھے اور دیگر خدمات بھی انجام دیتے تھے

13- یعنی وہ مخلوق ایسی سب خدمات ہمارے حکم اور مرضی کے مطابق انجام دیتی تھی

14- ایوب پر بھی ہم نے انعامات کئے تھے۔ آگے ان انعامات کا ذکر ہے

84- فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

84- تو ہم نے قبول کر لی تھی اس کی دعا
اور ہم نے دور کر دیا تھا
اس کا ہر دکھ
اور ہم نے دے دیئے تھے اسے
اس کے اہل وعیال
اور ان کے علاوہ اتنے ہی مزید [15]
اپنی رحمت کے طور پر
اور ایک نصیحت
عبادت گزاروں کے لیے [16]

85- وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

85- اور اسمٰعیل اور ادریس
اور ذوالکفل [17]
وہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے

86- وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾

86- اور ہم نے انہیں
اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیا تھا
وہ تو صالحین میں سے تھے

15- یعنی اولاد کی اولاد ان کے سب دکھ دور کر کے انہیں جسمانی اور ذہنی سکون عطاء کر دیا۔ انہیں دکھ کیا تھے؟ اللہ کو ہی معلوم ہے سورۂ ص میں فرمایا ہے کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ اپنا پاؤں زمین پر مارو نہانے اور پینے کو پانی نکل آئے گا جس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ انہیں کوئی جسمانی مرض تھا مگر غرض دکھ اور مرض سے نہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی مختلف قسم کی مشکلات اور مصائب کے حوالے سے ان پر اپنے انعامات واکرام کی تفصیل بیان فرماتے ہیں

16- ان کے لئے اس میں رہنمائی ہے

17- یعنی ان پر بھی ہم نے ایسے ہی انعامات واکرام کئے تھے جیسے ان پر کئے تھے جن کا ذکر پہلے آیا ہے انہیں بھی ہم نے ان کے صبر کا انعام دیا تھا۔ ذوالکفل کون تھا؟ عرب تھا یا بنی اسرائیل سے تھا؟ اس کا زمانہ کونسا تھا؟ اس بحث کی بھی ضرورت نہیں

87- وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

87- اور ذَا النُّوْنِ[18]
یاد کرو
جب وہ قوم پر غصہ کھا کر چلے گیا تھا
اور اس نے خیال کیا تھا
کہ ہم ہرگز اس کی گرفت نہیں کریں گے[19]
پھر اس نے تاریکیوں کے اندر سے پکارا تھا[20]
"نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی
پاک ہے تیری ذات
میں تو ظلم کرنے والوں میں سے ہو گیا ہوں"

88- فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

88- سو ہم نے قبول کر لی تھی اس کی دعا[21]
اور ہم نے اسے غم سے نجات دے دی تھی
اور ہم اہلِ ایمان کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں

89- وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

89- اور زکریا[22]
یاد کرو

18-ذَا النُّون "مچھلی والے" یا "صاحب الحوت" سے مراد ہیں حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان پر بھی کرم کیا تھا

19-اللہ نے انہیں جس قوم کی طرف بھیجا تھا وہ ٹھیک نہیں ہو رہی تھی وہ اس قوم سے ناراض ہو کر اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے اللہ کی طرف سے حکم اور اجازت کے بغیر ہی۔ ان کا خیال تھا کہ اس قوم پر تو عذاب آئے ہی آئے نہیں مانتے تو مریں بھگتیں عذاب۔ انہوں نے خیال کیا کہ ایسے لوگوں کو چھوڑ کر چلے جانا قابلِ گرفت نہیں

20-اللہ کا نبی اور اللہ کی اجازت کے بغیر ہی اپنے مشن سے الگ ہو جائے؟ اللہ تعالیٰ نے سخت گرفت کی کشتی میں سوار تھے بحر کے درمیان پہنچے تو طوفان آ گیا کشتی ڈولنے لگی کشتی والوں نے قرعہ ڈالا کہ وزن کم کرنے کو دریا میں کسے پھینکا جائے تین بار قرعہ ڈالا ہر بار ان کے نام کا ہی نکلا انہیں اللہ کی ناراضگی کا احساس ہو گیا تو وہ خود ہی دریا میں کُود گئے اللہ کے حکم سے ایک وہیل مچھلی نے انہیں نگل لیا رات کی تاریکی، گہرے پانی کی تاریکی، مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور اپنے احساسِ فرار کی تاریکی، ان تہ در تہ تاریکیوں کے اندر سے انہوں نے اللہ کو پکارا اور اپنے ظلم کو تسلیم کر لیا

21-یہ ہے ان پر اللہ کا کرم اللہ کے حکم سے مچھلی نے انہیں ساحل پر اُگل دیا تھا

22-یعنی ایسے ہی ہم نے زکریا پر بھی کرم کیا تھا

جب اس نے اپنے رب کو پکارا تھا[23]
"اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ
اور بہترین وارث تو تو ہی ہے"

90- فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۪ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

90- پس ہم نے قبول کر لی تھی اس کی دعا
اور ہم نے اسے یحیٰ عطاء کر دیا تھا
اور ہم نے ٹھیک ٹھاک کر دیا تھا
اس کے لئے اس کی بیوی کو[24]
بلاشبہ وہ نیکی کے کاموں میں
بھاگ دوڑ کرتے تھے[25]
اور وہ ہمیں پکارتے ہوتے تھے
اُمید سے اور خوف سے
اور وہ ہمارے حضور عاجزی کرنے والے تھے

91- وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

91- اور وہ خاتون[26]
جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی
اور ہم نے پھونک دی تھی اس میں
اپنی طرف سے روح
اور ہم نے بنا دیا تھا
اس کو اور اس کے بیٹے کو
اہلِ عالم کے لیے نشانی

23- اس کرم کا حال سورۂ آلِ عمران اور سورۂ مریم میں بیان فرمایا گیا ہے
24- یعنی ان کی بانجھ بیوی کو بیٹا جننے کے قابل بنا دیا
25- وہ سب جن پر اللہ نے کرم کیا تھا
26- مراد ہیں حضرت مریم

92- اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

92- تمہاری یہ امت تو[27]
ایک ہی امت ہے
اور میں تمہارا رب ہوں
پس تم میری عبادت کرو

93- وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۶ ۸ ۶

93- اور ان لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا
اپنے دین کو آپس میں[28]
اور سب کو
ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے[29]

7

94- فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

94- پس جو کوئی اچھا عمل کرے
اور ہو وہ مومن
تو اس کے اس کام کی
ناقدری نہیں کی جائے گی
اور ہم اس کے اس عمل کو اس کے لئے لکھ لیتے ہیں[1]

95- وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

95- اور حرام ہے
ہر اس بستی پر
جسے ہم نے برباد کر دیا ہو

27- تم سب انسانوں کی امت۔ تم سب ایک ہی ملت اور ایک ہی امت ہو اور میں تم سب کا پروردگار ہوں تم سب امتِ واحد بن جاؤ دعوتِ قرآن پر ایک ہو جاؤ اور میری ہی عبادت کرو

28- یعنی سب انبیاء ایک ہی دین کی دعوت دیتے ہوتے تھے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرو وہی دعوت اب قرآن کے ذریعے دی جا رہی ہے تم سب کا دین تو یہی ہے مگر تم نے اپنے اصل دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہوا ہے

29- اگر وہ توحید کی دعوت پر ایمان نہ لائے تو روزِ حساب اس کی سزا بھگتیں گے

1- مومن کو ہر اچھے عمل کا اجر دیا جائے گا

کہ اس کے باسی پلٹ سکیں[2]

96- حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

96- اس وقت تک جب کھول دیئے جائیں گے
یاجوج اور ماجوج[3]
اور وہ ہر بلندی سے نکل دوڑیں گے

97- وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾

97- اور قریب ہوتا جا رہا ہوگا
وعدۂ برحق[4]
تو اس وقت کافروں کی آنکھیں
کھلی کی کھلی رہ جائیں گی[5]
"ہائے ہماری کم بختی
ہم تو اس کے بارے میں غفلت میں ہی پڑے رہے
نہیں! بلکہ ہم تو ظالم تھے"

98- اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

98- بلاشبہ تم اور تمہارے وہ سب معبود
جن کو تم پوجتے ہو
اللہ کے سوا
جہنم کا ایندھن ہو
تم ضرور اس میں داخل ہوگے

2- جو بھی قوم برباد کردی گئی وہ ہمیشہ کے لیے نابود ہوگئی اللہ تعالیٰ کسی بستی کو اسی وقت برباد کرتے ہیں جب اس کے باسی حق سے اتنے دور ہوجائیں کہ ان کی واپسی کا امکان ختم ہوجائے جب ایسا امکان نہ رہا اور اللہ نے اس قوم کو برباد کردیا تو پھر اس پر واپسی حرام ہوگئی یہ اللہ کا قانون ہے اللہ تعالیٰ حق کے دشمنوں کو خبردار کر رہے ہیں کہ ہماری دی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ راہِ راست پر آجاؤ ورنہ تمہیں بھی ان پہلے والی قوموں کی مانند نابود کردیا جائے گا

3- یاجوج اور ماجوج کب کھولے جائیں گے؟ قیامت کی گھڑی سے پہلے اسے پہلی آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو فرمایا گیا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ پکڑ لیں وہ اس طور پر نابود کردیئے جاتے ہیں کہ یاجوج ماجوج کے آنے یعنی قیامت کی گھڑی تک وہ نابود ہی رہتے ہیں لہٰذا حق کے دشمن سوچ لیں کہ وہ اپنے لیے کیا پسند کرتے ہیں

4- یومِ حساب کا وعدہ جو سچا ہے

5- قیامت کا انکار کرنے والوں کی آنکھیں۔ دیکھیں سورۂ ابراہیم علیہ السلام کی آیت 42 اور 43

99- لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾

99- اگر یہ معبود ہوتے
تو ہرگز اس میں نہ پہنچتے
اور ان سب کو ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہے

100- لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

100- وہاں پر ان کے لیے ہوگا
چیخنے چلاتے رہنا[6]
اور وہ اس میں نہیں سن سکیں گے
کوئی کان پڑی آواز

101- اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

101- وہ لوگ تو جن کے حق میں
ہماری طرف سے پہلے ہی
بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہوگا[7]
وہ اس سے دور رکھے جائیں گے

102- لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ ۚ

102- وہ نہیں سنیں گے
اس کی آہٹ تک بھی[8]
اور وہ ہمیشہ وہاں پر[9]
اپنی من پسند چیزوں کے درمیان رہیں گے

103- لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

103- انہیں ہرگز نہیں غمگین کرے گا
وہ سب سے بڑا خوف
اور فرشتے انہیں خوش آمدید کہیں گے
"یہ ہے تمہارا وہ دن

6- گرمی کی شدت اور دکھ سے چلاتے رہیں گے اور کان پڑی آواز بھی نہیں سن سکیں گے
7- وہ جنہوں نے دنیا میں ایسے کام کیے ہوں گے جن کے بدلے میں اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہوا ہے وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے
8- دوزخ کی آہٹ
9- جنت میں رہیں گے

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا"[10]

104- يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

104- ہم اس روز
آسمان کو لپیٹ دیں گے
جیسے لکھے ہوئے کاغذوں کا پلندہ
لپیٹ دیا جاتا ہے
جس طرح ہم نے پہلی بار تخلیق کا آغاز کیا تھا[11]
ہم ویسے ہی اسے پھر دہرائیں گے
یہ ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے
یہ کام تو ہمیں کرنا ہے

105- وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

105- اور ہم نے زبور میں یہ لکھ دیا تھا[12]
نصیحت کرنے کے بعد
کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے

106- اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ؕ

106- یقیناً اس میں ایک پیغام ہے
عبادت گزار لوگوں کے لیے

10- کامیابی کا وہ دن جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا ہوا تھا، تم کامیاب رہے اللہ نے تم پر کرم کر دیا

11- زمین و آسمان اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے جس مرحلے کے لیے یہ پیدا کیے تھے قیامت کے ساتھ وہ مرحلہ مکمل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کبھی نہ ختم ہونے والے اگلے مرحلے کے لیے ہر چیز نئی پیدا کر دیں گے نئے سرے سے

12- زَبُور سے مراد زبور ہی ہے یا قرآن سے پہلے والی سب آسمانی کتابیں؟ بعض اہلِ علم اس سے مراد پہلے والی سب آسمانی کتابیں ہی لیتے ہیں کیونکہ "زَبُور" کے معنی ہیں "کتاب یا مقدس تحریر" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبیوں پر پہلے بھی جو کتابیں نازل فرمائی تھیں ان میں بھی انسانوں کو نصیحت کی گئی تھی۔ کیا نصیحت؟ یہی کہ فلاح ان کے لیے ہی ہے جو ہماری بتائی راہِ راست پر چلیں گے اور جو اس راہ کو چھوڑ دیں گے انہیں ہم عذاب دیں گے اس نصیحت کے ساتھ ہی ہم نے یہ بھی بتا دیا ہوا ہے کہ "زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے" زمین سے کیا مراد ہے؟ ہماری یہ دنیا یا وہ زمین جو اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پیدا کریں گے؟ بعض اہلِ علم یہاں زمین سے مراد جنت لیتے ہیں یعنی وہ نئی زمین جس میں وہ جنت ہوگی جس کے وارث اللہ کے نیک بندے ہی ہوں گے سیاق و سباق کے حوالے سے یہی بات درست دکھائی دیتی ہے دنیا میں تو زمین کی وراثت ایک فتنہ بھی ہوتی ہے جیسا کہ آیت 111 میں فرمایا ہے اور بات ہو رہی ہے قیامت کی روزِ حساب کی اور کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کے انعامات و اکرام کی اور اللہ کی نصیحت کے بعد بھی بھٹک جانے والوں کے لیے عذاب کی

107- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

107- اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں
مگر ایک رحمت
سب جہانوں کے لیے [13]

108- قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

108- کہہ دیں "میری طرف تو وحی آتی ہے [14]
کہ معبود تمہارا ہے
معبود واحد
تو کیا پھر تم اس کے سامنے
سرِ تسلیم خم کرتے ہو؟"

109- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

109- پھر اگر وہ لوگ منہ پھیر لیں
تو کہہ دیں "میں نے تم سب کو
علی الاعلان خبردار کر دیا ہے [15]
اور میں نہیں جانتا کہ وہ چیز
قریب ہے یا دور [16]
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

13- اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو جس دعوت کی ذمہ داری سونپی ہوئی ہے وہ سب زمانوں کے سب انسانوں کیلئے ہے اور دنیا اور آخرت میں فلاح تک پہنچانے والی دعوت ہے جو بھی اس دعوت کو قبول کرلے گا ایمان لا کر احکامِ قرآن پر عمل کرے گا وہ ہماری رحمت کا حقدار بن جائے گا آیت 101 سے 103 تک میں اسی رحمت کا حال بیان فرمایا گیا ہے اس لیے نبی ﷺ کی بعثت سب زمانوں کے سب انسانوں کے لیے اللہ کی رحمت ہے

14- یعنی میں یہ دعوت کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اللہ کی طرف سے بھیجی وحی کے مطابق دیتا ہوں

15- میں نے تم سب کو سب کچھ کھول کر بتا دیا ہے اگر ایمان نہ لاؤ گے تو تمہارا انجام کیا ہوگا اس کے بارے میں خبردار کر دیا ہے تمہیں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے میں نے اپنا فرض ادا کر دیا اب جو بھی فیصلہ کرنا ہے تم نے کرنا ہے اس لیے اپنے انجام کے تم خود ذمہ دار ہو گے

16- یعنی حق سے دشمنی اور باطل سے محبت پر قائم رہنے والوں کو سزا دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کب پورا کریں گے جلد یا بدیر اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں

110- اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

110- اللہ تو جانتا ہے
کھلے عام کہی گئی بات کو
اور وہ جانتا ہے
وہ سب باتیں جو تم چھپا کر کرتے ہو[17]

111- وَاِنْ اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

111- اور میں نہیں جانتا
ہو سکتا ہے یہ تمہارے لیے ایک آزمائش ہو[18]
اور تمہیں ایک خاص وقت تک
موجیں کرنے کی مہلت دی گئی ہو"

112- قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

النصف ۷ ع ۱۹

112- کہا "اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ کر دے
اور لوگو، تم جو باتیں بناتے ہو[19]
ان کے مقابلے میں
ہمارا ربّ رحمٰن ہی
ہمارے لئے مدد کا سہارا ہے"

17- جو بھی تم سرگوشیاں اور سازشیں کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہیں

18- اللہ کی طرف سے پکڑ کا وعدہ پورا کرنے میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے؟ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کے لیے تمہیں مہلت دینا چاہتے ہوں

19- کس نے کہا؟ نبی ﷺ نے کہا کہ ہم اپنے رب رحمٰن سے مدد مانگتے ہیں کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان برحق فیصلہ کر دے۔ کس بارے میں فیصلہ کر دے؟ اس سب کچھ کے بارے میں جو تم اللہ کے بارے میں کہتے ہو، جو بھی تم نے اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑ رکھا ہے اس کے بارے میں اللہ برحق فیصلہ کر دے گا مطلب یہ کہ اس کا فیصلہ ہونے کو ہے۔ کیسے؟ حق کے باطل پر غالب آجانے سے

سُوْرَةُ الْحَجِّ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 78 آیات اور 10 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ①

1- اے لوگو اپنے رب سے ڈرتے رہو[1] قیامت کا زلزلہ تو بہت ہی بڑی چیز ہے[2]

2- يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ②

2- جس روز تم اسے دیکھو گے ہر ماں اپنے اس بچے کو بھی بھول جائے گی جسے وہ اپنا دودھ پلا رہی ہو گی[3] اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے[4] بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا شدید ہو گا

3- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ③

3- اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے جھگڑتے ہیں[5] اور وہ پیروی کرتے ہیں ہر سرکش شیطان کی

1- یعنی قیامت کے حساب اور عذاب کو کبھی نہ بھولو ہر کام سے پہلے سوچو کہ اس روز اس کام کی وجہ سے پکڑے تو نہیں جائیں گے

2- یہ زلزلہ قیامت کے ابتدائی حادثات میں سے ایک ہے

3- شدتِ وحشت میں اس بچے سے بھی غافل ہو جائے گی جسے وہ چھاتی سے لگا کر دودھ پلا رہی ہو گی

4- خوف کی وجہ سے ہوش و حواس کھو دیں گے

5- یعنی ان کے پاس کوئی علم و آگہی تو ہے نہیں اس کے باوجود وہ شیطانی قوتوں کے بنائے اور بتلائے جھگڑوں میں پڑے رہتے ہیں

4- كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۴

4- جس کے متعلق لکھ دیا گیا ہے[6]
کہ جو کوئی بھی اس سے دوستی کرے گا
تو وہ ضرور اس کو گمراہ کر دے گا
اور اس کو ڈال دے گا
جہنم کے عذاب کی راہ پر

5- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۵

5- اے لوگو اگر تمہیں
موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں شک ہے
تو ہم نے تو تمہیں پیدا کیا ہوا ہے
مٹی سے
پھر نطفہ سے
پھر جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے
پھر گوشت کی بوٹی سے
جو پوری بن جاتی ہے
اور نامکمل بھی رہ جاتی ہے[7]
تاکہ تم پر واضح کر دیں[8]
اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں رحموں میں
جو کچھ چاہیں[9]
ایک مقررہ وقت تک
پھر ہم نکالتے ہیں تمہیں بچہ

6- شیطان کے بارے میں واضح فیصلہ کر دیا گیا ہے
7- یعنی اس بوٹی سے ہم تمہیں مکمل شکل وصورت دے دیتے ہیں اور کبھی اس سے مکمل بچہ نہیں بھی بناتے
8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تمہاری تخلیق کے یہ مراحل تمہیں اس لیے بتا رہے ہیں تاکہ تم ہماری خلاقی اور قدرتِ کاملہ کے بارے میں کسی شک میں نہ رہو
9- جسے پیدا کرنا چاہیں

پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تا کہ تم پوری طرح
بالغ ہو جاؤ[10]
اور تم میں سے بعض کو
موت دے دی جاتی ہے
اور تم میں سے کسی کو
ناکارہ عمر کی طرف مُوڑ دیا جاتا ہے[11]
تا کہ وہ نہ جانے کچھ بھی
سب کچھ جاننے کے بعد[12]
اور تو دیکھتا ہے زمین کو سوکھی پڑی ہوئی
سو جب ہم نے اس پر پانی برسایا
تو اس نے جنبش لی اور پھول گئی
اور وہ اگانے لگی
ہر قسم کی خوشنما پیداوار کے جوڑے

6- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿۶﴾

6- یہ اس طرح ہے[13]
کیونکہ اللہ ہی حق ہے
اور وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے
اور وہی ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

7- وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾

7- اور قیامت تو ضرور آئے گی
اس میں ہرگز کوئی بھی شبہ نہیں ہے
اور اللہ ضرور اٹھائے گا ان سب کو
جو قبروں میں ہیں

10- یعنی بچہ پیدا کر کے ہم تمہیں ذہنی اور جسمانی بلوغت تک پہنچا دیتے ہیں
11- بعض کو طویل عرصہ تک زندہ رکھتے ہیں اور ناکارہ اور بے بس بنا دیتے ہیں
12- اسے اپنا کیا کرایا مقام و مرتبہ فخر و غرور کچھ بھی یاد نہیں رہتا
13- یہ سب کچھ اس لیے ہو جاتا ہے ہوتا آیا ہے اور ہو رہا ہے کہ اللہ ہی خالق و مالک حقیقی ہے کوئی اور اس میں دخل نہیں دے سکتا

8- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۸

8- اور لوگوں میں بعض ایسے ہیں
جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں
بغیر کسی علم کے
اور بغیر کسی ہدایت کے
اور بغیر کسی روشن کتاب کے[14]

9- ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۹

9- غرور سے گردن اکڑائے ہوئے
تاکہ لوگوں کو[15]
اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں
ہر ایسے شخص کے لئے
دنیا میں رسوائی ہے
اور روزِ قیامت ہم اسے
آگ کا عذاب چکھائیں گے

10- ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۱۰ ع ۱۰/۸

10- یہ اس کی وجہ سے ہے
جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوا ہے
اور اللہ تو کبھی بھی
اپنے بندوں کے ساتھ
بے انصافی نہیں کرتا

14- نہ تو وہ اللہ کے بارے میں کچھ جانتے ہیں نہ وہ کسی راہِ ہدایت کی طرف دعوت دینے والے سے ایسی کوئی دلیل لا سکتے ہیں اور نہ ہی اللہ کی نازل کردہ کسی کتاب سے کوئی سند دکھا سکتے ہیں

15- وہ اپنے راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ کیوں؟ تاکہ اوروں کو بھی اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں

2

11- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪

11- اور لوگوں میں کوئی شخص ایسا ہے
جو کنارے پر رہ کر[1]
اللہ کی عبادت کرتا ہے
اگر اسے کوئی فائدہ حاصل ہو جائے
تو وہ اس پر مطمئن رہتا ہے[2]
اور اگر اسے کوئی آزمائش پیش آ جائے
تو وہ اپنے چہرے پر
الٹا پھر جاتا ہے[3]
اس نے نقصان اٹھا لیا
دنیا میں اور آخرت میں
یہ وہ خسارہ ہے جو بہت واضح ہے

12- يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫

12- وہ اللہ کو چھوڑ کر
کسی ایسی چیز کو پکارتا ہے[4]
جو ہرگز اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی
اور نہ ہی اسے کوئی فائدہ دے سکتی ہے
یہی تو ہے انتہا تک پہنچی ہوئی گمراہی

1- یعنی اسلام میں پورا داخل نہیں ہوتا اسلام اور کفر کے درمیان لڑھکتا ہوتا ہے
2- اس عبادت پر قائم رہتا ہے
3- اپنا چہرہ باطل معبودوں کی طرف پھیر لیتا ہے
4- کسی باطل معبود سے مدد مانگنا شروع کر دیتا ہے

13- يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾

13- وہ اس کو پکارتا ہے
جس کو پکارنے سے نقصان تو ضرور ہوتا ہے[5]
مگر فائدہ کوئی نہیں ملتا
بدترین ہے اس کا وہ مولیٰ[6]
اور بہت ہی بُرا ہے اس کا وہ ساتھی

14- اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾

14- اللہ تو داخل کر دے گا
ان لوگوں کو جو ایمان لائے
اور انہوں نے نیک عمل کیے
باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
اللہ تو جو کچھ چاہے کر لیتا ہے

15- مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

15- جس کسی کا گمان ہے کہ
اللہ تو دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہیں کرے گا[7]
تو وہ پہنچ جائے آسمان تک
ایک رسی کے ذریعے
اور لگا لے آسمان میں شگاف[8]

5- اسے پکارنے کا نقصان تو پکار کے ساتھ ہی پہنچ گیا، ایمان گیا، اعتقاد گیا۔ مگر فائدہ؟ وہ تو ملنا ہی نہیں تو ملا کیا؟ نقصان اور نقصان ہی نقصان

6- کیوں بدترین ہے؟ اس لئے کہ نقصان ہی نقصان پہنچاتا ہے، برائی میں دھکیل دیتا ہے راہِ راست سے بھٹکا دیتا ہے

7- یہ گمان کس کا ہے؟ اس کا جو کنارے پر رہ کہ اللہ کی عبادت کرتا ہے، اللہ پر یقین کامل نہیں رکھتا مصیبت آجائے تو الٹا پھر جاتا ہے ان سے مدد مانگنا شروع کر دیتا ہے جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ دکھ دور کر سکتے ہیں

8- رسی سے آسمان تک چڑھ جانے اور آسمان میں شگاف لگانے کا مطلب ہے کہ وہ اپنی سر توڑ کوشش کر لے اور دیکھ لے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور اس کے غم وغصہ کے اسباب دور کر سکتا ہے یعنی اس نے اللہ کے سوا جس کو وسیلہ بنایا ہے اس سے کہے کہ وہ اس کا وہ دکھ دور کر دے سارا زور لگا کر دیکھ لے اللہ کے سوا کوئی بھی اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا

اور وہ دیکھ لے کہ

اس کی ایسی تدبیر

اس کے غم وغصہ کا سبب ختم کر سکتی ہے

16- وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ⑯

16- اور ہم نے یہ قرآن اسی انداز میں

کھلی اور واضح آیات کے ساتھ نازل کیا ہے[9]

اور اللہ ہدایت دے دیتا ہے

جسے دینا چاہے

17- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑰

17- وہ لوگ جو ایمان لائے

اور وہ لوگ جو ہو گئے

یہودی اور صابی اور نصاریٰ اور مجوسی

اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا

اللہ ان سب کے درمیان فیصلہ کر دے گا[10]

قیامت کے روز

اللہ تو ہر ہر چیز پر نظر رکھے ہوئے ہے[11]

18- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ⑱

18- کیا تو دیکھتا نہیں کہ

اللہ کے حضور تو سر بسجود ہیں

وہ سب جو آسمانوں میں ہیں

اور وہ سب جو زمین میں ہیں

اور سورج اور چاند اور ستارے

اور پہاڑ اور درخت اور جانور

السجدۃ ۶

9- قرآن میں ہمارے احکام اور ہمارے ہی خالق و مالک ہونے کے پیغامات اسی انداز میں کھل کر بیان کیے گئے ہیں

10- یہ فیصلہ کہ ان میں سے حق پر کون ہے

11- یعنی اللہ ہر چیز دیکھ رہا ہے کون کیا کر رہا ہے سب کچھ خود دیکھ رہا ہے روزِ قیامت اس کا فیصلہ اسی مشاہدے کی بنیاد پر ہوگا

اور بہت سے انسان

جبکہ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں[12]

جن کے حق میں عذاب ثابت ہو چکا ہے؟

اور جس کسی کو اللہ ذلیل کر دے

تو نہیں ہے کوئی بھی اس کو عزت دینے والا[13]

اللہ تو جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے

19- هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾

19- یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان

اپنے رب کے بارے میں جھگڑا ہے[14]

سو وہ جو ان میں سے کافر ہیں

ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں

ان کے سروں پر

کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا

20- يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾

20- جس سے پگھل جائے گا

جو کچھ بھی ان کے پیٹوں میں ہوگا

اور ان کی کھالیں

21- وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾

21- اور ان کی پٹائی کے لئے

لوہے کے گرز ہوں گے

12- وہ کون لوگ ہیں؟ وہ جو ایمان نہیں لا رہے اور وہ جو کنارے پر کھڑے ہیں

13- وہ لوگ جن کی طرف پلٹ گئے ہیں وہ ان کی مرادیں پوری نہیں کر سکتے

14- وہ دو فریق کون کون ہیں؟ ایک وہ جو اللہ کے ایک ہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اس کی عظمت و حاکمیت پر ایمان رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں

ع ۲ ۱۲ ۹

22- كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۠ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾

22- جب بھی وہ کوشش کریں گے
کہ نکل جائیں جہنم میں سے
دکھ کے مارے
وہ اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے
کہ "چکھو تم جلنے کا عذاب"

3

23- اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

23- بلاشبہ اللہ داخل کردے گا
ان لوگوں کو
جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں
باغات میں
جن میں نہریں بہتی ہیں
وہاں انہیں پہنائے جائیں گے
سونے کے کنگن اور موتی
اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا

24- وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾

24- اور ان کی رہنمائی کی گئی تھی[1]
پاکیزہ عقیدے کی طرف[2]
اور انہیں الحمید کی راہ دکھا دی گئی تھی[3]

25- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ

25- وہ لوگ تو جو کافر ہیں
اور وہ روکتے ہیں

1- دنیا میں
2- اسلام کی طرف۔ کیسے؟ قرآن کے ذریعے
3- اللہ کی راہ الحمید کا مطلب ہے وہ ہستی تعریف جو بھی ہے اسی کے لیے ہے

سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

اللہ کی راہ سے
اور اس مسجدِ حرام سے
اس سے جسے ہم نے
سب لوگوں کے لئے
بنایا ہوا ہے[4]
جس میں برابر ہیں
مقامی اور باہر سے آیا ہوا
اور جو بھی کوئی اس میں
راستی سے ہٹ کر[5]
ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا
ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے

4

26- وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

26- اور یاد کرو
جب ہم نے مقرر کی تھی[1]
ابراہیم کے لئے
اس گھر کی جگہ
(اس ہدایت کے ساتھ) کہ
"ہرگز نہ شریک ٹھہرانا میرے ساتھ کسی بھی چیز کو[2]

4- یعنی بیت اللہ کسی خاص گروہ قبیلے اور قوم کے لیے نہیں بلکہ سب انسانوں کے لیے ہے اور اس میں سب انسانوں کے حقوق برابر ہیں

5- اللہ کے مقررہ کردہ اصول کی خلاف ورزی کرے گا کسی بھی طرح۔ کہاں؟ مسجدِ حرام میں جس میں مقامی اور باہر والے سب کے حقوق برابر ہیں

1- جب ہم نے ابراہیم کو حکم دیا تھا کہ وہ اس جگہ یہ گھر تعمیر کرے ہم نے انہیں یہ جگہ بتا اور سمجھا دی تھی

2- ابراہیم حنیف اور شرک؟ مطلب یہ ہے کہ ہم نے جب ابراہیم کو اس گھر کی تعمیر کا حکم دیا تھا تو اسے اس کے مقاصد بھی بتا دیئے تھے کہ اسے میرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک ٹھہرانے والوں سے پاک رکھنا یہ صرف میری عبادت کرنے والوں کے لیے ہے یہ میرا گھر ہے میرے گھر وہی آئے گا جو میری ہی عبادت کرنے والا ہوگا یعنی کافروں اور مشرکوں کا اس گھر سے کوئی تعلق ہے نہ ہو سکتا ہے

اور پاک رکھنا میرا یہ گھر
طواف کرنے والوں کے لیے
اور قیام کرنے والوں کے لیے
اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے

27- وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

27- اور لوگوں میں حج کے لئے اعلان عام کر دے
کہ وہ آئیں تیرے پاس
پیدل اور سوار ہو کر
ہر طرح کی دبلی سواریوں پر
ہر دُور دراز کی دُشوار راہ سے [3]

28- لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾

28- تاکہ وہ جان جائیں
اپنے لئے اس کے فائدے [4]
اور وہ اللہ کا نام لیں
مقررہ دنوں میں
ان جانوروں پر
جو اس نے انہیں دیئے ہوں [5]
اور وہ اس میں سے خود کھائیں [6]
اور تنگ دست محتاج کو کھلائیں

3- لوگ دور و نزدیک سے حج کے لیے آیا کریں ان دور دراز کے مقامات سے بھی آئیں یہاں سے آتے ہوئے ان کی سواریاں کمزور ہو جائیں اور انہیں دشوار راہوں سے گزرنا پڑے

4- یعنی حج اور سفر کے دنیاوی اور روحانی فوائد سے عملاً آگاہ ہو جائیں

5- جانور اللہ کے نام پر قربان کریں

6- قربانی دیئے گئے جانوروں کے گوشت میں سے

29- ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

29- پھر وہ دور کریں
اپنا میل کچیل[7]
اور چاہئے کہ وہ پوری کریں
اپنی نذریں[8]
اور اس قدیم گھر کا طواف کریں"

30- ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

30- یہ ہے[9]
اور جو کوئی احترام کرے
اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا
تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے
اس کے رب کے نزدیک
اور حلال کر دیئے گئے ہیں
تمہارے لیے چوپائے
سوائے ان چیزوں کے جو تمہیں بتا دی گئی ہیں
سو بچتے رہو بتوں کی ناپاکی سے[10]
اور بچتے رہو جھوٹی بات سے[11]

31- حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

31- اللہ کے لیے یکسو ہو جاؤ[12]
ایسے جو اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتے
اور جو کوئی اللہ کے ساتھ

7- قربانی سے فارغ ہو جائیں تو احرام کھول کر اپنے پر سے وہ پابندیاں اٹھا لیں جو احرام کی حالت میں عائد تھیں نہائیں، دھوئیں حجامت بنوائیں اور اس میل کچیل کو دھو ڈالیں جو صحرا میں سفر اور قیام کی وجہ سے آدمی کو چمٹ جاتا ہے

8- وہ نذر جو اس سفر اور موقع کے لیے مانی ہو

9- یعنی یہ ہیں احکامِ حج

10- بتوں کی پرستش اور ان کے احترام کی گندگی سے بچتے رہو

11- جھوٹے اور باطل عقائد سے اور ایسے عقائد رکھنے والوں کی باتوں سے بچتے رہو

12- یکسو یعنی اللہ اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے والے باقی ہر طرف سے منہ موڑ لو

کسی کو شریک ٹھہرائے
تو وہ تو گویا گر گیا آسمان سے[13]
سو اچک لے گئے اس کو پرندے
یا پھینک دیا اس کو ہوا نے
کسی دُور دراز جگہ پر

32- ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

32- یہ ایسے ہے[14]
اور جو کوئی احترام کرتا ہے
اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا[15]
تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے[16]

33- لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع ۸ ۱۱

33- تمہارے لئے ان میں فائدے ہیں[17]
ایک مقررہ وقت تک
پھر ان کی آخری منزل ہے
قدیم گھر کے پاس[18]

13- انسانی عظمت کی بلندیوں سے شرک کے گہرے غلیظ گڑھے میں جا گرتا ہے ہوس اسے ویرانوں میں اڑائے پھرتی ہے اور حق سے بہت دور لے جا کر گمراہی کے عذاب کے گہرے کھڈ میں پھینک دیتی ہے

14- یہ ایسے ہوتا ہے

15- حج کے بارے میں اللہ کے احکام یعنی مناسک حج کی پابندی کرے

16- تقویٰ کے معنی ہیں دل میں ہر وقت اللہ کے خوف کا زندہ رہنا یعنی ہر قول فعل سے پہلے سوچنا کہ اس بات اور عمل سے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی تو نہیں ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں پکڑ تو نہیں ہو گی "یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے" یعنی اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام وہی کرتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ کا خوف زندہ ہو

17- کن میں فائدے ہیں؟ ان جانوروں میں جو تم قربانی کے لیے ساتھ لے کر گھر سے چلتے ہو راستہ میں اگر وہ جانور سواری کا ہے تو سفر میں تم اس پر سواری کرتے ہو اگر دودھ دینے والا ہے تو تم اس کا دودھ پیتے ہو۔ مگر کب تک؟ حدود حرم میں داخل ہونے تک قربانی کے جانور بھی شعائر میں سے ہیں

18- آخری منزل یعنی جہاں سے آگے انہوں نے کہیں نہیں جانا جہاں انہیں اللہ کے نام پر قربانی کر دینا ہے۔ وہ جگہ کونسی ہے؟ اللہ کے گھر کے پاس یعنی حدود حرم کے اندر

5

34- وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾

34- اور ہم نے ہر امت کے لئے
قربانی دینا مقرر کر دیا تھا[1]
تاکہ وہ اللہ کا نام لیں
ان جانوروں پر جو اس نے انہیں دیئے ہوں[2]
پس معبود تمہارا ہے
معبود واحد[3]
سو تم اس کے حضور سر تسلیم کر دو
اور بشارت دیدیں
عاجزی اختیار کرنے والوں کو[4]

35- الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- ان لوگوں کو
جن کے دل
جب اللہ کا ذکر کیا جائے
تو ڈر سے بھر جاتے ہیں
اور وہ اپنے مصائب پر صبر کرتے ہیں
اور وہ نماز قائم کرتے ہیں
اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہو
اس میں سے خرچ کرتے ہیں

1- یعنی قربانی ہر امت کے لوگوں پر فرض رہی ہے تاکہ وہ ہم پر ایمانِ کامل کا اظہار کریں
2- اللہ نے انہیں دیئے ہوں مطلب یہ ہے کہ جس بھی کسی کو اللہ نے جانور کو قربان کرنے کی استطاعت دی ہو
3- کبھی نہ بھولو کہ اللہ ہی واحد معبود ہے اور قربانی کے جانور پر اسی کا نام لیا جاسکتا ہے اور اسی کے نام پر قربانی دی جاسکتی ہے
4- یعنی اللہ کے ہر حکم اور فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والوں کو۔ وہ کیسے ہوتے ہیں؟ اگلی آیت میں ان کے اعمال و ایثار کا ذکر فرما دیا گیا ہے

36- وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۳۶

36- اور ہم نے اونٹوں کو[5]
تمہارے لئے
اللہ کے شعائر میں شامل کر دیا ہے[6]
تمہارے لئے اُن میں بھلائی ہے
پس نام لو ان پر اللہ کا
انہیں کھڑا کر کے
پھر جب ان کے پہلو زمین پر ساقط ہو جائیں[7]
تو کھاؤ اُس سے[8]
اور کھلاؤ
قناعت کرنے والے کو[9]
اور سوال کرنے والے کو
ہم نے اس طرح تمہارے تابع کر دیا ہے
ان جانوروں کو
تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ

37- لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۷

37- نہیں پہنچتے اللہ کو
ان کے گوشت اور نہ ان کے خون
لیکن اس کو تمہارا تقویٰ پہنچ جاتا ہے[10]

5- قربانی کے اونٹوں کو
6- ان جانوروں میں شامل کر دیا ہے جن کی قربانی دی جا سکتی ہے
7- جب زمین پر گر کر بے جان اور بے حس ہو جائے
8- ان کا گوشت کھاؤ
9- ایسا حاجت مند جو کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا
10- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جانور قربان کرنا اس لیے فرض نہیں قرار دیئے کہ ہمیں ان کے گوشت یا خون کی کوئی ضرورت ہے بلکہ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم میں سے کون اپنے دل میں ہم سے کتنا ڈرتا ہے تم ہمارے حکم کے مطابق قربانی کرتے ہو یا نہیں ہمیں اس کا پتہ چل جاتا ہے

ہم نے ان کو تمہارے لئے اس طرح مسخر کیا ہے
تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو
اس پر جو اس نے تمہیں ہدایت دے دی
اور بشارت دے دیں
نیکی کرنے والوں کو

38- اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾

38- بے شک اللہ دفاع کرتا ہے[11]
ان لوگوں کا جو ایمان لائیں
اللہ تو ہرگز نہیں پسند کرتا
کسی بھی خیانت کرنے والے[12]
کفران نعمت کرنے والے کو

ع 6

39- اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ﴿۳۹﴾

39- اجازت دے دی گئی ہے
ان لوگوں کو[1]
جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے
کیونکہ وہ تو مظلوم ہیں
اور اللہ تو ان کی مدد پر قادر ہے

40- اِلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

40- یہ وہ لوگ ہیں
جن کو نکال دیا گیا ہے

11- کس چیز سے دفاع کرتا ہے؟ مشکلات اور مصائب سے

12- کون ہے وہ خیانت کرنے والا؟ وہی جس کا آیت 11 میں ذکر فرمایا گیا ہے وہ جو کنارے پر رہ کر عبادت کرتا ہے منافق وہ جس کا اللہ پر ایمانِ کامل نہیں

1- انہیں اپنے دفاع میں کفار سے لڑنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ کن کو؟ جن کا حال آگے بیان کیا گیا ہے

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ
وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ
كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۴۰

ان کے گھروں سے ناحق
صرف اس لئے کہ وہ کہتے ہیں
"ہمارا رب تو اللہ ہے"[2]
اگر اللہ دفع نہ کر دیتا ہوتا
بعض لوگوں کو بعض دوسروں کے ذریعے
تو ضرور مسمار کئے جا چکے ہوتے[3]
خلوت گاہیں راہبوں کی
اور گرجے اور سینا گاگ
اور مسجدیں
جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے
اور اللہ ضرور اس شخص کی مدد کرے گا
جو اس کی مدد کرتا ہے
اللہ تو ہے
بڑی طاقت والا
بڑے غلبہ والا

2- وہ جن پر ظلم کیا گیا انہیں ان کے گھروں اور بستیوں سے نکال دیا گیا اور ان پر حملے جاری رہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ "ہمارا رب تو اللہ ہے" یعنی اللہ کو ہی واحد معبود مانتے ہیں وہ جو اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کی کتاب پر ایمان لے آئے تھے اس حوالے سے یہ اجازت دی گئی ہے اپنے دین کے دشمنوں سے دفاع کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق یہ اجازت اللہ کے رسول ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے تھوڑا ہی عرصہ بعد دی گئی تھی اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے دفاعی منصوبہ بندی شروع کر دی تھی جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں (اگر کوئی دیکھنا چاہے تو الامین ﷺ جلد دوئم میں "اللہ کی تدبیر" کے عنوان کے باب میں دیکھ سکتا ہے)

3- یعنی پہلے والوں کو بھی اپنے دین کے دفاع کے لیے لڑائی کی اجازت ہوتی تھی اور اپنے دین کے لیے لڑنے والوں کو اللہ کامیابی عطاء کرتا رہا ہے۔ کیوں؟ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو دین کے دشمن عبادت گاہیں مسمار کر دیتے

41- اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

41- یہ وہ لوگ ہیں کہ[4]
اگر ہم انہیں زمین میں مستحکم کر دیں[5]
تو یہ قائم کریں نماز
اور ادا کریں زکوٰۃ
اور اچھے کاموں کا حکم دیں
اور برے کاموں سے روکیں
اور سب کاموں کا انجام[6]
اللہ کے اختیار میں ہے

42- وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾

42- اور اگر وہ تجھے جھٹلاتے ہیں[7]
تو ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں
قومِ نوح
اور عاد اور ثمود

43- وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

43- اور قومِ ابراہیم
اور قومِ لوط

44- وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾

44- اور اہلِ مدین
اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا
مگر میں نے مہلت دی تھی[8]

4- کونسے لوگ ہیں یہ؟ وہ جنہوں نے دین کی خاطر ظلم برداشت کیے آبائی گھر، بستیاں تعلقات اور املاک چھوڑ دیئے تھے

5- اللہ ان کی مدد کیوں کرنا چاہتا ہے؟ کیونکہ یہ انسانی فلاح کے اس ایجنڈے کو نافذ کرنے والے ہیں جو اللہ نے نازل فرمایا ہے

6- کسی کام کا انجام کیا ہوگا؟ وہی جو ہم چاہیں۔ ان کافروں اور مشرکوں کا انجام کیا ہوا تھا؟ ان کا جنہوں نے اہلِ ایمان کو ظلم سے ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اور مدینہ میں بھی ان پر حملے جاری رکھے ہوئے تھے؟ تاریخ کی گواہی بڑی واضح ہے

7- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان کافروں کا ایسا رویہ آپ ﷺ ہی کے ساتھ نہیں پہلے نبیوں کو بھی ایسی ہی مخالفت کا سامنا رہا ہے

8- انہیں بھی مہلت دی گئی تھی جیسی مہلت ہم آپ ﷺ کو جھٹلانے والوں کو دے رہے ہیں

ان کفر کرنے والوں کو
پھر میں نے ان کو پکڑ لیا تھا
تو کیسی تھی میری وہ پکڑ؟[9]

45- فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

45- اور کتنی ہی بستیاں ہیں
جن کو ہم نے تباہ کر دیا ہوا ہے
اور وہ ظالم ہوتی تھیں[10]
سو وہ گری پڑی ہیں اپنی چھتوں پر
اور ناکارہ پڑے ہیں
کتنے ہی کنویں
اور کتنے ہی بلند و بالا محل

46- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

46- کیا پھر وہ لوگ زمین میں گھومتے پھرتے نہیں
کہ ان کے پاس دل ہوتے
جن سے وہ سمجھ جاتے
یا ان کے پاس کان ہوتے
جن سے وہ سن لیتے
اور وہ آنکھیں نہیں
جو اندھی ہوتی ہیں
بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں
جو سینوں میں ہیں[11]

9- دیکھیں تو کہ جب انہوں نے اس مہلت کا فائدہ نہیں اٹھایا تھا اور کفر پر ڈٹے رہے تھے تو ہم نے انہیں کتنی سخت سزائیں دی تھیں اگر ان لوگوں نے اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا تو یہ بھی ہماری گرفت سے بچ نہیں سکیں گے

10- ان پہلے والوں کے ظلم یعنی حق سے دشمنی اور باطل سے محبت کی وجہ سے ہم نے انہیں برباد کر دیا ہوا ہے

11- انسان کا دل جذبات و احساسات کا مرکز ہے آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے دل کو بتا دیتی ہے اگر کسی انسان کے دل پر اللہ کی نشانیوں کا کوئی بھی ◄◄

47- وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور یہ لوگ تجھ سے
جلدی سے عذاب مانگ رہے ہیں[12]
حالانکہ اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کریگا
اور تیرے رب کے نزدیک تو ایک دن[13]
ایک ہزار سال کی مانند ہوتا ہے
تمہاری گنتی کے حوالے سے

48- وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ ع ۶ ۱۳

48- اور کتنی ہی بستیاں ہیں
جن کو میں نے مہلت دی تھی
حالانکہ وہ ظالم ہوتی تھیں
پھر میں نے ان کو پکڑ لیا تھا
اور آنا تو سب کو واپس میرے ہی پاس ہے[14]

7

49- قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ ج

49- کہہ دیں "اے انسانوں! میں تو صرف تمہیں[1]
صاف صاف ڈرا دینے کے لئے ہوں

50- فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾

50- سو جو لوگ ایمان لائیں
اور نیک اعمال کریں

◀◀ اثر نہ ہو تو وہ دل کا اندھا ہے آنکھ نے تو دیکھ کر اسے سب کچھ بتا دیا تھا

دل بینا بھی کر خدا سے طلب کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

12- یعنی وہ کافر جو کہتے ہیں کہ "ہم تو نہیں مانتے پھر کیوں نہیں آتا ہم پر عذاب؟" ان سے کہدیں کہ اللہ کا وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہے گا

13- تیرے رب کے نزدیک کا ایک دن ان دنیا والوں کی گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت کا تصور وہ نہیں جو ان لوگوں کا ہے انسانی فہم و شعور وقت کے اس تصور تک پہنچ ہی نہیں سکتا جس کے مطابق کائنات کا نظام چل رہا ہے

14- یہ ہمارے عذاب سے بچ ہی نہیں سکتے ان سب کو آنا تو ہمارے پاس ہی ہے وہ عذاب بھی تو ان کا منتظر ہے

1- اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو بتا دیں کہ میرے ذمے تو صرف تمہیں کھل کر خبردار کر دینا ہی ہے

ان کے لئے ہے
مغفرت اور باعزت روزی

51- وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

51- اور جو لوگ ہماری آیات کو
ناکام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں
وہ ہیں دوزخ کے ساتھی،،

52- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾

52- اور ہم نے نہیں بھیجا تھا
تجھ سے پہلے
کوئی رسول اور نہ کوئی نبی
مگر جب بھی اس نے تلاوت کی
تو شیطان نے اس کے بارے میں
شکوک پیدا کر دیئے[2]
اور اللہ جو کچھ بھی شیطان پیدا کرے
اسے مٹا دیا کرتا ہے
پھر اللہ محکم کر دیتا ہے
اپنی آیات کو[3]
اور اللہ ہے سب کچھ جاننے والا
بڑی حکمت والا[4]

53- لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ

53- تا کہ وہ بنا دے اسکو[5]

2- شیطان اس وقت بھی ہمارے کلام کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر دیا کرتا تھا اب بھی شیطان ایسا ہی کر رہا ہے
3- اللہ شیطان کے پیدا کردہ شبہات دور کر دیتا ہے اور اپنی آیات کو ناکام بنانے کی کوششیں کرنے والوں کو ناکام بنا دیا کرتا ہے
4- اللہ شیطان اور اس کے پیچھے چلنے والوں کی کوششوں اور ارادوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور اپنی حکمت سے ان سے نپٹ لیا کرتا ہے
5- اس طرح اللہ شیطان کے پیچھے چلنے والے سخت دل کافروں کو مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

جو کچھ بھی شیطان نے پیدا کیا ہو
ایک مصیبت
ان لوگوں کے لیے
جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا ہو
اور جن کے دل سخت ہو چکے ہیں
اور یہ ظالم لوگ تو
مخالفت میں بہت ہی دور نکل گئے ہیں

54- وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

54- اور اس لئے کہ[6]
وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے
جان جائیں کہ
یہ تو حق ہے
تیرے رب کا بھیجا ہوا
سو وہ اس پر ایمان لے آئیں
اور ان کے دل اس کے سامنے جھک جائیں
اور اللہ تو
ایمان لانے والوں کو
راہِ راست دکھا دیا کرتا ہے

55- وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ تَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

55- اور وہ جو کافر ہیں
وہ اس کے بارے میں
شبہ میں ہی رہیں گے
حتّٰی کہ آجائے ان پر وہ گھڑی

6- یعنی ہم شیطان اور اس کے پیچھے چلنے والوں کو آزمائش میں مبتلا کر کے اہلِ علم کو بتا دیتے ہیں کہ یہ ہمارا ہی کلام ہے وہ اس کو پہچان لیتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں

اچانک[7]

یا آجائے ان پر

اُمید سے خالی دن کا عذاب[8]

56- اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

56- اس روز بادشاہی

صرف اللہ ہی کی ہوگی

وہ ان کے درمیان فیصلہ کردے گا

پس وہ لوگ جو ایمان لانے والے

اور نیک اعمال کرنے والے ہیں

وہ جائیں گے نعمتوں بھرے باغات میں

57- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۷ ۹ ۱۴

57- اور وہ لوگ

جنہوں نے کفر کیا

اور ہماری آیات کو جھٹلایا

تو ان کے لئے تو لازماً

ذلیل کردینے والا عذاب ہوگا

8

58- وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

58- اور وہ لوگ جنہوں نے

اللہ کی راہ میں ہجرت کی

پھر وہ قتل کردیئے گئے

یا وہ فوت ہوگئے

اللہ ضرور انہیں رزق دے گا[1]

7- قیامت کی گھڑی

8- یعنی ایسا دن جب وہ مایوسیوں میں گھرے ہوں گے اور انہیں نجات کی کوئی بھی اُمید نظر نہیں آئے گی

1- اگلی دنیا کی زندگی میں

بہت اچھا رزق[2]

اور بہترین رزق دینے والا تو اللہ ہی ہے

59- لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

59- وہ ضرور داخل کرے گا ان کو

ایسی جگہ

جہاں وہ خوش ہو جائیں گے

اور اللہ تو ہے

سب کچھ جاننے والا[3]

بڑا ہی درگزر کرنے والا[4]

60- ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

60- یہ تو ہے اس طرح[5]

اور جو کوئی بدلہ لے

ویسا ہی جو کچھ اس کے ساتھ کیا گیا ہو

اور اس پر پھر سے زیادتی کی گئی ہو

تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا[6]

اللہ تو ہے

معاف کر دینے والا

اور بخش دینے والا[7]

2- رزق سے مراد ہیں ہر قسم کی ضروریات اور قدر و منزلت بعض اہلِ علم نے ان میں اہلِ جنت کے ان عزیز و اقارب کو بھی شامل کیا ہے جنہیں وہ دنیا میں عزیز رکھتے ہوں

3- اسے سب کچھ معلوم ہے کہ کس نے کس نیت سے ہجرت کی کیا واقعی اس نے ہجرت اللہ کی راہ میں کی تھی

4- یعنی اللہ کی راہ میں اتنی مشکلات برداشت کرنے والوں کی چھوٹی موٹی لغزشوں پر گرفت نہیں کی جائے گی

5- اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کا معاملہ تو ایسے ہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6- اگر کافر پھر بھی باز نہ آئیں اور جارحیت پر اتر آئیں تو ان کے مقابلے میں اللہ اہلِ ایمان کی ضرور مدد فرمائے گا انہیں دین کے دشمنوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دے گا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلح حملوں کا اسی انداز میں جواب دینے کی اجازت ہے

7- کفار کی جارحیت کا مقابلہ کرتے ہوئے اگر ویسا ہی بدلہ لینے کے اصول کی خلاف ورزی ہو جائے تو اللہ اسے معاف کر دے گا

61- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

61- یہ اس لیے کہ[8]
اللہ ہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں
اور وہ داخل کرتا ہے دن کو رات میں
اور اللہ تو ہے
سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے

62- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾

62- یہ اس لیے کہ
حق اللہ ہی ہے[9]
اور جس بھی کسی چیز کو وہ پکارتے ہیں
اللہ کے سوا
وہ باطل ہے
اور اللہ ہی ہے
جو بلند مرتبے والا اور بڑائی والا ہے

63- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ ج

63- کیا نہیں دیکھتا تو[10]
کہ اللہ ہی آسمان سے پانی برساتا ہے
تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟
اللہ تو لطیف و خبیر ہے[11]

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جو کائنات کا نظام چلانے والے ہیں ہم ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اور جو بھی کوئی جو کچھ بھی کرتا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کفار کی جارحیت کے مقابلے میں اہلِ ایمان کی مدد کا وعدہ پورا کرنا ہمارے لئے نہ تو دشوار ہے اور نہ ہی ہم اس جارحیت سے بے خبر ہیں

9- مالکِ حقیقی اللہ ہی ہے وہ سب جن کو کفار پکارتے ہیں باطل ہیں وہ سب مل کر بھی اپنے پیروکاروں کو اللہ کی گرفت سے بچا نہیں سکتے اللہ کی مدد سے اہلِ ایمان ہی کامیاب ہوں گے

10- یہ کائنات کے مالکِ حقیقی کی قوت و کبریائی اور تدبیر و حکمت کا بیان ہے

11- لطیف کے معنی ہیں ایسی تدبیر کرنے والا جس کو کوئی جان تک نہیں سکتا

ع ۸ ۱۵

64- لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۶۴﴾

64- اسی کا ہے
جو کچھ بھی ہے آسمانوں میں
اور جو کچھ بھی ہے زمین میں
اور اللہ تو واقعی بے نیاز اور الحمید ہے[12]

9

65- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۵﴾

65- کیا نہیں دیکھتا تو کہ[1]
اللہ نے تو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے
جو کچھ بھی زمین میں ہے
اور اس کشتی کو بھی
جو اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے[2]
اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو
اس سے کہ وہ زمین پر گر جائے
مگر اس کی اجازت سے ہی[3]
اللہ تو انسانوں پر
بہت شفقت کرنے والا
رحم کرنے والا ہے

12- اللہ کسی کا محتاج نہیں جو چاہے جیسے چاہے کرتا ہے اور ہر تعریف اور حمد اُسی کے لیے ہے

1- اے انسانوں کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟ کیا نہیں دیکھ رہے ہو؟ اس مالکِ حقیقی کی کائنات کو اور اس کے نظم کو جس نے تمہارے فائدے کے لئے کائنات کی ہر چیز کو ایک نظم کا پابند بنایا ہوا ہے اور اس نظم سے تم فائدے اٹھاتے ہو

2- یعنی ایک ناتواں سی کشتی طوفانی سمندر میں اللہ ہی کے قائم کئے نظم کے تحت رواں دواں رہتی ہے

3- اس کی اجازت کے بغیر گر ہی نہیں سکتا

66- وَهُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاكُمْ ۫ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾

66- اور وہی ہے جس نے
تمہیں زندگی دی ہے
پھر وہ تمہیں موت دے دیتا ہے
پھر وہ تم کو زندہ کر دے گا
انسان تو
بہت ہی ناشکرا ہے[4]

67- لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا یُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۶۷﴾

67- ہم نے ہر امت کے لیے
عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے
وہ اس پر چلتی ہیں[5]
سو اس معاملے میں
وہ تمہیں کسی جھگڑے میں نہ ڈال لیں
اور تو اپنے رب کی طرف دعوت دیتا رہ[6]
تُو تو واقعی راہِ راست پر ہے

68- وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾

68- اور اگر وہ تجھ سے جھگڑیں
تو کہہ دیں "اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے
جو کچھ بھی تم کرتے ہو"

4- انسان اتنی بے شمار نعمتوں کے باوجود اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا اسی کو خالق و مالک حقیقی مان کر اس کے احکام کی پابندی کرنے کی بجائے باطل معبودوں کو پکارتا ہے اس مالک حقیقی کا حق اس کے پیدا کیے باطل معبود کو دیتا ہے

5- اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ آپ سے پہلے جو نبی آئے تھے ہم نے انہیں ان کی امتوں کے لیے عبادت کے جو طریقے بتائے تھے اگر ان نبیوں کے ماننے والے یعنی اہلِ کتاب ان طریقوں کی جو بھی صورت بن چکی ہے اس پر چلنے پر بضد ہیں اور اس بارے میں آپ کو کسی جھگڑے میں ڈالنا چاہتے ہیں تو آپ ان کے جھگڑوں میں نہ پڑیں

6- راہِ راست وہی ہے جس کی طرف آپ دعوت دے رہے ہیں ان کے جھگڑوں میں نہ پڑیں اور لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دیتے رہیں

69- اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

69- اللہ فیصلہ کردے گا
تمہارے درمیان
قیامت کے دن
اس سب کچھ کا
جس میں تم اختلاف کرتے ہو[7]

70- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾

70- کیا تو نہیں جانتا
کہ اللہ تو جانتا ہے
اس سب کچھ کے بارے میں
جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے؟
یہ سب کچھ تو کتاب میں درج ہے[8]
اللہ کے لیے تو یہ بہت آسان ہے

71- وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾

71- اور وہ پوجا کرتے ہیں
اللہ کے سوا
اُن چیزوں کی
نہیں اتاری اُس نے
جن کے بارے میں کوئی بھی سند[9]
اور نہ ہی ان کے بارے میں
اِن کے پاس کوئی علم ہے
اور نہیں ہے ان ظالموں کا
کوئی بھی مددگار[10]

7- جس میں دعوتِ حق کے مخالف آپ سے اختلاف کرتے ہیں
8- اس کا ریکارڈ اللہ کے پاس محفوظ ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے
9- ہماری نازل کی کتابوں میں سے کسی میں بھی ان کے معبود ہونے کی سند نہیں
10- اس روز جب حق اور باطل کا فیصلہ ہوگا اور اس کی بنیاد پر انہیں سزا دی جائے گی تو جن کی وہ پوجا کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہیں آئے گا

72- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع

72- اور جب انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں
ہماری روشن آیات
تو تو دیکھتا ہے
ان کافر لوگوں کے چہروں پر ناگواری
وہ کودنے ہی والے ہوتے ہیں
ان لوگوں پر
جو ان کے سامنے ہماری آیات پڑھتے ہیں[11]
کہیں "کیا میں تمہیں[12]
تمہارے لئے اس سے بھی
زیادہ ناقابلِ برداشت چیز کی خبر دوں؟
وہ ہے آگ
جس کا اللہ نے کافروں سے
وعدہ کیا ہوا ہے
اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے"

10

73- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ

73- اے انسانوں
ایک مثال بیان کی جاتی ہے
سو وہ سنو

11- لڑنے مارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں

12- ان لڑنے کے لئے تیار ہو جانے والوں کو بتا دیں کہ تم اللہ کی آیات سن کر جو غصہ میں آجاتے ہو اور انہیں برداشت نہیں کر سکتے تو فیصلہ کے روز جس میں تمہیں ڈالا جانا ہے وہ تو آگ ہے اسے برداشت کر لو گے؟

الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾

وہ تو جن کو تم پکارتے ہو
اللہ کے سوا
ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے
خواہ وہ سب اس کے لیے اکٹھے بھی ہو جائیں
اور اگر کوئی مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے
تو وہ سب نہیں چھڑا سکتے مکھی سے وہ چیز
کمزور ہیں طالب و مطلوب[1]

74- مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾

74- ان لوگوں نے تو اللہ کی قدر ہی نہیں پہچانی
جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے[2]
اللہ تو ہے
قوت والا اور غلبہ والا

75- اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ ج

75- اللہ چن لیتا ہے[3]
اپنا پیغام پہنچانے کے لیے
فرشتوں میں سے
اور انسانوں میں سے
اللہ تو سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے

1- یعنی طالب اور مطلوب سب ہی کمزور ہیں، طالب سے مراد ہے مانگنے والے وہ جو خدا کے علاوہ دوسروں کو حاجت روا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں اور مطلوب وہ جن سے وہ طالب مانگتے ہیں خواہ وہ کوئی جاندار چیز ہو یا بت وغیرہ کوئی بھی ایسی چیز جس سے اللہ کے سوا وہ مانگتے تھے

2- ایسے لوگ اللہ کو پہچانتے ہی نہیں اس مالکِ حقیقی کو جو کائنات کا مالک و مختار ہے اگر وہ اس خالق و مالکِ حقیقی کی قوتِ کاملہ اور حاکمیت کو جانتے اور سمجھتے ہوتے تو ایسا نہ کرتے جیسا کر رہے ہیں

3- اس آیت میں جن باتوں کی وضاحت فرمائی گئی ہے ان میں ایک ہے کہ اللہ اپنا پیغام پہنچانے والوں کو خود چنتا ہے اس کے ساتھ ہی ◄◄

76- يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾

76- وہ جانتا ہے سب کچھ
جو اُن کے سامنے ہے
اور وہ سب کچھ جو ان سے اوجھل ہے[4]
اور سب معاملات
اللہ کی طرف ہی لوٹ جاتے ہیں[5]

77- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ ۩

77- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو
رکوع کرو اور سجدہ کرو
اور اپنے رب کی عبادت کرو
اور بھلائی کے کام کرو
تاکہ تم فلاح پاؤ[6]

78- وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ

78- اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو[7]
جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے
اس نے تمہیں منتخب کر لیا ہے[8]
اور اس نے دین میں تم پر

◄◄ فرمایا کہ اللہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے یعنی اس کا انتخاب اس کے ہمہ گیر علم و آگہی کی بنیاد پر ہوتا ہے وہ اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اسے ہی چنتا ہے جو اس کا اہل ہو مگر وہ چنتا کن میں سے ہے؟ فرشتوں اور انسانوں میں سے یعنی اپنی مخلوق میں سے جو فرشتے اللہ کا پیغام اور کلام اس کے چنے ہوئے انسانوں تک پہنچاتے ہیں وہ بھی اس کی مخلوق اور انسانوں میں سے جن کو اللہ اپنا پیغام باقی سب انسانوں تک پہنچانے کے لیے اپنے رسول اور نبی چنتا ہے وہ بھی اس کی مخلوق ہی ہوتے

4- سب کچھ اللہ ہی جانتا ہے جن کو وہ چن لیتا ہے وہ اتنا ہی جانتے ہیں جو کچھ اللہ انہیں بتا دے

5- کسی معاملے کا انجام کار کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ ہر معاملے کا انجام، نتیجہ اور اختتام اللہ کے ہاتھ میں ہے

6- دنیا و آخرت میں فلاح کے لیے یہ لازم ہے

7- یہاں جہاد سے مراد اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنا ہے یعنی پوری لگن، خلوص اور اللہ کی مدد کی اُمید کے ساتھ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرو

8- کس لیے چن لیا ہے؟ اپنی راہ میں جدوجہد کرنے کے لیے

وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

ع ۶ ۱۷

کوئی تنگی نہیں رکھی[9]

یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے

تمہارا نام مسلمان اللہ نے رکھا ہوا ہے[10]

اس سے پہلے

اور قرآن میں بھی

تا کہ رسول تم پر گواہ ہو

اور تم انسانوں پر گواہ بن جاؤ[11]

پس قائم کرو نماز

ادا کرو زکوٰۃ

اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو[12]

وہی ہے تمہارا مولیٰ

اور وہ بہت ہی اچھا مولیٰ ہے

اور وہ بہت ہی اچھا مددگار ہے

9- تمہیں کوئی ایسا حکم نہیں دیا گیا جس میں کوئی تنگی ہو یہ دین مشکل نہیں

10- اللہ نے ہی تمہارا نام مسلمان یعنی اللہ کے حضور سرِ تسلیم خم کر دینے والا رکھ دیا ہوا ہے

11- تا کہ رسول ﷺ دیکھ لے کہ تم اللہ کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والے بنتے ہو یا نہیں اور روزِ حساب تمہارے بارے میں گواہی دے سکے اور تم جو اللہ کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والے ہو گے تم دیکھو کہ اور لوگ اللہ کے حضور سرِ تسلیم خم کرتے ہیں یا نہیں یعنی رسول ﷺ کے بعد لوگوں تک پیغام حق پہنچانے اور ان پر گواہ بن جانے کی ذمہ داری ہر زمان و مکاں کے اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والوں کی ہو گی

12- اللہ کی بتائی راہِ راست پر سختی سے قائم ہو جاؤ تا کہ تم گواہ بننے کے مقام تک پہنچ جاؤ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 118 آیات اور 6 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ ۱۸

1- قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾

2- الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

3- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

4- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

5- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾

6- اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾

قَدْ اَفْلَحَ ۱۸

1- یقیناً فلاح پا گئے[1] ایمان لانے والے

2- وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں

3- اور جو لغویات سے[2] منہ پھیر لیتے ہیں

4- اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

5- اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں[3]

6- مگر اپنے ساتھیوں سے[4] یا ان سے جن کے مالک ہوں ان کے دائیں ہاتھ[5] تو اس کی ان پر کوئی ملامت نہیں

1- دنیا اور آخرت میں کس نے فلاح پائی؟ اس نے جس کا آیت ایک سے نو تک میں ذکر فرمایا گیا ہے

2- لغو بات جمع ہے "لغو" کی مراد ہے ہر وہ قول و فعل جس کا کوئی فائدہ نہ ہو بے مقصد کی فضول باتیں اعمال اور سرگرمیاں سب ہی اس میں شامل ہیں

3- یعنی وہ غیر محرموں کے سامنے اپنا ستر نہیں کھولتے جنسی تعلق صرف ان سے قائم کرتے ہیں جن سے ایسا تعلق قائم کرنے کی اللہ نے اجازت دی ہے یہ حکم مردوں اور عورتوں سب کے لیے ہے

4- اَزْوَاج جمع ہے "زَوْجٌ" کی جس کے معنی ہیں "ساتھی" عورت کا ساتھی اس کا خاوند اور مرد کی ساتھی اس کی بیوی یہ حکم بھی خواتین و حضرات سب کے لیے

5- دائیں ہاتھ مالک ہوں سے یہاں مراد ہے لونڈی یا غلام مگر وہ جو مسلمان ہوں اور ان سے باقاعدہ نکاح کیا گیا ہو دیکھیں سورہ النساء آیت 25 اور متعلقہ حواشی

7- فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ ⑦

7- پھر جو کوئی
اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرے
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جو حد سے بڑھنے والے ہیں[6]

8- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ ⑧

8- اور وہ جو
اپنی امانتوں کی[7]
اور اپنے عہد و پیمان کی
حفاظت کرنے والے ہیں

9- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ ⑨

وقف لازم

9- اور وہ جو
اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

10- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ ⑩

10- یہی ہیں وہ لوگ جو وارث ہیں

11- الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑪

11- وہ جو فردوس کے وارث بن جائیں گے
اور ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے[8]

12- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ⑫

12- اور ہم نے انسان کو[9]
مٹی کے نچوڑ سے بنایا[10]

6- ایسے خواتین وحضرات کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے وہ فلاح نہیں پاسکتے

7- امانت سے مراد صرف مال واسباب کی امانت ہی نہیں اس میں معاشرے اور لوگوں کی طرف سے سونپے گئے مناصب اور عہدے کی ذمہ داریاں بھی شامل ہیں وعدے سے مراد وہ سب وعدے ہیں جو کوئی اللہ سے اور اس کی مخلوق سے کرے کسی ایک فرد سے یا مخلوق کے کسی حصہ سے کوئی وعدہ کرے

8- یہ ہے وہ فلاح جس کی اللہ کی طرف سے خوشخبری دی گئی ہے اور جس کے حاصل کرنے والوں کے اعمال وکردار کی وضاحت فرمادی گئی ہے

9- فلاح حاصل کرلینے والوں کے اعمال کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی اصلیت سے اور اس پر اپنے احسانات سے آگاہ فرماتے ہیں کہ اے انسانوں اپنے بارے میں سوچو تو اور اپنے اوپر ہمارے اس کرم عظیم پر غور کرو کہ تمہیں مٹی سے باشعور چلتا پھرتا انسان ہم نے ہی بنایا ہوا ہے یہ آگاہی کیوں؟ تاکہ انسان اپنے خالق ومالک کی قدرت کاملہ کو کبھی نہ بھولے اور اس کا ممنون ومشکور رہے

10- خالص مٹی سے

13- ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾

13- پھر ہم نے بنا دیا اس کو نطفہ
ٹھہرنے کی ایک مضبوط جگہ میں [11]

14- ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾

14- پھر ہم نے بنا دیا
اس نطفہ کو جما ہوا خون
پھر ہم نے بنایا جمے ہوئے خون کو
گوشت کا لوتھڑا
پھر ہم نے بنا دیں
اس گوشت کے لوتھڑے کی ہڈیاں
اور ہم نے پہنا دیا
ان ہڈیوں کو گوشت
پھر ہم نے اس کو
ایک اور ہی مخلوق بنا دیا [12]
سو اللہ بڑا ہی بابرکت ہے
سب بنانے والوں سے
احسن اور اعلیٰ

15- ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾

15- پھر اس کے بعد تمہیں ضرور مرنا ہے

16- ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

16- پھر روزِ قیامت تم ضرور اٹھائے جاؤ گے

17- وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

17- اور ہم نے بنائے ہوئے ہیں
تمہارے اوپر سات راستے [13]

11- رحم مادر میں

12- ایک نئی چیز بنا دیا

13- اللہ تعالیٰ انسان پر اپنے اکرام کے بیان کے حوالے سے اسے بتاتے ہیں کہ تمہارے اوپر جو سیارے محوِ گردش ہیں جن کا تمہاری دنیاوی زندگی سے گہرا تعلق ہے وہ سب اور ان کے راستے اور نظام بھی ہم نے ہی بنائے ہوئے ہیں

اور ہم کبھی بھی مخلوق سے غافل نہیں ہوتے [14]

18- وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی
الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

18- اور ہم برساتے ہیں آسمان سے پانی
مقررہ انداز کے مطابق
پھر ہم اس کو ٹھہرائے رکھتے ہیں
زمین کے اندر
اور ہم تو اس پانی کو
لے جانے پر بھی قادر ہیں [15]

19- فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۙ
لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

19- سو ہم پیدا کر دیتے ہیں تمہارے لیے
اس کے ذریعے باغات
کھجور کے اور انگور کے
ان میں ہیں تمہارے لئے
کثرت سے میوے
اور ان میں سے تم کھاتے ہو

20- وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ
وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

20- اور وہ درخت [16]
جو طور سینا سے نکلتا ہے
وہ اُگتا ہے
تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لئے ہوئے [17]

14- ہم اپنی مخلوق کے اعمال و کردار اور ضروریات سے غافل نہیں ہیں ہم ہی ان کی ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں آیت 18 سے 22 تک اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی کرم کا حال بیان فرمایا ہے

15- ہم پانی کے ذخیروں کو نابود کر دینے پر بھی قادر ہیں سوچو تو اگر ہم ایسا کر دیں تو تمہارا کیا حال ہوگا

16- زیتون کا درخت۔ طورِ سینا کا خاص طور پر ذکر اس لیے فرمایا ہے کہ اس خطہ میں سب سے اعلیٰ زیتون پیدا ہوتا ہے

17- وہ تمہیں تیل بھی دیتا ہے اور سالن بنانے کی ضرورت بھی پوری کرتا ہے

21- وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾

21- اور تمہارے لئے
چوپایوں میں ضرور ایک سبق ہے[18]
ہم تمہیں پلاتے ہیں
اِس میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے
اور تمہارے لئے
ان میں بہت سے فوائد ہیں
اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو

ع ۱۱ ۲۲

22- وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

22- اور ان پر
اور کشتیوں پر
تمہیں سوار کیا جاتا ہے

2

23- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- اور ہم نے نوح کو
اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا
اور اس نے کہا تھا "اے میری قوم والو
عبادت کرو اللہ کی
نہیں ہے تمہارے لیے
کوئی بھی اور معبود
اس کے سوا
کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟"[1]

18- ان پر غور کرنے سے بھی تم ہماری حاکمیت اور قدرتِ کاملہ کے بارے میں سبق حاصل کر سکتے ہو

1- اللہ سے ڈرو اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرو

24- فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۴

24- تو اس کی قوم کے کافر سرداروں نے
کہا "نہیں ہے یہ مگر تم جیسا ایک بشر ہی
جو چاہتا ہے کہ تم پر برتری حاصل کر لے[2]
اور اگر اللہ نے بھیجنا ہوتا
تو وہ لازماً فرشتے بھیجتا[3]
یہ بات تو ہم نے
اپنے باپ دادا کے وقتوں میں سنی ہی نہیں[4]

25- اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۲۵

25- نہیں ہے یہ کچھ اور
مگر ایک دیوانہ آدمی ہی
سو اس کے بارے میں کچھ وقت تک انتظار کرو"[5]

26- قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۲۶

26- اس نے کہا "اے میرے رب میری مدد کر
اس میں جو وہ مجھے جھٹلاتے ہیں"

27- فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۷

27- تو ہم نے اسے وحی بھیج دی
"تو ایک کشتی بنا
ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق
پھر جب ہمارا حکم آجائے
اور تندور اُبل پڑے[6]

2- سرداروں نے کہا "اس کی بات پر توجہ نہ دو یہ تو تم پر برتری حاصل کرنے کے لیے ایسا کہتا ہے"
3- اگر اللہ نے ہمیں دوسروں کی عبادت سے روکنے والا بھیجنا ہی ہوتا تو وہ کسی فرشتے کو بھیجتا مطلب یہ کہ ہم کوئی غلط کام نہیں کر رہے
4- ہمارے تو بزرگوں کو بھی ان کی پوجا سے کسی نے نہیں روکا تھا جن کو چھوڑ دینے کو یہ کہتا ہے اگر ان سے کسی نے کہا ہوتا تو وہ ان کی پوجا کیوں کرتے
5- اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو ایک وقت تک ہم اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کریں گے اگر یہ باز نہ آیا تو دیکھیں گے کہ اس کا کیا کرنا ہے
6- "تندور اُبل پڑے" اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو طوفان کی نشانیاں بتا دیں

تو سوار کر اس کشتی میں
ہر قسم کے نر اور مادہ کے جوڑے [7]
اور اپنے اہل وعیال کو
سوائے اس کے ان میں سے
جس کے متعلق
پہلے ہی حکم ہو چکا ہے [8]
اور مجھ سے نہ بات کرنا
ظالموں کے بارے میں
وہ تو غرق کر دیئے جائیں گے"

28- فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

28- سو جب تو اور جو تیرے ساتھ ہیں
کشتی میں اچھی طرح بیٹھ جائیں
تو کہنا "تعریف جو بھی ہے اللہ ہی کے لئے ہے
جس نے ہمیں نجات دیدی ہے
ظالموں کی اس قوم سے"

29- وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

29- اور کہنا "اے میرے رب
مجھے مبارک جگہ پر اتارنا [9]
اور تو سب سے اچھی جگہ اتارنے والا ہے"

7- ہر جانور کے جوڑے کا نر اور مادہ

8- دینِ حق کا جو بھی مخالف ہے اسے ہرگز اپنے ساتھ سوار نہ کرنا ان کے لیے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے

9- یعنی مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایسے انداز میں اس جگہ کشتی سے اتارنا جہاں اترنا ہر طرح سے مبارک رہے کشتی سے اترنا بھی اور وہاں قیام کرنا بھی مطلب یہ کہ بابرکت جگہ اتارنا

30- اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾

30- بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں[10]
اور ہم آزمائش تو ضرور کیا کرتے ہیں[11]

31- ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾

31- پھر ہم نے اٹھائی تھی
ان کے بعد ایک اور قوم

32- فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع ۲ ۱۰ ۲

32- اور ہم نے بھیجا تھا
ان میں ایک رسول
انہی میں سے[12]
کہ بندگی کرو اللہ کی
نہیں ہے تمہارے لیے کوئی بھی معبود
اس کے سوا
کیا پھر تم ڈرتے نہیں ہو؟

3

33- وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

33- اور اس قوم کے اُن سرداروں نے[1]
جو ماننے سے انکاری تھے
اور یومِ آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے
اور جن کو ہم نے

10- جو بھی کوئی غور و فکر کرتا ہے اس کے لیے اس میں سبق ہے وہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت اور ان کی قوم کے ردعمل اور طوفان میں نابود ہو جانے کے اس واقعہ سے ضرور عبرت حاصل کر لیتا ہے

11- ایسا نہیں کہ کوئی جو چاہے کرتا رہے اور ہم اسے پکڑیں ہی نا

12- اس قوم کی طرف بھی ہم نے ایک رسول بھیجا تھا جس نے ان سے وہی کچھ کہا تھا کہ اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہوئے تم ڈرتے کیوں نہیں؟ اللہ سے ڈرو ایسا نہ کرو گے تو پکڑے جاؤ گے۔ وہ قوم کونسی تھی؟ اس بارے میں مختلف رائے ہیں مگر اصل چیز اس قوم کی پہچان نہیں اصل وہ چیز ہے جس کی اللہ تعالیٰ نصیحت فرماتے ہیں۔ مختلف قوموں کے حوالے سے

1- سرداروں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا

اس دنیا کی زندگی میں آسودگی دی ہوئی تھی

34- وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

کہا "نہیں ہے یہ کچھ بھی اور
مگر تم جیسا ایک بشر ہی
جو وہی کھاتا ہے
جو تم کھاتے ہو
اور اسی میں سے پیتا ہے
جس میں سے تم پیتے ہو
34- اور اگر تم نے اطاعت کر لی
اپنے جیسے ہی ایک بشر کی
تو تم ضرور بہت زیادہ
نقصان اٹھانے والے ہو گے[2]

35- اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے[3]
کہ جب تم مر جاؤ گے
اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے ہو گے
تو تم ضرور نکالے جاؤ گے؟

36- هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

36- بہت بعید ہے! بہت بعید ہے![4]
وہ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے

37- اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

37- نہیں ہے کوئی بھی اور زندگی
مگر اس دنیا کی ہماری یہ زندگی ہی

2- اس کی طرف سے دی جانے والی دعوت قبول کر کے بڑے خسارے میں رہو گے
3- یہی وعدہ کرتا ہے نا کہ اس کی دعوت قبول کر لو گے تو جب پھر سے اُٹھائے جاؤ گے تو فلاح پاؤ گے؟
4- بہت بعید ہے یعنی یہ اتنی دور دراز کی بات ہے جس پر یقین کر لینا ممکن ہی نہیں کہ تمہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا اور پھر تمہیں جنت میں بھیج دیا جائے گا

ہم یہیں مرتے ہیں اور ہم جیتے ہیں [5]
اور ہم ہرگز نہیں پھر سے اٹھائے جائیں گے

38- اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

38- وہ شخص تو اللہ کے بارے میں
صرف جھوٹ ہی گھڑ رہا ہے [6]
اور ہم تو قطعاً اس پر ایمان نہیں لائیں گے"

39- قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

39- اس نے کہا "اے میرے رب میری مدد کر
اس میں جو وہ مجھے جھٹلاتے ہیں" [7]

40- قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

40- کہا "تھوڑے ہی عرصہ میں [8]
وہ ضرور پشیمان ہوں گے"

41- فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

41- سو آن پکڑا تھا انہیں
ہولناک آواز نے
حق کے ساتھ [9]
اور ہم نے کر دیا تھا انہیں
خس و خاشاک
سو دور ہو ظلم کرنے والی قوم [10]

5- یعنی زندگی اتنی ہی ہے جو ہم دنیا میں گزار کر مر جاتے ہیں اس کے بعد کی جب کوئی زندگی ہے ہی نہیں تو پھر جنت میں کیسے جائیں گے

6- وہ جو کچھ بھی کہتا ہے اپنے پاس سے گھڑ کر کہتا ہے

7- اس رسول نے کہا

8- اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا

9- وہ اس عذاب کے حقدار بن چکے تھے

10- اللہ کی رحمت سے دور ہو، برباد ہو جائے

42- ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

42- پھر ہم نے پیدا کی تھیں
ان کے بعد اور قومیں

43- مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- کوئی بھی قوم
اپنے لئے مقررہ وقت سے پہلے نہیں گئی تھی
اور نہ ہی وہ اس وقت کے بعد ٹھہر سکی تھی[11]

44- ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

44- پھر ہم نے بھیجے تھے
اپنے رسول
یکے بعد دیگرے
جب بھی کسی قوم کے پاس
اس کے لیے رسول آیا
انہوں نے اسے جھٹلا دیا تھا
سو ہم انہیں ہلاک کرتے گئے[12]
ایک کے بعد ایک کو
اور ہم نے ان کو قصے کہانیاں بنا دیا تھا[13]
سو دور ہو
ایمان نہ لانے والی قوم

11- ہم نے کسی قوم کی گرفت کا جو وقت مقرر کیا ہو وہ آگے پیچھے نہیں ہوا کرتا

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس بھی قوم نے ہماری طرف سے بھیجے رسول کو جھٹلایا تھا ہم نے اسے سزا دی تھی

13- ان کے پیچھے ان کے قصے کہانیاں ہی رہ گئے تھے

45- ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۴۵﴾

45- پھر ہم نے موسیٰ
اور اس کے بھائی ہارون کو بھیجا تھا
اپنی نشانیوں اور واضح سند کے ساتھ

46- اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ﴿۴۶﴾

46- فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف
مگر انہوں نے تکبر کیا
اور وہ بڑے مغرور لوگ تھے

47- فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ﴿۴۷﴾

47- سو انہوں نے کہا "کیا ہم اپنے جیسے ہی
ان دو بشروں پر ایمان لے آئیں
جبکہ ان کی قوم ہماری غلام ہے؟"

48- فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾

48- سو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا تھا
اور ہلاک ہو جانے والوں سے جا ملے تھے[14]

49- وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

49- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی
تا کہ لوگ اس سے راہنمائی حاصل کر لیں

50- وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع ۳

50- اور ہم نے بنا دیا تھا
ابنِ مریم کو اور اس کی ماں کو ایک نشانی[15]
اور ہم نے ان دونوں کو پناہ دیدی تھی
ایک بلند جگہ پر
جو بڑی ہی پرسکون
اور ابلتے چشموں والی جگہ تھی

14- ان میں شامل ہو گئے تھے جنہیں ان سے پہلے ہم ہلاک کر چکے تھے
15- اپنی قدرت کاملہ کی نشانی کہ ہم جو چاہیں کر لیتے ہیں

4

51- يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱

51- اے رسولو![1] کھاؤ پاکیزہ چیزیں[2] اور عمل کرو صالح میں تو وہ جانتا ہوں جو کچھ بھی تم کرتے ہو

52- وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۠ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲

52- اور تمہاری یہ امت تو ایک ہی امت ہے[3] اور میں تمہارا رب ہوں سو مجھ سے ڈرو

53- فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳

53- پھر اُن لوگوں نے اپنا دین اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کر لیا[4] ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے ان سب کو ہم نے یہی حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے کسی نبی اور رسول سے مخاطب ہوتے ہیں تو بتا اس پر ایمان لانے والوں کو رہے ہوتے ہیں کہ "تم ایسا ہی کرنا" اس حوالے سے اللہ تعالیٰ اپنے آخری رسول ﷺ کی امت کو بتاتے ہیں کہ ان پر کیا کیا کرنا لازم ہے

2- یعنی ہم نے ہر رسول سے کہا تھا کہ وہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے جائز قرار دی ہوئی ہیں اور تم نے حلال ذرائع سے حاصل کی ہوں مطلب یہ کہ رزقِ حلال کی پابندی کرو

3- سب رسولوں کے ماننے والے تم ایک ہی امت ہو زمان و مکاں کے فرق سے امتیں الگ الگ نہیں ہو گئیں۔ اس ایک ہی امت ہونے کی بنیاد کیا ہے؟ وہ ہے توحید پر ایمان کامل

4- ان نبیوں کے ماننے والوں نے ان کے بعد اس دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا

54- فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾

54- پس چھوڑ دیں انہیں[5]
ان کی جہالت میں
کچھ وقت تک

55- اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾

55- کیا وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ
ہم ان کو جو بھی کوئی مدد دے رہے ہیں
مال کی اور بیٹوں کی

56- نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

56- ہم ان کے لئے بھلائیوں میں
جلدی کر رہے ہیں؟[6]
نہیں!
انہیں تو اس کا شعور ہی نہیں[7]

57- اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾

57- بلاشبہ وہ لوگ
جو اپنے رب کے خوف سے
ڈرتے رہتے ہیں

58- وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾

58- اور جو
اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں

59- وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

59- اور جو
اپنے رب کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتے

5- اللہ تعالیٰ اپنے آخری رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ پہلے والے نبیوں کی پیروی کے دعویدار دینِ حق کی مخالفت کرتے ہیں تو انہیں ان کی جہالت میں ڈوبے رہنے دیں اور دعوتِ حق جاری رکھیں

6- کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں یہ سب کچھ ان کے حق پر ہونے کی وجہ سے دے رہے ہیں اور انہیں بھلائی کی راہ پر جلد لئے جا رہے ہیں؟

7- نہیں ایسا ہرگز نہیں ہم کسی کو مال اور اولاد اس کے راہِ راست پر ہونے کی وجہ سے نہیں دیا کرتے بلکہ یہ بھی ہماری طرف سے ایک آزمائش ہوتی ہے مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنی جہالت میں ڈوبے ہوتے ہیں

60- وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾

60- اور جو
دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں
اور ان کے دل کانپتے رہتے ہیں
کہ انہیں تو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے[8]

61- اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

61- یہ ہیں وہ لوگ
جو بھلائیاں کرنے میں سرگرم ہیں
اور جو ایسا کرنے میں آگے نکل جاتے ہیں[9]

62- وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

62- اور ہم ہرگز نہیں بوجھ ڈالتے
کسی بھی شخص پر
مگر اس کی طاقت کے مطابق ہی
اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے
جو سچ بتاتی ہے[10]
اور ان پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا

63- بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

63- نہیں! بلکہ اُن کے دل تو اس معاملے کے بارے میں
سخت غفلت میں ہیں[11]
اور ان کے اور بھی اعمال ہیں
اس کے علاوہ

8- ان کے دل میں ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ کوئی ایسا عمل نہ ہو جائے جس کی وجہ سے روزِ حساب پکڑ ہو جائے

9- یہ ہیں بھلائی اور نیکی میں آگے نکلنے والے

10- نامہ اعمال جس کی بنیاد پر دنیاوی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا

11- کس بات کے بارے میں سخت غفلت میں ہیں؟ اس سے کہ ان کے ہر عمل کا ریکارڈ تیار ہو رہا ہے اور انہیں ان کا حساب دینا ہوگا ان کے جن اعمال کا حال آیت 53 اور 54 میں بیان کیا گیا ہے ان کے علاوہ بھی یہ بہت سے گناہ کر رہے ہیں اور یہ ایسا کرتے رہیں گے

64- حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾

64- حتّٰی کہ جب ہم ان کے مزے لوٹنے والے لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے تب وہ گڑگڑائیں گے

65- لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- "آج کوئی فریاد نہ کرو[12] ہماری طرف سے تمہیں ہرگز کوئی مدد نہیں دی جائے گی

66- قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

66- تمہیں میری آیات سنائی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں پر الٹے پھر جایا کرتے تھے

67- مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

67- تکبر کرتے ہوئے تم اپنی چوپالوں میں اسے مشغلہ بنا کر بیہودہ باتیں کیا کرتے تھے"[13]

68- اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

68- تو کیا ان لوگوں نے اس کلام پر کبھی غور نہیں کیا؟[14]

12۔ان سے کہا جائے گا

13۔قرآن کے بارے میں

14۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لا رہے؟(1) کیا یہ دیکھ نہیں رہے کہ یہ کلام ہمارے سوا کسی اور کا ہو ہی نہیں سکتا(2) یا یہ قرآن کسی ایسی چیز کی طرف دعوت دیتا ہے جس کی طرف ہمارے پہلے رسولوں اور نبیوں نے کبھی دعوت نہیں دی تھی؟(3) یا یہ اس رسول ﷺ کو جانتے نہیں جو انہیں دعوت دیتا ہے اور بے علمی کی وجہ سے یہ اسے مجنون کہہ کر اس کی طرف سے دی جانے والی دعوت کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں؟ مطلب یہ کہ ایسا کچھ بھی نہیں یہ جانتے ہیں کہ یہ کلام کسی انسان کا ہو ہی نہیں سکتا انہیں معلوم ہے کہ پہلے نبی اور رسول بھی اسی راہِ راست کی طرف دعوت دیتے ہوتے تھے یہ ہمارے رسول ﷺ کی فہم وفراست کو بھی مانتے ہیں تو پھر ان کے ایمان نہ لانے کا سبب کیا ہے؟

یا ان کے پاس وہ چیز آ گئی ہے
جو ان کے اجداد کے پاس کبھی نہیں آئی تھی؟

69- اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

69- یا وہ اپنے رسول کو پہچانتے نہیں
سو وہ اس کے منکر ہیں؟

70- اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

70- یا وہ کہتے ہیں "اسے تو جنون ہے؟"
نہیں، بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لے کر آیا ہے
اور ان میں سے اکثر کو
حق ناگوار گزرتا ہے[15]

71- وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾

71- اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرتا[16]
تو ضرور برباد ہو چکے ہوتے
آسمان اور زمین
اور جو کوئی بھی ان میں ہیں
نہیں بلکہ ہم نے تو ان کی طرف
ان کا اپنا ہی ذکر بھیجا ہے[17]
اور وہ اپنے ذکر سے منہ موڑ رہے ہیں

15- یہ ہے ان کے ایمان نہ لانے کا سبب کہ یہ اپنے کو اس حق کے مطابق ڈھالنے کے لیے تیار ہی نہیں جس کی طرف قرآن دعوت دیتا ہے کیونکہ یہ اپنی خواہشات کے پجاری ہیں قرآن پر ایمان لے آنے سے انہیں خواہشات کی پوجا چھوڑنی پڑے گی اس لیے انہیں حق ناگوار گزرتا ہے

16- اگر ہم نے اس کائنات کو اور انسان کو بے مقصد پیدا کیا ہوتا اور مختلف مقامات کے باسی مختلف گروہ جیسی بھی خواہش کرتے ہم ان سب کی خواہشات کے مطابق نظام کائنات میں تبدیلیاں کرتے رہتے تو اس کائنات کو اور آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کو پیدا کرنے کا وہ مقصد ہی ختم ہو جاتا جس کے تحت ہم نے انہیں بنایا ہوا ہے

17- یعنی انسانوں کا اپنا ہی ذکر ہے قرآن انہیں بتاتا ہے کہ انسان ہے کیا اسے کیا کرنا چاہیئے قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ ایسا نہ کرنے والے انسانوں کا انجام کیا ہوتا رہا ہے اور ہوگا قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ انسان کی دنیا و آخرت میں فلاح کی راہ کونسی ہے اس حوالے سے قرآن انسان کی فلاح کے لیے نصیحت ہے اور اس میں اس کا اپنا ہی ذکر ہے

72- اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

72- یا کیا تو ان سے کوئی صلہ مانگتا ہے؟[18]
صلہ تو تیرے رب کا دیا ہی
سب سے بہتر ہے
اور وہ بہترین رازق ہے

73- وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

73- اور تو تو ان کو
راہِ راست کی طرف بلاتا ہے

74- وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

74- اور وہ لوگ تو
جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے
وہ اس راہ سے انحراف کر رہے ہیں

75- وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾

75- اور اگر ہم ان پر رحم کریں
اور ان پر سے وہ تکلیف دور کر دیں[19]
جس میں وہ مبتلا ہیں
تو بھی وہ ضرور اپنی سرکشی پر اڑے رہیں گے
اِدھر اُدھر بھٹکتے ہوئے

76- وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾

76- اور ہم نے ان کو
عذاب میں مبتلا کیا
تو بھی وہ نہ اپنے رب کے سامنے جھکے
اور نہ ہی انہوں نے عاجزی اختیار کی

77- حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع ۴

77- حتّٰی کہ جب ہم
ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے

18- کیا یہ اس لیے ایمان نہیں لا رہے کہ اے نبی ﷺ آپ ان سے ایمان لانے کا کوئی خراج مانگتے ہیں؟ یعنی ایسا بھی نہیں اس دعوت کا جو صلہ آپ کے لیے اللہ کے پاس ہے اور کوئی تو ایسا صلہ دے ہی نہیں سکتا

19- اگر ہم ان کی کوشش کے بغیر اپنے کرم سے ان کے مصائب دور کر دیں تو بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے اور بھٹکتے پھریں گے

تو اس وقت وہ یکا یک
مایوسی میں ڈوب جائیں گے [20]

5

78- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸

78- اور وہی تو ہے جس نے تمہیں دیئے ہوئے ہیں
سننے کی صلاحیت
اور دیکھنے کی طاقت
اور سوچنے والے دل
مگر تم لوگ بہت ہی تھوڑا شکر ادا کرتے ہو [1]

79- وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹

79- اور وہی ہے جس نے
تمہیں زمین میں پھیلایا ہوا ہے
اور تم سب اسی کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے [2]

80- وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰

80- اور وہی ہے جو
زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے
اور اسی کے قبضہ میں ہے
رات اور دن کی گردش
تو کیا تم یہ بھی نہیں سمجھتے ؟

81- بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱

81- نہیں ! [3]
بلکہ یہ لوگ بھی ویسی ہی باتیں کرتے ہیں

20- ان کے اس رویہ کی وجہ سے ہم نے ان پر ہلاک کر دینے والا عذاب بھیج دیں تو پھر وہ اتنے خوفزدہ اور دل برداشتہ ہوں گے کہ مایوسیوں میں ڈوب جائیں گے اس وقت ایسے لوگ اپنا دنیاوی فخر و غرور سب بھول جایا کرتے ہیں

1- تم اللہ کے ان انعامات کے لیے اس کا بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو

2- روزِ حساب کو

3- یہ بھی عقل سے کام نہیں لے رہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے کے بارے میں اپنے سے پہلے والے کافروں جیسی ہی باتیں کرتے ہیں

جیسی باتیں ان کے پیشرو کرتے ہوتے تھے

82- قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾

82- یہ کہتے ہیں "کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو چکے ہوں گے تو کیا ہم واقعی زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

83- لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾

83- یہی وعدہ تو ہم سے[4] اور ہمارے باپ دادا سے اس سے پہلے بھی کیا گیا تھا یہ کچھ بھی اور نہیں مگر پہلے لوگوں کی قصے کہانیاں ہی"

84- قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

84- ان سے پوچھیں "کس کی ہے یہ زمین اور وہ سب جو اس میں ہیں؟ بتاؤ تو اگر تم جانتے ہو تو"

85- سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

85- یہ ضرور کہیں گے "اللہ کے" پوچھیں "کیا پھر تم ہوش سے کام کیوں نہیں لیتے؟"[5]

86- قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾

86- پوچھیں "کون ہے سات آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب؟"

87- سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

87 یہ ضرور کہیں گے "اللہ" پوچھیں "کیا پھر تم ڈرو گے نہیں؟"[6]

4- اس سے پہلے بھی یہی کہا جاتا رہا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں یہ پرانے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں اور پہلے سے چلے آ رہے ہیں

5- یعنی اس پر ایمان کیوں نہیں لاتے کہ زمین و آسمان کے مالک کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں اور وہ جو چاہے کرتا ہے اس کے لئے پھر سے زندہ کرنا کچھ بھی دشوار نہیں

6- پھر تم اس اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں اس کی بتائی راہِ راست پر کیوں قائم نہیں ہو رہے؟

88- قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾

88- پوچھیں "کون ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہے
ہر چیز پر بادشاہی؟
اور وہ جو پناہ دیتا ہے
اور اس کے خلاف
کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا[7]
بتاؤ اگر تم جانتے ہو تو؟"

89- سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

89- یہ ضرور کہیں گے "اللہ کے ہاتھ میں"
پوچھیں "پھر تم کہاں سے مسحور کئے جا رہے ہو؟"[8]

90- بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

90- ہم نے تو حق ان تک پہنچا دیا ہے[9]
اور یہ لوگ تو واقعی جھوٹے ہیں

91- مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ ۚ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

91- نہیں بنایا اللہ نے[10]
کبھی کسی کو اپنی اولاد
اور نہیں ہے اس کے ساتھ
کوئی بھی اور معبود
اگر ایسا ہوتا
تو ہر معبود ضرور اپنی بنائی مخلوق کے ساتھ
دوسروں سے الگ ہو جاتا[11]
اور وہ ضرور

7- یعنی جس کو وہ پکڑ لے اس کو کوئی بچا نہیں سکتا

8- اس دھوکے میں تمہیں کس نے ڈال دیا ہے کہ اللہ تمہیں اٹھا نہیں سکتا تم پر کس نے یہ جادو کیا ہوا ہے؟

9- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دینِ حق تو ان کو بتا دیا گیا ہے قرآن میں ہر چیز کھول کر بیان کر دی گئی ہے اس کے باوجود اپنے باطل معبودوں کے بارے میں اور قیامت کے بارے میں یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے جھوٹے اور دھوکہ باز ہونے کی وجہ سے ہے

10- یہ ہے وہ جھوٹ جو وہ بولتے تھے کہ اللہ کی بھی اولاد ہے اور اس کی حاکمیت میں وہ بھی شریک ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہیں ایسا ہرگز نہیں

11- یعنی ہر معبود اپنی مخلوق کا حاکم ہوتا اور ایسے معبود ایک دوسرے سے لڑائیاں کرتے ہوتے

ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے
پاک ہے اللہ اس سب کچھ سے
جو وہ کہتے ہیں

92- عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

92- وہ جانتا ہے غائب کو اور ظاہر کو
اور وہ بہت ہی بلند و برتر ہے
ایسی کسی بھی چیز سے
جسے لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں

6

93- قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾

93- کہہ "اے میرے پروردگار[1]
اگر تو مجھے دکھائے وہ
جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے

94- رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

94- اے میرے رب
مجھے ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا"

95- وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

95- اور ہم تو اس پر قادر ہیں
کہ دکھا دیں تجھے وہ کچھ
جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں[2]

1- اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرماتے ہیں کہ یہ دعا کرتے رہا کریں کہ "اے اللہ اگر تو میری موجودگی میں ان کافروں پر وہ عذاب نازل فرمائے جس سے تو نے ان کو خبردار کیا ہے تو مجھے ان سے الگ رکھنا" اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے کوئی دعا کرنے کو فرمائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری دی جا رہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ اگر آپ کی موجودگی میں ان کافروں کو ہم نے عذاب کی سزا دی تو وہ عذاب ان ہی کے لئے ہوگا اہلِ ایمان اس سے ویسے ہی محفوظ رہیں کہ جیسے پہلے نبی اور ان کے ساتھی محفوظ رہا کرتے تھے

2- ہم تو آپ کے ان دشمنوں کی ہلاکت ویسے ہی آپ کو دکھا دینے پر قادر ہیں جیسے پہلے نبیوں کو جھٹلانے والوں کی ہلاکت ہم نے ان نبیوں کو دکھا دی تھی مطلب یہ کہ ان کافروں کو بھی اسی دنیا میں سزا دی جا سکتی ہے

96- اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

96- برائی کو احسن طریقہ سے
رفع کرو[3]
ہم اچھی طرح جانتے ہیں
جو کچھ بھی وہ بیان کرتے ہیں[4]

97- وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾

97- اور دعا کر "اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں
شیاطین کے وسوسوں سے[5]

98- وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

98- اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں
اے میرے رب
اس سے کہ وہ میرے پاس بھی آئیں"[6]

99- حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

99- یہاں تک کہ جب آجائے ان میں سے کسی کو موت
وہ کہتا ہے "اے میرے رب
مجھے واپس بھیج دے!
مجھے واپس بھیج دے![7]

100- لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

100- تاکہ میں کچھ صالح عمل کر سکوں
اس میں جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں"[8]
ہرگز نہیں

3- وہ قول و فعل کی جس بھی برائی کا ارتکاب کریں اس کا جواب بھلائی سے دیں
4- جو کچھ بھی وہ ہمارے بارے میں کہتے ہیں
5- قدیم عربی محاورے کے مطابق جو لوگ برائی پر بضد رہنے والے اور برائی کرنے والے ہوں انہیں شیاطین یعنی شیطان جیسے کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ اپنی نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ برائی کے بدلے میں بھلائی کا طریقہ اپنائیں اس طریقے پر سختی سے عمل کرنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بھی دعا کرتے رہیں کہ ایسے شیطان صفت لوگوں کے اکسانے پر بھی برائی کے بدلے میں برائی کرنے سے اللہ آپ کو بچا لے
6- ایسے مشورے دینے والے برائی کے بدلے میں برائی پر اکسانے والے
7- اللہ تعالیٰ سے درخواست جمع کے صیغے میں کیوں؟ جمع کے اس صیغے کی وجہ سے "اِرْجِعُوْنِ" کو لفظ تکرار قرار دیا جاتا ہے کہ وہ بار بار درخواست کرتا ہے کہ "مجھے واپس بھیج دے مجھے واپس بھیج دے"
8- تاکہ میں اپنی بداعمالیوں کا ازالہ کر سکوں میں دنیا میں اپنے جو اہل و عیال کو چھوڑ آیا ہوں جو میری وجہ سے کفر پر قائم ہیں اس خیال سے ◄◄

یہ تو وہ بات ہے جو اس نے کہنا ہی ہے
اور ان سب کے پیچھے کی طرف ہے
ایک پردہ[9]

101- فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

101- سو جب صور پھونکا جائے گا
تو نہیں رہے گا
ان کے درمیان آپس کا کوئی بھی رشتہ
اس روز[10]
اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے

102- فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

102- تو جن کے پلڑے بھاری ہوں گے[11]
وہی فلاح پائیں گے

103- وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

103- اور جن کے ترازو کا پلڑا ہلکا ہو گیا
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال لیا
وہ ہمیشہ ہی جہنم میں رہیں گے

104- تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

104- آگ اُن کے چہرے جلاتی رہے گی
اور اس میں ان کے جبڑے باہر کو لٹکتے ہوں گے[12]

◄◄ کہ دنیا ہی سب کچھ ہے اور میں اپنے معاملات بھی دنیاوی مفادات اور لذتوں کے لیے چلاتا تھا اور ایسے ہی چلتے چھوڑ آیا ہوں مجھے واپس بھیج دیں تا کہ میں اپنے اہل وعیال، مال واسباب اور معاملات میں آپ کا احکام کے مطابق اصلاح کر سکوں

9- پیچھے پردہ ہے یعنی جدھر سے آئے ہیں اُدھر پردہ ڈال دیا گیا ہے جس کے پیچھے وہ نہ جا سکتے ہیں اور نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں دنیا اور اس کے معاملات سے اُن کا تعلق ختم ہو چکا ہے اب انہیں آگے ہی جانا ہے اپنے مستقل ٹھکانے دوزخ کی طرف

10- یعنی سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اس حد تک کہ کوئی اپنے کسی عزیز ترین رشتہ والے سے بھی نہیں پوچھے گا کہ وہ کس حال میں ہے

11- جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا

12- چہروں کی کھال جل جائے گی

105- اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

105- ”کیا میری آیات پڑھی جاتی تھیں تو
تم لوگ انہیں جھٹلایا نہیں کرتے تھے؟“[13]

106- قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾

106- وہ کہیں گے ”اے ہمارے رب
ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی تھی
اور ہم واقعی گمراہ لوگ تھے

107- رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

107- اے ہمارے رب
ہمیں اس سے نکال دے
پھر اگر ہم ایسا ہی کریں
تو ہم ہی ظالم ہوں گے“

108- قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾

108- اللہ کہے گا ”پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے
اور مجھ سے بات نہ کرو“[14]

109- اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

109- میرے بندوں میں ایک گروہ تھا
جو کہتے تھے ”اے ہمارے رب
ہم ایمان لے آئے ہیں
پس ہمیں معاف کردے
اور ہم پر رحم کر
سب رحم کرنے والوں میں سے
تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے“

110- فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ

110- اور تم نے انہیں مذاق بنالیا تھا[15]

13- خبردار کیا جارہا ہے اللہ کی آیات جھٹلانے والوں کو

14- یعنی معافی کا وقت گزر چکا ہے ہم نے تمہیں دنیا میں مہلت دی تم ایمان نہ لائے معافی دنیا میں ہی مل سکتی تھی اب مجھ سے ایسی درخوست ہرگز نہ کرنا

15- جب معافی مانگنے کا وقت تھا اس وقت تو تم ایمان لانے والوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے

وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

یہاں تک کہ اس چیز نے تمہیں
میری یاد بھلا دی تھی[16]
اور تم ان پر ہنستے ہی رہتے تھے

111- اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

111- آج میں نے انہیں
ان کے اس صبر کی
جزا دیدی ہے
وہی تو ہیں جو کامیاب رہے ہیں"

112- قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

112- اللہ ان سے پوچھے گا
"تم زمین پر کتنا عرصہ رہے ہو
سالوں کے حساب سے؟"[17]

113- قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾

113- وہ کہیں گے "ہم وہاں رہے تھے
ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ
تو گنتی کرنے والوں سے پوچھ لے"[18]

114- قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

114- اللہ کہے گا "تم وہاں تھوڑا وقت ہی رہے ہو نا
کاش تم یہ اس وقت جانتے ہوتے[19]

16- تم اہلِ ایمان کا مذاق اڑانے میں اتنے سرگرم رہتے تھے کہ یہ بھی بھول گئے تھے کہ اللہ بھی ہے

17- وقت کی پیمائش کے اپنے دنیاوی سالوں کے حساب کے مطابق کر کے بتاؤ

18- پوچھا جائے گا کتنے سال رہے تھے وہ جواب دیں گے ایک دن یا اس کا کچھ حصہ، ہمارے اعمال کا ریکارڈ رکھنے والوں سے پوچھ لیں یعنی خوف کی حالت میں وہ ہوش وحواس کھو چکے ہوں گے اس زندگی کو بھی بھول چکے ہوں گے جسے انہوں نے مقصدِ حیات بنا لیا ہوا تھا

19- یعنی تمہاری دنیاوی زندگی کا عرصہ جو بھی تھا وہ اس ہمیشہ کی زندگی کے مقابلے میں بہت تھوڑا تھا کاش دنیا میں تمہیں دنیا کی اس زندگی کی بے وقعتی سمجھ آجاتی اور اس کی خاطر تم اس کبھی نہ ختم ہونے والی اپنی زندگی کو اپنے لئے ذلیل کر دینے والا عذاب نہ بنا لیتے

115- اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

115- تو کیا تم یہ سمجھتے تھے
کہ ہم نے تمہیں
یونہی فضول ہی پیدا کیا تھا
اور تمہیں ہماری طرف واپس لایا ہی نہیں جائے گا؟"[20]

116- فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

116- سو بہت ہی بلند و برتر ہے اللہ
بادشاہِ حقیقی
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر وہی
رب عرش عظیم کا

117- وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

117- اور جو بھی کوئی پکارتا ہے
اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو
جس کے بارے میں
اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں
تو اس کا حساب
اس کے رب کے پاس ہے[21]
ایسے کفار تو ہرگز فلاح نہیں پا سکتے

118- وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع ۶

118- اور کہو "اے میرے رب درگزر فرما اور رحم کر
اور تو سب رحیموں سے بہتر رحیم ہے"

20- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے انہیں اور دنیا کو بے مقصد پیدا کیا ہوا ہے اور وہ جو چاہیں کریں انہیں نہ ہمارے سامنے پیش کیا جائے گا اور نہ ہی ہم ان سے ان کے اعمال کا حساب لیں گے؟ ان کی کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کو ان کی اسی گمراہی نے ان کے لیے عذاب بنا دیا ہوگا

21- یعنی اللہ کے پاس ان کے شرک کا ریکارڈ محفوظ ہے یہ سزا سے بچ نہیں سکتے

سُوْرَةُ النُّوْر

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 64 آیات اور 9 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ①

1- اس سورت کو ہم نے نازل کیا ہے
اور ہم نے اس کے احکام کی حدود مقرر کر دی ہیں
اور اس میں ہم نے واضح ہدایات بھیج دی ہیں
تا کہ تم نصیحت حاصل کر سکو[1]

2- اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

2- زانیہ عورت اور زانی مرد
ماروان دونوں میں سے ہر ایک کو
ایک ایک سو کوڑے
اور نہ روک دے تم کو
ان پر ترس کھانے کا جذبہ[2]
اللہ کے بتائے قانون پر عمل سے
اگر تم ایمان رکھتے ہو
اللہ پر اور یوم آخرت پر
اور لازم ہے کہ دیکھے[3]

1- اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ان احکام کی اہمیت سے آگاہ فرمانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا ہے کہ ان احکام میں کسی کمی بیشی اور تبدیلی کی کوئی صورت ہے ہی نہیں

2- یہ اس کی تاکید مزید ہے کہ ہمارے حکم پر عمل کرو اور کسی کے ساتھ کوئی نرمی نہ کرنا کسی ترس و تعلق کی بنا پر بھی یاد رکھو کہ اگر تم نے ہمارے حکم پر عمل نہ کیا تو قیامت کے روز اس کے بارے میں پوچھا جائے گا

3- یعنی زانی اور زانیہ کو سر عام لوگوں کے سامنے سزا دینا ضروری ہے تا کہ اس سے لوگ آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں

ان دونوں کی سزا کو

اہل ایمان کی ایک جماعت

3- اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳

3- زانی مرد ہرگز نہیں ایسا جنسی تعلق قائم کر سکتا[4]
مگر زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ ہی
اور زانیہ ہرگز نہیں ایسا جنسی تعلق قائم کر سکتی
مگر زانی یا مشرک مرد کے ساتھ ہی
جبکہ اہل ایمان پر تو یہ حرام ہے

4- وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴ۙ

4- اور وہ لوگ جو تہمت لگائیں
پاک دامن عورتوں پر
پھر وہ نہ لائیں اس کے چار گواہ
تو تم ان کو کوڑے مارو
اسّی کوڑے
اور نہ قبول کرو ان کی گواہی کبھی بھی
اور یہ ہیں وہ لوگ

4- اس حکم کے مفہوم کے بارے میں مفسرین نے طویل اختلافی بحثیں کی ہیں لفظ ''نکاح'' کا مطلب صرف شادی کرنا ہی نہیں جنسی تعلق قائم کرنا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے اس حکم کو اس حوالے سے دیکھا جائے تو مطلب یہ ہے کہ (1) کوئی زانی مرد کسی مسلمان عورت سے تو زنا کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس میں دونوں کی رضامندی شامل ہوتی ہے اور چونکہ اہل ایمان پر زنا حرام ہے، اس لیے کوئی مسلمان عورت تو اس کے لیے راضی ہی نہیں ہو سکتی، لہٰذا اس کے ساتھ جو بھی کوئی عورت زنا پر راضی ہوگی وہ دائرہ اسلام سے باہر کی کوئی عورت ہی ہو سکتی ہے وہ کوئی پیشہ ور ہوگی یا مشرک عورت ہوگی (2) اسی طرح جو بھی کوئی عورت ایسا گناہ کرتی ہے، اسے بھی ایسی فحاشی کے لئے جو کوئی مرد ملے گا، اس گناہ میں شامل ہونے کے لیے تیار ہوگا تو وہ بھی دائرہ اسلام سے باہر کا ہی کوئی مرد ہو سکتا ہے وہ عادی زنا کار ہو یا کوئی غیر مسلم مشرک ہو کیونکہ اہل ایمان کے لیے ایسا جنسی تعلق قائم کرنا تو حرام ہے اور جو بھی کوئی ایسا حرام فعل کرے گا اس کو سزا لازماً یہی دینا ہوگی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور جس کی شرائط آگے بیان فرمائی گئی ہیں

5- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جو فاسق ہیں[5]

5- مگر وہ لوگ[6]

جو اس کے بعد توبہ کر لیں

اور اپنی اصلاح کر لیں

سو اللہ تو بخش دینے والا مہربان ہے

6- وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

6- اور وہ لوگ جو تہمت لگائیں

اپنی بیویوں پر

اور نہ ہوں ان کے پاس

اس کے گواہ

ان کی اپنی ذات کے علاوہ

تو گواہی ایسے شخص کی ہے

چار بار گواہی دینا

اللہ کی قسم کھا کر

کہ وہ واقعی سچ کہہ رہا ہے

7- وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

7- اور پانچویں بار یہ کہ

اگر وہ جھوٹا ہو[7]

تو اس پر اللہ کی لعنت ہو

5- فاسق یعنی وہ جو راہ راست کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کا نافرمان بن جاتا ہے یعنی ایسے لوگ جو پاک دامن عورتوں پر ایسی تہمت لگائیں اور چار گواہ پیش کر کے اسے ثابت نہ کر سکیں انہیں اسّی کوڑے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ وہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں

6- یہ ایسے فاسقوں کے راہ راست پر آنے کی صورت ہے کہ سزا کے بعد وہ اپنے جرم کو تسلیم کر لیں اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں یہ ان پر اللہ کی مہربانی ہے کہ انہی معاف فرما کر واپسی کا موقع دے دیا ہے

7- یعنی اگر کوئی اپنی بیوی پر ایسی تہمت لگائے اور وہ اپنے علاوہ کوئی گواہ نہ رکھتا ہو تو وہ چار دفعہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے، سچ ہے اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا الزام لگا رہا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو

8- وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۸

8- اور دور کر دیتا ہے
اس عورت سے سزا کو
یہ کہ وہ چار بار گواہی دے
اللہ کی قسم کے ساتھ
کہ وہ شخص تو جھوٹا ہے

9- وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹

9- اور پانچویں بار یہ کہ
اگر وہ شخص سچا ہو[8]
تو اس کے اپنے آپ پر اللہ کا غضب ہو۔

10- وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ ع

10- اور اگر نہ ہوتا تم لوگوں پر[9]
اللہ کا فضل
اور اس کی رحمت
اور یہ کہ اللہ تو ہے
توبہ قبول کرنے والا
اور بڑی حکمت والا
(تو تم برباد ہو جاتے)

8- مگر اس کے ایسا کرنے سے بھی اس کی بیوی کو جس پر اس نے الزام لگایا ہو، سزا دینا لازم نہیں ہو جاتا اس کے بعد اس کی بیوی کو موقع دیا جائے اگر وہ خاتون چار دفعہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہے کہ اس کا خاوند اس پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اگر اس کا خاوند سچا الزام لگا رہا ہو اور وہ اسے جھوٹا قرار دے رہی ہو تو اس کے اپنے آپ پر اللہ کا غضب نازل ہو تو اس خاتون کو سزا نہیں دی جائے گی مگر ان دونوں میں ہمیشہ کے لیے علیحدگی ہو جائے گی پھر وہ میاں بیوی کی حیثیت سے اکٹھے نہیں رہ سکیں گے

9- اللہ کا کرم نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب انسان پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ غور کرے کہ اللہ کے اس کرم کے بغیر اس کی ذاتی زندگی اور معاشرے کا کیا حال ہو جاتا اگر اللہ تعالیٰ نے یہ اصول اور تحفظات فراہم نہ کر دیئے ہوتے؟ یہ اللہ کی رحمت ہیں

2

11- اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ
لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

11- وہ لوگ تو جو[1]
ایک بہتان گھڑ لائے ہیں

1- ''اِفْك'' کا مطلب ہے کسی چیز کا رخ اصل سمت سے مخالف سمت میں موڑ دینا اسے الٹ پلٹ کرنئی جھوٹی شکل دے دینا یہاں اس سے مراد وہ جھوٹ اور بہتان ہے جو عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں گھڑا تھا غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر المریسیع کے چشمہ پر عبداللہ بن ابی بن سلول اور حضرت جعالؓ کے درمیان شدید جھڑپ ہوگئی تھی عبداللہ نے کہا ''مدینہ واپس جا کر ہم اپنوں میں سے کسی کو حاکم بنائیں گے اور عزت والا ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا'' اس سے مہاجرین اور بنو خزرج کے ابی کے حامیوں میں تنازعہ اتنا شدید ہو گیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے پیدا کردہ فتنہ کو دیکھ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن ابی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تھی اور عرض کیا تھا کہ ''اگر آپ ﷺ مجھے اجازت نہیں دینا چاہتے تو انصار میں سے عبادؓ بن بشر کو حکم دیں کہ وہ اسے قتل کر دے'' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''ایسا نہ کرو لوگ کہیں گے محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کروا رہا ہے''

عبداللہ بن ابی بن سلول کا اپنا بیٹا حضرت عبداللہؓ، اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''اگر آپ ﷺ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے تو کسی اور سے نہ کہیں، میں خود اسے قتل کر دیتا ہوں'' اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''نہیں ہم اس کے ساتھ حسن سلوک اور نرمی کا رویہ اختیار کریں گے''

اس کشیدہ صورتحال کی وجہ سے آپ ﷺ نے فوری طور پر لشکر کی روانگی کا حکم دے دیا حالانکہ وہ وقت روانگی کا نہیں تھا دن بھر سفر جاری رکھا رات کو بھی کہیں نہ رکے اگلے دن بھی سفر جاری رکھا تا کہ صحابہ اس کشیدگی کو بھول جائیں مسلسل تیس گھنٹے شدید گرمی میں سفر کے بعد قیام کا حکم دیا تو تھکے ماندے صحابی نیند کی آغوش میں چلے گئے آپ ﷺ نے پیغمبرانہ فراست سے منافقین کے پیدا کردہ فتنے پر قابو پا لیا تھا اس سفر میں حضرت عائشہؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں اور شدید گرمی میں مسلسل تیس گھنٹے سفر کرتی رہی تھیں تیس گھنٹے سفر کے بعد قیام کیا تو اگلی صبح وہاں سے چل کر لشکر مدینہ کے قریب اترا تھا لشکر صبح کے اندھیرے میں ہی وہاں سے مدینہ روانہ ہو گیا تھا حضرت عائشہ صدیقہؓ رات کے اندھیرے میں وسیع کیمپ سے باہر جنگل میں رفع حاجت کے لیے گئیں، واپس لوٹیں تو اندازہ ہوا کہ آپ کا قیمتی ہار وہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے وہ ہار صدیقہؓ نے اپنی بہن اسماء سے مانگ کر لیا ہوا تھا واپس لوٹیں اور اس کے نگینے ڈھونڈنے اور چننے میں لگ گئیں روشنی ہونے پر واپس آئیں تو لشکر جا چکا تھا صدیقہؓ کے سفر کے لیے ایک اونٹ مخصوص تھا خیمہ کے پاس ہودج رکھا ہوتا تھا آپ اس میں بیٹھ کر پردہ گرا دیتیں چار آدمی آتے اور وہ ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے اور چل پڑتے اس صبح بھی وہ آئے ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھا اور چل دیئے وہ سمجھے کہ صدیقہ ہودج میں بیٹھ چکی ہیں اٹھانے والے چار تھے اور صدیقہؓ کا جسمانی وزن بھی بہت کم تھا وہ اندازہ ہی نہ کر سکے کہ صدیقہ ہودج میں نہیں ہیں

صدیقہؓ واپس آئیں تو لشکر جا چکا تھا اسی جگہ لیٹ گئیں کہ خدام کو معلوم ہوگا تو واپس آ جائیں گے تھکی ہوئی تو تھیں ہی صبح کی ٹھنڈی ہوا تھی، آنکھ لگ گئی، حضرت صفوانؓ بن معطل کی ڈیوٹی تھی کہ وہ لشکر کے روانہ ہو جانے کے بعد لشکر گاہ میں گھوم پھر کر دیکھیں کہ کوئی چیز یا کوئی مریض پیچھے تو نہیں رہ گیا اپنی ڈیوٹی کے سلسلے میں وہ گھومتے ہوئے وہاں پہنچے تو صدیقہؓ کو کھلے میدان میں کپڑا اوڑھے ریت پر سوئے دیکھ لیا انہوں نے بلند آواز میں اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا صدیقہ کی آنکھ کھل گئی انہوں نے اپنا اونٹ قریب بٹھا دیا ام المومنین سوار ہو گئیں وہ مہار پکڑ کر آگے چلنے لگے لشکر دوپہر کے قیام کے لیے مدینہ کے قریب اتر رہا تھا کہ ام المومنین اور صفوان بھی اس سے جا ملے ◄◄

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑪	تم میں سے ہی ایک ٹولہ ہیں نہ خیال کرو اس کو[2]

◄◄ وہاں سے چل کر لشکر مدینہ میں داخل ہونے لگا تو حضرت عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن ابی بن سلول کا راستہ روک لیا ''آپ نے کہا تھا کہ عزت والا ذلیل کو مدینہ سے نکال دے گا اب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت والا کون ہے؟ جب تک اللہ کے رسول ﷺ اجازت نہ دیں، آپ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے''

ابی چلاتا رہا ''لوگو دیکھو میرا بیٹا مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیتا'' عبداللہ نے کسی کی نہ سنی رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا ''عبداللہ سے کہو اپنے باپ کو گھر آنے دے'' حضرت عبداللہ نے کہا ''اب آپ داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے''

یہ ہوئی تھی اس سفر میں عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کی رسوائی جس سے ان کے کینہ اور بغض میں شدت پیدا ہو گئی تھی اور انہوں نے اس معمولی واقعہ کو الٹ پلٹ کر وہ بہتان عظیم گھڑ لیا تھا جس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے اس بہتان کے بہت سے پہلو ہیں سیاسی، نظریاتی، قبائلی اور منافقانہ دشمنی کے پہلو جن سب کا ہم نے الامین صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد سوئم میں تفصیل سے جائزہ لیا ہے یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں مگر اس بہتان عظیم کو سمجھنے کے لیے ان حالات و معاملات سے آگاہی مفید رہے گی دین حق کی روشنی تیزی سے پھیل رہی تھی اور منافقوں کی امیدیں خاک میں مل گئی تھیں اور انہوں نے اللہ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی ذات کے حوالے سے ایک نہایت خطرناک چال چلی تھی اور اللہ نے ان کی وہ چال ناکام بنا دی تھی

2۔ دشمن بات کرے انہونی کے مقولہ کے مطابق اللہ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی بیوی کے بارے میں جو جھوٹ گھڑا تھا، اس کی بنیاد تو عبداللہ بن ابی کی منافقت اور اسلام دشمنی تھی جس کا چرچا کرنے میں حضرت حسانؓ بن ثابت جیسے صحابی بھی شامل ہو گئے تھے بے علمی کے سبب جن کی اس وقت لکھی نظم کے اشعار بھی اس تعصب کی وجوہ پر روشنی ڈالتے ہیں انہوں نے کہا تھا:

کنگلے مہاجر طاقتور ہو گئے ہیں ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ
فریعہ کا بیٹا اس شہر میں اجنبی ہو گیا ہے

یہی ابی اور اس کے ساتھیوں کا مسئلہ تھا ان کی چودھراہٹ ختم ہو گئی تھی لیکن اس گروہ میں بوجوہ کچھ مہاجر بھی شامل ہو گئے تھے اور پورا ایک مہینہ اس بہتان کا چرچا کرتے رہے تھے جس کی وجہ سے مسلم جماعت میں شدید فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا قبیلہ بنو اوس کے سردار حضرت اسیدؓ بن حضیر نے تو اللہ کے رسول ﷺ سے اس گروہ کے لیڈر کو قتل کر دینے کی بھی اجازت چاہی تھی جس کے جواب میں ابی کے قبیلہ خزرج کے لوگ لڑنے کو تیار ہو گئے تھے اور مسجد نبوی ﷺ میں دونوں قبائل ایک دوسرے کے سامنے آ گئے تھے مگر اللہ کے رسول ﷺ نے دونوں گروہوں کو زبانیں بند کر لینے کا حکم دے دیا تھا اور فساد ٹل گیا تھا خود اللہ کے رسول ﷺ نے نہایت صبر اور استقامت سے اس صدمہ کو برداشت کیا تھا اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی تھی نہ کسی کو کرنے کی اجازت دی تھی اور پھر خود اللہ تعالیٰ نے بہتان گھڑنے والوں کے بہتان کو بے نقاب کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ دشمنوں کی اس تدبیر سے اہل ایمان اور مسلم معاشرے کو جو فوائد حاصل ہوئے ہیں، ان کو سامنے رکھو اور اس کے دکھ اور صدمہ کو بھول جاؤ دشمنوں کی اس چال سے اہل ایمان کو اندازہ ہو گیا کہ دشمن کہاں تک جا سکتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ہمیشہ کی رہنمائی کے لیے وہ اصول بتا دیئے ہیں جن پر عمل کر کے وہ ایسی صورتحال سے بچ سکتے ہیں انہیں اپنے دشمنوں کا اور ان کے ارادوں کا اندازہ ہو گیا ہے اس سے وہ آئندہ ان کی چال میں نہیں پھنسیں گے اس حوالے سے ان کی یہ سازش اہل ایمان کے لیے بہتر ثابت ہوئی ہے

اپنے حق میں برائی

بلکہ یہ تو تمہارے لئے بھلائی ہے[3]

ان میں سے ہر ایک کے لئے وہ کچھ ہے

جو اس نے اس گناہ میں سے کمایا

اور وہ شخص جس نے ان میں سے اس بہتان کا

سب سے زیادہ بوجھ اٹھایا

اس کے لئے ہے عذابِ عظیم

12- لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ⑫

12- ایسا کیوں نہ ہوا کہ[4]

جب تم نے یہ سنا تھا

تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

اپنے آپ میں نیک گمان کرتے

اور کہتے "یہ تو کھلا کھلا گھڑا ہوا بہتان ہے"

13- لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑬

13- کیوں نہ لائے وہ اس کے چار گواہ؟

پس جب وہ شاہد نہیں لائے

تو وہی لوگ ہیں

جو اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں

3- یعنی اس سازش میں حصہ لینے والوں میں سے جس نے جتنا حصہ لیا، اس نے اتنا ہی گناہ کمایا اور جو اس گناہ کو پھیلانے میں سب سے آگے تھا، اس کے لیے عذاب عظیم کا فیصلہ ہو چکا ہے

4- اہل ایمان خواتین و حضرات نے اس بہتان کو سنتے ہی مسترد کیوں نہیں کر دیا تھا اور اپنے دلوں سے کیوں نہیں پوچھا تھا کہ کوئی اہل ایمان ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ وہ اپنے اپنے دلوں سے پوچھتے تو اسی وقت اس بہتان کو مسترد کر دیتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے اہل ایمان ایسا نہ کر کے تم نے کوتاہی کی ہے

14- وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

14- اور اگر نہ ہوتا تم پر[5]
اللہ کا فضل اور اس کی رحمت
دنیا اور آخرت میں
تو ضرور آن پکڑتا تمہیں
اس کے سبب
جس کا تم چرچا کرنے لگ گئے تھے
عذابِ عظیم

15- اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

15- جب تم اس کو لیتے جا رہے تھے
اپنی زبانوں پر
اور اپنے مونہوں سے وہ کچھ کہتے تھے
جس کے بارے میں تمہارے پاس
کوئی بھی علم نہیں تھا
اور تم اس کو
معمولی بات خیال کر رہے تھے
جبکہ وہ اللہ کے نزدیک
بہت بڑی بات تھی

16- وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

16- اور تم نے کیوں نہیں کہہ دیا تھا
اسی وقت جب تم نے یہ سنا تھا

5- تم سنی سنائی بات بلا ثبوت کے آگے بڑھاتے رہے اور اندازہ ہی نہ کر سکے کہ تم کتنی بڑی کوتاہی کر رہے ہو یہ تو تم پر ہمارا کرم ہے کہ ہم نے تمہیں اس عذاب سے بچا لیا ہے جو اس چرچے اور کوتاہی کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں تم پر آ سکتا تھا جس بات کو تم معمولی سمجھ رہے تھے، وہ ہرگز معمولی نہیں تھی

"ہمارے تو یہ لائق ہی نہیں
کہ ایسی بات کریں
سبحان اللہ
یہ تو بہتان عظیم ہے"

17- يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

17- اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ [6]
کبھی بھی ایسی حرکت کا نہ کرنا
اگر تم مومن ہو

18- وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

18- اور اللہ بیان کرتا ہے تمہارے لئے
صاف صاف ہدایات
اور اللہ ہے سب کچھ جاننے والا حکمت والا

19- اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

19- جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ [7]
اہل ایمان میں بے حیائی پھیلے
ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے
دنیا میں اور آخرت میں
اور اللہ سب کچھ جانتا ہے
جبکہ تم نہیں جانتے

6- یعنی کوئی بھی مسلمان آئندہ کبھی ایسا نہ کرے کہ سنی سنائی بات بلا کسی ثبوت کے سنتا سناتا اور پھیلاتا رہے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو بھی کوئی اسلامی معاشرے میں اور مسلمانوں میں بے حیائی پھیلائے گا اس کے لیے سخت عذاب ہے بے حیائی پھیلانے کی ایسی سازشوں کے افراد پر اور معاشرے پر کیا کیا برباد کر دینے والے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، تمہیں اس کا اندازہ ہی نہیں ہم ان اثرات سے آگاہ ہیں، اس لیے تمہاری رہنمائی اور فلاح کے لیے یہ ہدایات دے رہے ہیں

20- وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

20- اور اگر نہ ہوتا تم لوگوں پر[8] اللہ کا فضل اور اس کی رحمت اور یہ کہ اللہ ہے شفقت کرنے والا مہربان (تو تم برباد ہو جاتے)

3

21- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

21- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ چلو شیطان کے نقوش پا پر اور جو کوئی چلے گا شیطان کے نقوش پا پر تو وہ تو اس کو حکم دے گا بے حیائی کا اور بدی کا[1] اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ کا فضل اور رحمت اس کی تو نہیں پاک ہو سکتا تھا تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی بھی مگر اللہ ہی پاک کر دیتا ہے جس کو چاہے

8- یعنی ہم فضل اور مہربانی کرنے والے ہیں ہمارے اسی فضل اور مہربانی کی وجہ سے تم اس عذاب سے بچ گئے ہو جس میں تمہاری کوتاہیاں تمہیں مبتلا کر سکتی تھیں وہ کوتاہیاں جو اس معاملے میں تم سے سرزد ہو چکی ہیں، اس لیے آئندہ محتاط رہنا اور ہمارے احکام پر عمل کرنا

1- یعنی بے حیائی اور بدی شیطانی کام ہیں

اور اللہ ہے

سننے والا جاننے والا[2]

22- وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

22- اور نہ قسم کھائیں وہ لوگ

جو تم میں سے

صاحب فضل اور وسعت والے ہیں

یہ کہ وہ نہیں مدد کریں گے

قرابت والوں کی

اور مسکینوں کی

اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کی

اور چاہئے کہ وہ معاف کر دیں

اور وہ درگزر کریں[3]

کیا تم نہیں پسند کرتے

کہ اللہ تم کو معاف کر دے؟

اور اللہ ہے

بخش دینے والا رحم کرنے والا

23- اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

23- ان لوگوں پر تو

جو تہمت لگاتے ہیں

پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر

2- اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سنتا ہے اور اپنے اس علم کامل کی وجہ سے سب کے بارے میں جانتا ہے کہ ان کے اقوال و اعمال کا مقصد کیا ہے اور جس کسی کے بارے میں اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر ارادی طور پر کسی دھوکہ میں آ گیا ہے، اسے وہ ایسی برائی سے بچا لیتا ہے

3- جو کوئی دوسروں کی ایسی چال میں پھنس جائے، اسے معاف کر دو اس کی اس خرابی سے درگزر کرو اور اس کی مالی مدد نہ کرنے کی قسم نہ کھا لو جس کسی پر اللہ نے فضل کیا ہے اور اسے خوشحالی دی ہے وہ ایسے رشتہ والوں مہاجروں اور مسکینوں کی مالی مدد جاری رکھے جو اس چال میں پھنس گئے تھے

لعنت کر دی گئی ہے
دنیا میں اور آخرت میں
اور ان کے لئے ہے عذاب عظیم

24- يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

24- اس دن ان کے خلاف گواہی دیں گے[4]
ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں
اس کے بارے میں
جو کچھ وہ کرتے ہوتے تھے

25- يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

25- اللہ اس روز انہیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا
جس کے وہ مستحق ہیں
اور وہ جان جائیں گے کہ
اللہ ہی حق ہے
سچ کو سچ کر دکھانے والا

26- اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع

26- خبیث عورتیں ہیں واسطے خبیث مردوں کے
اور خبیث مرد ہیں واسطے خبیث عورتوں کے
اور پاک عورتیں ہیں واسطے پاک مردوں کے
اور پاک مرد ہیں واسطے پاک عورتوں کے[5]
یہ لوگ اس سے بری ہیں[6]

ع ۳ ۲ ۹

4- روز قیامت ان کے اپنے ہاتھ پاؤں اور زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گے

5- یعنی کند ہم جنس باہم جنس پرواز کوئی پاک عورت کسی خبیث مرد سے کوئی تعلق نہیں رکھ سکتی اور ایسے ہی کوئی پاک مرد کسی خبیث عورت سے کوئی تعلق اور میل ملاپ نہیں رکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی کسی چال اور فریب میں آسکتا ہے

6- کون بری ہیں؟ وہ جن پاک دامن بے خبر مومنوں پر کوئی تہمت لگا کر اس کا چرچا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خبیث اور ناپاک لوگوں کے ایسے پراپیگنڈے کا ان کی پاکیزگی اور مقام پر کوئی اثر نہیں پڑتا وہ ایسے جھوٹے الزامات سے بری الذمہ ہیں روزِ حساب انہیں جنت میں رزق ملے گا اس پراپیگنڈے کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا

جو کچھ بنانے والے بناتے ہیں
ان کے لئے ہے
مغفرت اور باعزت رزق

4

27- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷

27- اے لوگو جو ایمان لائے ہو
تم ہرگز نہ داخل ہوا کرو گھروں میں [1]
سوائے اپنے گھروں کے
حتّٰی کہ تم اجازت لے لو
اور ان گھروں کے باسیوں کو سلام کہہ چکو
یہ طریقہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے
تاکہ تم خیال رکھ سکو [2]

28- فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸

28- پھر اگر تم اس گھر میں نہ پاؤ کسی کو [3]
تو نہ داخل ہو جاؤ اس میں
اس وقت تک کہ تمہیں اس کی اجازت دے دی جائے
اور اگر تمہیں کہا جائے "واپس لوٹ جاؤ"
تو واپس لوٹ جاؤ

1- افراد اور خاندانوں کی نجی زندگی کے تحفظ اور معاشرتی پاکیزگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک ضابطہ عمل مقرر کر دیا ہے جس کے تحت کسی کی رضامندی کے بغیر اس کے گھر میں داخل ہونے سے منع فرما دیا ہے گھر کے دروازے کے باہر سے اندر آنے کی اجازت حاصل کرو اہل خانہ کو سلام کرو اپنا تعارف کراؤ اور پوچھو کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ اگر گھر والا کہے کہ ہاں آ جاؤ تو گھر میں داخل ہو جاؤ اگر وہ معذرت کر لے تو واپس لوٹ جاؤ گھر والوں کی نجی زندگی کے مکمل احترام کے حوالے سے دروازے کے سوراخوں میں سے اندر جھانکنا بھی روا نہیں

2- تاکہ تم دوسروں کے حقوق کا خیال رکھ سکو اور ان خرابیوں سے بچ جاؤ جو ایسا نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہیں اور ہو سکتی ہیں

3- اجازت دینے یا معذرت کرنے کے لیے یعنی گھر کے اندر سے تمہیں کوئی جواب نہ دے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ گھر خالی ہو مطلب یہ ہے کہ اہل خانہ کسی وجہ سے اس پر راضی نہ ہوں کہ کوئی اس وقت ان کے گھر میں داخل ہو۔ سبب جو بھی ہو اسے قبول کرو

یہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہے[4]
اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو
اسے خوب جانتا ہے

29- لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

29- نہیں ہے تم پر کوئی گناہ
ان گھروں میں داخل ہونے کا
جو رہائش گاہ نہ ہوں[5]
اور تمہیں ان میں کوئی ضروری کام ہو
اور اللہ سب کچھ جانتا ہے[6]
جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو
اور جو تم چھپاتے ہو

30- قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

30- مومن مردوں سے کہہ دیں کہ
وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں
اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں
یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے
اللہ تو باخبر ہوتا ہے
اس سب سے جو لوگ کرتے ہیں

31- وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ

31- اور کہہ دیں مومن خواتین سے کہ
وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

4- یعنی ضرور ملنے کی ضد نہ کرو اگر گھر والا راضی نہ ہو تو واپس لوٹ جاؤ یہ طریقہ ذاتی اور معاشرتی اصلاح کے لیے بہتر ہے اور ان خرابیوں سے پاک ہے جو اس پر عمل نہ کرنے سے پیدا ہو سکتی ہیں

5- جو رہائشی گھر نہ ہوں اور وہاں تمہیں کوئی کام ہو جیسے سرائے، ہوٹل یا مارکیٹ وغیرہ

6- ایسے مقامات پر تم کیوں جاتے ہو اور اس بارے میں جو ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو اللہ کو اس کا سب علم ہے اصل چیز نیت اور عمل کی پاکیزگی ہے، اس پر عمل کرو

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ
اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱

اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں
اور نہ نمائش کریں اپنی زینت کی [7]
مگر وہ جو اس میں سے خود ظاہر ہو جائے [8]
اور لازم ہے کہ وہ ڈالے رکھیں
اپنی اوڑھنیاں
اپنے گریبانوں کے اُوپر
اور نہ ظاہر کریں وہ اپنی زینت
مگر اپنے شوہر پر
یا اپنے باپ پر
یا اپنے خاوند کے باپ پر
یا اپنے بیٹوں پر
یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر
یا اپنے بھائیوں پر
یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر
یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر
یا اپنی ملنے والی خواتین پر
یا ان پر جو ملکیت ہوں
ان کے داہنے ہاتھوں کی [9]
یا ان ملازموں پر

7- زینت سے مراد حسن و زیبائش ہے جسمانی حسن اور سامان زیبائش زیور وغیرہ
8- جس کو چھپا کر رکھنا ممکن نہیں ہوتا انسان کی روزمرہ کی عملی زندگی میں جن چیزوں کو عملاً چھپانا دشوار ہوتا ہے وہ جسمانی حسن میں سے کچھ ہو یا زیورات وغیرہ میں سے ہوں
9- یعنی غلام مگر اس میں اختلاف کیا جاتا ہے کہ مراد صرف لونڈیاں ہیں یا لونڈیاں اور مرد غلام دونوں مراد ہیں

جو مردوں میں سے
حاجت مند نہ ہوں [10]
یا ان چھوٹے لڑکوں پر
جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہیں [11]
اور وہ اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں
اس لیے کہ اپنی زینت میں سے
جو وہ ڈھانپے ہوئے ہوں
اس کا پتہ چل جائے [12]
اور تم رجوع کرو اللہ سے
سب کے سب [13]
اے مومنو
تا کہ تم فلاح پاؤ

32- وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

32- اور تم ان کا نکاح کر دو
جو تم میں سے مجرد ہیں [14]
اور ان کا جو صالح ہوں [15]

10- ایسے مرد ملازم جن میں جسمانی اور ذہنی طور پر جنسی خواہش پیدا ہی نہیں ہو سکتی

11- کم عمر لڑکے جو جنسی باتوں سے واقف نہ ہوں

12- اپنے زیورات و زیبائش سے دوسروں کو آگاہ کرنے کا کوئی طریقہ بھی استعمال نہ کریں ایسا کوئی طریقہ جس سے ایسے لوگوں پر بھی ان کی زینت ظاہر ہو جائے جن پر اسے ظاہر کرنے کی اجازت نہیں

13- ان احکام کے نازل ہونے سے پہلے اگر تم سے کوئی کوتاہی یا لغزش ہو چکی ہے تو اس کے لیے اللہ سے معافی مانگو اور ان احکام پر کاربند ہو جاؤ تا کہ دنیا اور آخرت میں فلاح پا سکو اگر ان احکام کی پابندی نہیں کرو گے تو دونوں جگہ سزا پاؤ گے

14- نکاح کر کے زندگی گزارنے کی حوصلہ افزائی کرو حکم یہ نہیں کہ جو بھی کوئی مرد یا عورت اپنا ساتھی نہیں رکھتے، ان کی لازماً شادیاں کر دو، حکم نکاح کر کے زندگی گزارنے کی حوصلہ افزائی کرنے کا ہے تا کہ معاشرے میں ایسی خرابیاں پیدا نہ ہوں جو ایسے افراد کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں

15- آزاد افراد کے نکاح کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ہی غلاموں کے نکاح کی حوصلہ افزائی کا بھی حکم دے دیا گیا مگر فرمایا ''ان کا جو صالح ہوں'' یعنی وہ جو غلط کار نہ ہوں اور نکاح کے بعد پاک صاف زندگی گزارنے کی خواہش اور صلاحیت رکھتے ہوں

تمہارے لونڈی غلاموں میں سے
اگر وہ فقیر ہوں
تو اللہ ان کو غنی کر دے گا
اپنے فضل سے [16]
اور اللہ ہے
بڑی وسعت والا سب جاننے والا

33- وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

33- اور چاہیے کہ اپنا دامن بچائے رکھیں
وہ لوگ جو نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے
حتیٰ کہ اللہ ان کو
اپنے فضل سے غنی کر دے
اور وہ لوگ جو معاہدہ کرنا چاہیں [17]
اپنی آزادی کا
ان میں سے جو
تمہارے داہنے ہاتھ کی ملکیت ہیں
تو ان سے لکھ لکھا کر لو
اگر تم ان میں شائستگی پاؤ
اور دو ان کو اللہ کے دیئے اپنے مال میں سے

16- روزی کی تنگی کے خوف سے نکاح کی حوصلہ شکنی نہ کرو اللہ بڑی وسعت والا ہے وہ ان کی مالی تنگی دور فرما سکتا ہے اگر وہ عفت و پاکیزگی کو عزیز رکھتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لیے نکاح کرتے ہیں تو اللہ ان کی تنگی دور فرما دے گا، وہ ان کی نیت سے آگاہ ہے

17- تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں جو آزادی حاصل کرنے کے بعد نکاح کرنا چاہتے ہوں ان سے تحریری معاہدہ کر لو کہ وہ تمہارے کیا کیا کام کر دیں گے تو آزاد ہو جائیں گے انہیں غلام رہنے پر مجبور نہ کرو مگر یہ دیکھ لو کہ وہ شائستہ زندگی گزاریں گے یا آزادی کے بعد گندگی پھیلائیں گے

اور نہ مجبور کرو[18]
اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر
جبکہ وہ پاک دامنی کا ارادہ رکھتی ہیں
تاکہ تم دنیاوی زندگی کا سامان ڈھونڈو
اور اگر کوئی انہیں مجبور کر دے[19]
تو اللہ تو
ان پر اس جبر کے بعد
انہیں بخش دینے والا رحم کرنے والا ہے

34- وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۸ ۱۰

34- اور ہم نے بھیج دی ہیں تمہاری طرف
واضح آیات
اور ان لوگوں کی مثالیں
جو تم سے پہلے گزرے ہیں
اور ہم سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت

18- یعنی اپنی لونڈیوں کو تم اپنی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو عرب معاشرے میں یہ بھی پرانا رواج چلا آ رہا تھا کہ لوگ اپنی لونڈیاں اپنے مہمانوں کو پیش کیا کرتے تھے اور ان سے مختلف فوائد حاصل کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس طریقہ سے اجتناب کا بھی حکم دیا ہے تاکہ معاشرے کا اجتماعی ماحول پاک صاف ہو جائے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول اپنی لونڈی معاذہ کو اس کی مرضی کے خلاف زبردستی اپنے مہمانوں کو پیش کیا کرتا تھا اس لونڈی نے حضرت ابوبکر صدیق سے مدد چاہی تو اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا "اس لونڈی کو اپنے قبضہ میں لے لیں" تاکہ وہ ابن ابی کے جبر سے بچ جائے اور اپنی عفت بچا سکے جس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا تھا "ہمیں محمد سے کون بچائے گا جو ہماری لونڈیوں کے معاملے میں بھی ہم پر غالب آ گیا ہے" مقصد اس روایت کا خاتمہ اور صالح معاشرہ کی تعمیر ہے

19- یعنی جن لونڈیوں کو ان کی مرضی کے خلاف ان کے مالک جبر کے ذریعے بدکاری پر مجبور کر رہے ہیں، اللہ ان کی حالت سے آگاہ ہے اور انہیں معاف فرما دے گا کیونکہ وہ اپنی آزادانہ رضامندی سے یہ گناہ نہیں کرتیں

5

35- اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾

35- اللہ نور ہے
آسمانوں کا اور زمین کا[1]
مثال اس کے نور کی ایسے ہے
جیسے ایک طاق ہو
اس میں ایک چراغ رکھا ہو
وہ چراغ ایک شیشے کے فانوس میں ہو
شیشے کا وہ فانوس گویا کہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے
وہ چراغ اس مبارک درخت کے زیتون سے جلایا جاتا ہے[2]
جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی
جس کا تیل ایسا ہے کہ آگ نہ بھی چھوئے تو روشن ہو جائے[3]
نور پر نور[4]
اللہ راہ دکھا دیتا ہے[5]

1- یعنی ساری کائنات کی اشیاء کی حقیقت واضح کرنے والا اور ان کے بارے میں علم و آگاہی دینے والا اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں ''نور'' کا لفظ اسی وسیع تر مفہوم میں استعمال فرمایا ہے ورنہ ''اس کی مانند تو کوئی چیز ہے ہی نہیں'' [42:11] وہ نور یا روشنی کیسی ہے جو کائنات میں ہر طرف پھیلی ہے جس کے ذریعے اہل فکر حق سچ تک پہنچ جاتے ہیں؟ اس کی مثال آگے ہے

2- جیسے اس چراغ میں زیتون کے برکت والے درخت کا تیل ہو ایسے زیتون کے درخت کا تیل جو کھلے میدان میں ہو اور اسے بلا رکاوٹ روشنی اور ہوا پہنچتی رہتی ہو اس کے مغرب میں کوئی رکاوٹ ہو نہ مشرق میں یعنی صبح سے شام تک سورج کی روشنی اور گرمی اس تک پہنچتی رہتی ہو

3- اس درخت کا تیل اتنا خالص اور پاکیزہ ہو کہ اسے آگ نہ بھی دکھائی جائے تو بھی ہلکی سی گرمی سے روشن ہو جاتا ہے

4- زیتون کے روشن تیل کی روشنی، ستارے کی مانند روشن اس شیشے کے فانوس کی چمکیلی روشنی جس میں وہ چراغ رکھا ہوا ہے اس طرح روشنی کے اوپر روشنی ہے جو ہر چیز دکھا دیتی ہے یعنی کائنات کی ہر چیز اللہ کی عطا کردہ روشنی میں سب کو صاف نظر آتی ہے اللہ کی عطا کردہ کونسی روشنی؟ کتاب ہدایت

5- جو بھی کوئی اس روشنی سے راہ راست معلوم کرنے کی خواہش رکھتا ہو، وہ اس سے مکمل ہدایت پا لیتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں سب ◄◄

اپنے نور کی طرف
جس کسی کو چاہے
اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے
اور اللہ ہر چیز کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے

36- فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾

36- ان گھروں میں[6]
اللہ نے اجازت دی ہے
جن کو بلند کرنے کی
اور ان میں اپنے نام کا ذکر کرنے کی
صبح و شام اس کے نام کی تسبیح بیان کرتے ہیں

37- رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾

37- وہ لوگ جن کو نہیں غافل کرتی
تجارت اور نہ خرید و فروخت
اللہ کی یاد سے
اور نماز قائم کرنے سے
اور زکوٰۃ دینے سے

◀◀ احکامات صاف صاف بتا دیئے ہیں اسے معلوم ہے کہ کون اس سے ہدایت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے اور کون نہیں رکھتا جو راہ راست میں دلچسپی نہ رکھتا ہو اسے وہ اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے

6- ان گھروں سے مراد کون سے گھر ہیں؟ بعض کے نزدیک مساجد مراد ہیں جبکہ بعض دیگر کے نزدیک مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ مراد ہیں لیکن سیاق و سباق کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ مراد روشنی پا لینے والوں کے اپنے گھر اور ان کی مساجد ہیں جن میں وہ اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی عظمت و بزرگی کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور کافروں کے گھروں کے مقابلے میں ان گھروں کا مقام و مرتبہ بلند کر دیتے ہیں یعنی ان گھروں کا ماحول بدل جاتا ہے اور وہاں دین کی روشنی پھیل جاتی ہے بلند کرنے سے مراد بلند و بالا تعمیر کرنا نہیں بلکہ مراد ہے اللہ کے ذکر اور ایمانی پاکیزگی سے بلند کر دینا

کہ وہ ڈرتے ہیں اس دن سے
جس میں دل اور آنکھیں الٹ پلٹ جائیں گے [7]

38- لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

38- تاکہ اللہ انہیں بہترین جزا دے [8]
اس کی جو انہوں نے کیا ہو
اور اپنے فضل سے انہیں مزید نوازے
اور اللہ بلاحساب رزق دیتا ہے
جسے چاہے

39- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ

39- اور جن لوگوں نے کفر کیا [9]
ان کے اعمال تپتے ہوئے صحرا میں سراب کی مانند ہیں

7- روز قیامت

8- وہ ایسے اعمال کیوں کرتے ہیں جن کا آیت 36 اور 37 میں ذکر فرمایا گیا ہے؟ اس لیے کہ وہ روز حساب کی پکڑ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے نیک اعمال کی جزا کے وعدے پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں امید ہوتی ہے کہ اس روز اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی بہترین جزا کے ساتھ ساتھ اپنے فضل سے انہیں اور بھی زیادہ دیں گے

9- یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اس روشنی سے راہ راست پا لینے سے انکار کر دیا ہے وہ جو قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے ان اعمال کے دھوکے میں مبتلا ہیں جنہیں وہ نیکی سمجھ کر کر رہے ہیں سراب سے مراد صحرائی علاقہ میں ریت کا وسیع میدان ہے شدید گرمی میں جب اس ریت پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں تو دور سے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے پانی کا وسیع ذخیرہ ہو اور وہ پانی چمک رہا ہو صحرائی علاقہ میں گرمی اور پیاس کا مارا مسافر اس کی طرف جاتا ہے کہ پیاس بجھائے اور سکون حاصل کرے لیکن جب وہاں پہنچتا ہے تو پانی کا نشان تک نہیں پاتا اس کو وہاں کچھ بھی نہیں ملتا بلکہ طویل سفر کر کے اس تک آنے کی تھکاوٹ اور مایوسی اس کا مقدر ہوتی ہے قرآن پر ایمان نہ لانے والے اہل مکہ اور عرب بھی خیرات، صلہ رحمی اور مسافروں کی مدد وغیرہ کیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ نیکیاں جمع کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی قرآن پر ایمان نہیں لاتا، اس کے ایسے اعمال ویسا ہی دھوکہ ہیں جیسے سراب کی طرف سفر کرنے والے مسافر کا سفر بے فائدہ اور مایوسی اور دکھ دینے والا ہوتا ہے اعمال کی بنیاد اللہ پر ایمان کے ساتھ، اس کی کتاب ہدایت پر ایمان ہے "وہ وہاں پر اللہ کو پاتا ہے" یعنی اپنے اعمال کو نیکیاں سمجھنے کا دھوکہ اللہ تعالیٰ اس پر ظاہر فرما دیتے ہیں اور وہ ناکامی اور دکھ اس کے اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے فریب کی اللہ کی طرف سے سزا ہوتی ہے اور ایسوں کو اللہ اس دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے

شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾

پیاس کا مارا جس کو پانی خیال کرتا ہے
حتّٰی کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے
تو وہ اسے کچھ بھی نہیں پاتا
بلکہ وہ وہاں پر اللہ کو پاتا ہے
پس اس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا
اور اللہ حساب لینے میں جلدی کیا کرتا ہے

40- اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ
بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ
لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع

40- یا گہرے سمندر کی تہ میں گھپ اندھیرے کی مانند ہیں[10]
جس کے اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے
اس موج کے اوپر ایک اور موج ہے
اس کے اوپر بادل ہے
ایک کے اوپر دوسرا گھپ اندھیرے
جب کوئی وہاں اپنا ہاتھ نکالے
تو ممکن ہی نہ ہو کہ وہ اس کو دیکھ سکے
اور جس کسی کو اللہ روشنی نہ دے
تو نہیں ہے اس کے لیے کوئی بھی روشنی

6

41- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ
وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

41- کیا تو دیکھتا نہیں کہ
اللہ ہی کی تسبیح بیان کرتا ہے[1]
جو کوئی بھی ہے

10- قرآن پر ایمان نہ لانے والوں اور نیکیاں سمجھ کر برے اعمال کرنے والوں کے اپنے کو دھوکہ دینے کی وضاحت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتے ہیں کہ انکے اعمال تو سمندر کی گہرائی میں ایسے گھپ اندھیر کی مانند ہیں جس میں کوئی اپنا ہاتھ تک نہیں دیکھ سکتا

1- کائنات کی ہر مخلوق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہی تسبیح بیان کرتی ہے

آسمانوں میں اور زمین میں
اور پر پھیلائے ہوئے محو پرواز پرندے
ہر ایک جانتا ہے[2]
اپنی عبادت اور اپنی تسبیح
اور اللہ اچھی طرح باخبر ہے
اس سے جو کچھ وہ کرتے ہیں

42- وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

42- اور اللہ ہی کے لئے ہے
بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی
اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کی واپسی

43- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾

43- کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ[3]
بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے
پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم جوڑ دیتا ہے
پھر اس کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے
پھر تو دیکھتا ہے بارش
اس میں سے نکلتی ہوئی
اور وہ برساتا ہے آسمان سے
آسمانی پہاڑوں سے اولے[4]

2- ہر مخلوق کو اللہ کی عظمت کی تسبیح کا اپنا طریقہ معلوم ہے اور وہ اس پر عمل کرتی ہے

3- فضاؤں میں سبک خرام بادلوں کو اکٹھا کر کے ان سے بارش بھی اللہ ہی برساتا ہے

4- ان بادلوں کے بڑے بڑے پہاڑ بنا کر ان میں سے زمین پر اولے بھی اللہ ہی برساتا ہے، اس میں بھی کسی اور کا کوئی عمل دخل نہیں اور ان اولوں سے کسی کو نقصان پہنچانے والا اور کسی اور کو ان سے بچا لینے والا بھی اللہ ہی ہے

اور وہ ان سے نقصان پہنچاتا ہے جسے چاہے
اور جسے چاہے ان سے بچا لیتا ہے
اس کی بجلی کی چمک اتنی تیز کہ
بینائی ہی ختم کر دے[5]

44- يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

44- اللہ ہی ہے جو[6]
رات کو اور دن کو بدل دیتا ہے
اہل نظر کے لئے تو
اس میں واقعی سبق ہے[7]

45- وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

45- اور اللہ نے ہر چلنے والا جاندار
پانی سے پیدا کیا ہوا ہے[8]
تو ان میں سے کچھ وہ ہیں
جو اپنے پیٹ پر چلتے ہیں
اور ان میں کچھ وہ ہیں
جو دو پاؤں پر چلتے ہیں
اور ان میں سے کچھ وہ ہیں

5- ان بادلوں سے آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی تیز چمک بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے
6- رات اور دن کے ایک دوسرے کے آگے پیچھے آنے کا نظام بھی اسی نے بنایا ہوا ہے
7- کیا سبق ہے اس میں اہل نظر کے لیے؟ یہ سبق کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرنا چاہیے جو بھی کوئی اس پر غور کرے گا، جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اسی نتیجے پر پہنچے گا اور ایمان لے آئے گا
8- یہ اللہ ہی کے خالق و مالک ہونے کسی بھی اور کے اللہ کے ساتھ کسی کام میں شامل نہ ہونے کے حوالے سے زمین پر چلنے پھرنے اور حرکت کرنے والے حیوانوں کو جن میں انسان بھی شامل ہے، الگ الگ شکلوں میں پیدا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے اپنی خلاقیت کا بیان کیا ہے۔ پانی سے یعنی نطفہ سے جو پانی جیسا ہوتا ہے

جو چار پاؤں پر چلتے ہیں

46- لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

اللہ جو چاہے پیدا کر دیتا ہے

اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے

46- ہم نے واضح آیات بھیج دی ہیں

اور اللہ ہدایت دے دیتا ہے

جس کو چاہے

راہ راست کی طرف

47- وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور وہ لوگ کہتے ہیں "ہم ایمان لائے [9]

اللہ پر اور اس کے رسول پر

اور ہم نے اطاعت قبول کی"

پھر ان میں سے ایک فریق

اس کے بعد اس سے پھر جاتا ہے

اور وہ لوگ ہرگز مومن نہیں

48- وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور جب انہیں بلایا جاتا ہے [10]

اللہ اور اس کے رسول کی طرف

تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے

تو ناگہاں ان میں سے ایک فریق

منہ پھیر لیتا ہے

9- اللہ اور رسول پر ایمان کا ثبوت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پابندی ہے

10- جب ایسے لوگوں کے معاملات کا فیصلہ اللہ کے احکام کے مطابق کرنے کو بلایا جائے تو وہ اس سے انحراف کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا رسول اللہ کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے بلائے اور انہیں معلوم ہو کہ فیصلہ ان کے خلاف ہوگا کیونکہ وہ حق پر نہیں ہیں تو وہ قرآن اور اللہ کے رسول ﷺ سے الگ ہو جاتے ہیں یہ اشارہ کسی خاص گروہ کی طرف بھی ہو سکتا ہے مگر ایسے گروہوں کے بارے میں بھی ہے جو ہمیشہ مسلم معاشرے میں پائے جاتے ہیں

49- وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

49- اور اگر حق ان کی طرف ہو[11]
تو وہ اس کی طرف
گردن جھکائے ہوئے چلے آتے ہیں

50- اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

50- کیا ان کے دلوں میں کوئی مرض ہے؟
یا وہ شک میں پڑ گئے ہیں؟
یا وہ اس سے ڈرتے ہیں کہ
اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کرے گا؟
نہیں!
بلکہ وہ تو خود ظالم ہیں[12]

7

51- اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

51- مومنوں کا تو اس کے علاوہ
کوئی اور قول ہوتا ہی نہیں[1]
جب بھی ان کو بلایا جائے
اللہ اور اس کے رسول کی طرف
تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے

11- یعنی جب انہیں معلوم ہو کہ ان کا موقف درست ہے اور فیصلہ ان کے حق میں ہوگا تو وہ خوشی خوشی چلے آتے ہیں قرآن کے مطابق فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''نہیں'' ان کے ساتھ بے انصافی تو ہو ہی نہیں سکتی قرآن وسنت کے فیصلوں میں حقدار کو ہی حق ملتا ہے ان لوگوں کے اس رویہ کا بنیادی سبب یہ ہے کہ وہ خود ہی ظالم ہیں یعنی بے انصافی کرنے والے وہ خود ہوتے ہیں اس لئے حق اور سچ کے مطابق فیصلے کو قبول کرنے سے انحراف کرتے ہیں اس سارے انحراف اور خوشی خوشی چل پڑنے کا سبب کیا ہوا؟ مفاد پرستی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کامل نہ ہونا کوئی سچا مسلمان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا

1- کوئی اور قول نہیں ہوتا یعنی کوئی بھی اور جواب نہیں ہوتا، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم اور فیصلہ کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں

وہ یہی کہتے ہیں ”ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی“

اور ایسے ہی لوگ ہیں

جو فلاح پانے والے ہیں

52- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾

52- اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے

اللہ کی اور اس کے رسول کی

اور اللہ سے ڈرتا ہے

اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے

تو ایسے لوگ ہی ہیں

جو کامیاب ہونے والے ہیں

53- وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

53- اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں[2]

اپنی بڑی پکی قسمیں

کہ اگر تو ان کو حکم دے

تو وہ ضرور گھروں نکل پڑیں گے

کہدیں ”تم نہ قسمیں اٹھاؤ[3]

پسندیدہ اطاعت ہی مطلوب ہے“

اللہ تو اسے اچھی طرح جانتا ہے[4]

جو کچھ بھی تم کرتے ہو

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے، آپ ﷺ کو اپنے خلوص اور ایمان کا یقین دلانے کے لیے ہمارے نام کی بڑی بڑی قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ انہیں حکم دیں تو وہ فوراً اس کی تعمیل کے لیے گھروں سے نکل پڑیں گے اور جو آپ ﷺ حکم دیں گے، کریں گے، جانیں تک دے دیں گے

3- یعنی ان سے کہہ دو کہ قسمیں نہ اٹھاؤ، اپنے قول و فعل سے دیگر مسلمانوں کی مانند ہو جاؤ روزمرہ کے معاملات میں احکام قرآن کی تعمیل کرو یہی عمل مطلوب ہے

4- اللہ کا فیصلہ تمہارے عمل اور نیت پر ہوگا، قسموں پر نہیں وہ سب کچھ جانتا ہے

54- قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

54- کہدیں "تم اطاعت کرو اللہ کی
اور اطاعت کرو رسول کی
سو اگر تم روگردانی کرو گے
تو اس کے ذمے تو صرف وہی ہے
جو اس پر فرض کیا گیا ہے[5]
اور جو تم پر فرض کیا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم ہو
اور اگر تم نے اس کی فرمانبرداری کی
تو ہدایت پا لو گے
اور رسول کے ذمے تو صرف
کھول کر حکم پہنچا دینا ہی ہے"

55- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

55- اللہ نے وعدہ کیا ہوا ہے[6]
تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ
جو ایمان لائیں
اور نیک کام کریں
کہ وہ ان کو ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا
جیسے اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا
جو ان سے پہلے ہوتے تھے

5- یعنی اگر تم اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی پابندی نہیں کرو گے تو اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل ایمان نیک کام کریں ہمارے احکام پر چلیں تو ہم انہیں دنیا میں اختیار دے دیا کرتے ہیں یہ ہمارا اصول اور وعدہ ہے اور اس کا ثبوت ان لوگوں کو دنیا میں خلافت عطا کر دینا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں

اور وہ ضرور مضبوط کر دے گا[7]
ان کے لئے ان کا وہ دین
جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے
اور وہ ضرور بدل دے گا
ان کی خوف کی حالت کو امن سے
بس وہ میری عبادت کریں[8]
اور وہ شریک نہ ٹھہرائیں
میرے ساتھ کسی بھی چیز کو
اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے
تو ایسے لوگ ہی ہیں
جو فاسق ہیں

56- وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

56- اور قائم کرو نماز
اور ادا کرو زکوٰۃ
اور اطاعت کرو رسول کی
تا کہ تم پر رحم کیا جائے

57- لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع ۱۳

57- ہرگز نہ خیال کرنا کہ جو لوگ کفر کر رہے ہیں[9]
وہ زمین میں عاجز کر دینے والے ہیں
اور ٹھکانہ ان کا تو ہے جہنم

7- ہم اہل ایمان کو خلافت دے کر ان کے دین کو مضبوط کر دیں گے اور ان کی خوف کی حالت ختم کر کے انہیں امن و سکون عطا کر دیں گے اجتماعی اور انفرادی امن اور سکون دے کر انہیں کامرانی عطا کر دیں گے

8- یہ فلاح اور امن و سکون کا وہ طریقہ ہے جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرما دیا کرتے ہیں ایسا کرو تا کہ وہ شرائط پوری ہو جائیں

9- یعنی وہ اللہ کی تدبیر کو ناکام نہیں بنا سکتے کفار یہاں بھی ناکام ہوں گے اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

اور وہ تو بہت ہی بری جگہ ہے
واپسی کے لیے

8

58- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۸

58- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو[1]
لازم ہے کہ تم سے اجازت مانگیں
وہ جن کے مالک ہیں تمہارے داہنے ہاتھ
اور وہ جو تم میں سے بلوغت کو نہیں پہنچے
تین اوقات میں
فجر کی نماز سے پہلے
اور دوپہر کے وقت
جب تم اپنے کپڑے اُتار دیتے ہو
اور عشاء کی نماز کے بعد
یہ تین اوقات تمہارے لئے پردے کے ہیں
ان اوقات کے علاوہ

1- معاشرے میں گھر بنیادی یونٹ کی حیثیت رکھتا ہے اسلامی معاشرہ کو فلاح کی بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی یونٹ کی پاکیزگی کی حفاظت کے لیے بھی اہل ایمان کے لیے رہنما اصول مقرر فرما دیئے ہیں گھر میں بچے بوڑھے خواتین مرد اور ملازم ہوتے ہیں جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ رہنما اصول نازل فرمائے تھے، اس وقت گھروں میں غلام، مرد اور خواتین بھی ہوتے تھے "وہ جن کے مالک ہیں تمہارے داہنے ہاتھ" اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رات اور دن کے تین اوقات میں (1) فجر کی نماز سے پہلے (2) دوپہر کی گرمی کے وقت جب لوگ آرام کرتے ہیں اور بعض کپڑے بھی اتار دیتے ہیں اور (3) رات کو عشا کی نماز کے بعد ان خادموں اور نابالغ بچوں میں سے بھی کوئی اجازت لیے بغیر بالغ افراد کی خلوت (Privacy) میں دخل اندازی نہ کرے کوئی کام ہو تو پہلے اجازت لے تا کہ وہ اپنے لباس پہن لیں اور نیند میں ہوں تو جاگ جائیں اللہ تعالیٰ نے ان تین اوقات کو بالغوں کے پردہ کے اوقات فرمایا ہے یعنی ایسے اوقات جب خود بھی انہیں خلوت کی حفاظت کرنا چاہیے اور کسی اور کو بھی اس میں مداخلت نہیں کرنا چاہیے حتیٰ کہ بچوں اور خادموں تک کو بھی نہیں

تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں[2]
تم میں سے بعض کو بعض کے پاس
بار بار آنا ہی ہوتا ہے
اللہ اس طرح سے بیان کرتا ہے
تمہارے لئے اپنے احکام
اور اللہ ہے
خوب جاننے والا حکمت والا

59- وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۹

59- اور جب تم میں سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں[3]
تو لازم ہے کہ وہ بھی اجازت مانگیں
جس طرح وہ اجازت مانگتے ہیں
وہ جو ان سے پہلے ہیں
اللہ اس طرح بیان کرتا ہے
تمہارے لئے اپنے احکام
اور اللہ ہے
سب کچھ جاننے والا
حکمت والا

60- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ

60- اور گھروں میں بیٹھ چکی عورتیں[4]
وہ جو نکاح کی اُمیدوار نہیں

2- خلوت کے ان اوقات کے علاوہ ضروری کاموں کے لیے جو ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے پاس آنا جانا ہوتا ہے اس کی اجازت ہے مطلب یہ کہ ان احکام سے گھریلو زندگی متاثر نہیں ہونا چاہیے

3- جب گھر میں رہنے والے بچے بالغ ہو جائیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھی ان بالغوں کی طرح اجازت حاصل کیا کریں جن کا پہلے ذکر ہوا ہے

4- ایسی عمر رسیدہ خواتین جن سے کوئی شادی نہیں کر سکتا، وہ شادی اور اس کے اعمال کی حدود سے آگے نکل چکی ہیں

غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۶۰

ان پر اس کا کوئی گناہ نہیں[5] کہ وہ اپنی چادریں اتار دیں بشرطیکہ وہ اپنی زینت کی نمائش نہ کرنا چاہتی ہوں لیکن اگر وہ اس سے بچیں تو یہ ان کے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ ہے سب کچھ سننے والا اور جاننے والا[6]

61- لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ

61- نہیں ہے نابینا کے لئے کوئی حرج[7] اور نہ لنگڑے کے لئے کوئی حرج اور نہ مریض کے لئے کوئی حرج اور نہ تمہارے اپنے لئے

5- یعنی انہیں وہ لباس اتار دینے کی اجازت ہے جو جسمانی زینت اور زیورات چھپا کر رکھنے کے لیے لازم ہے (جس کا ذکر آیت 31 میں ہے) لیکن اس اجازت کے حوالے سے انہیں بھی اپنی زینت کی نمائش کے لیے ایسا استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیکھیں آیت 31 حاشیہ 9، 10 اور 11

6- اس اجازت کے بعد کوئی خاتون اس پر کیسے عمل کرتی ہے اور کس نیت سے ایسا کرتی ہے، اللہ سے چھپایا نہیں جا سکتا

7- اس آیت کی وضاحت کے لیے ابن عباس کا ایک قول بیان کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ''ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ'' تو لوگ عزیز و اقارب کے ہاں سے کھانے پینے سے بھی خوفزدہ رہتے تھے اور جب تک باقاعدہ دعوت طعام نہیں دی جاتی تھی، اپنے عزیزوں کے ہاں سے بھی نہیں کھاتے تھے اس لیے باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنے، میل ملاپ میں رکاوٹیں دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عزیز و اقارب کے ہاں سے بلا دعوت کے بھی کھانے میں کوئی خرابی نہیں آیت کے شروع میں نابینا، پیدائشی لولے لنگڑے اور مریض کا ذکر فرمایا ہے اس کے بعد عام مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں کہ ''تمہارے اپنے لیے بھی کوئی حرج نہیں'' کس چیز میں حرج نہیں؟ اس میں کہ کھاؤ تم اپنے گھروں سے، اپنے گھروں سے مراد اپنے اور اپنے بیٹوں کے اور اقارب ''اَنْفُسِكُمْ'' کے گھر ہے اس حوالے سے دیکھا جائے تو حکم یہ ہے کہ اگر کوئی نابینا، لنگڑا یا مریض اور معذور اس قابل نہیں کہ خود اپنی ضرورت پوری کر سکے تو وہ اپنے اقارب ''اَنْفُسِكُمْ'' کے گھروں سے کھا سکتا ہے اس کی اسے اجازت ہے جیسے کہ دیگر مسلمانوں کو اجازت ہے آگے تفصیل سے ذکر فرمایا گیا ہے ان اقارب کا جو رشتہ کے تعلق والے ہیں اس طرح تکلفات اور توہمات سے پاک باہمی بھائی چارے کا فروغ اور استحکام آسان بنا دیا گیا ہے

اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ
اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا
جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً
طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

اس میں کہ تم کھاؤ اپنے گھروں سے
یا اپنے آباء کے گھروں سے
یا اپنی ماؤں کے گھروں سے
یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے
یا اپنی بہنوں کے گھروں سے
یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے
یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے
یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے
یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے
یا ایسے گھروں سے
جن کی چابیاں تمہارے سپرد کی ہوئی ہوں[8]
یا اپنے دوستوں کے گھروں سے
نہیں ہے تم پر کوئی گناہ[9]
اس میں کہ تم اکٹھے کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ
سو جب تم گھروں میں داخل ہو
تو آپس میں ایک دوسرے کو سلام کہو
اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی
مبارک اور پاکیزہ دعائے خیر

ع ۸ ۱۲

8- کوئی مسلمان کسی مہم پر گیا ہے کاروبار کے سلسلہ میں گیا ہوا ہے اور اپنے گھر کی حفاظت کے لیے کسی کو ذمہ داری سونپ گیا ہوا ہے، اس محافظ پر بھی کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس گھر سے کھانے کی اپنی جائز ضروریات پوری کر لے

9- یعنی کسی گھر میں کسی قبیلہ میں میزبانی کا جو بھی طریقہ ہو، اس کے مطابق کھانے کی اجازت ہے اگر دسترخوان بچھا کر میزبان اور مہمان اکٹھے مل کر کھائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور اگر الگ الگ بیٹھ کر کھائیں تو اس کی بھی اجازت ہے جیسے بھی حالات ہوں جو بھی طریقہ اپنانا مناسب ہو، اپنا لیا جائے

اور اللہ تمہارے لئے
اس طرح کھول کر احکامات بیان کرتا ہے
تاکہ تم عقل سے کام لو

9

62- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾

62- صرف وہی لوگ مومن ہیں
جو ایمان رکھتے ہیں
اللہ پر اور اس کے رسول پر
اور جب وہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں[1]
کسی ایسے کام کے سلسلے میں جو سب سے تعلق رکھتا ہو
تو وہ نہیں جاتے وہاں سے[2]
اس وقت تک کہ اس سے اجازت نہ لے لیں
جو لوگ تجھ سے اجازت مانگتے ہیں
یہی لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں
اللہ پر اور اس کے رسول پر[3]
سو جب وہ تجھ سے اجازت مانگیں[4]

1- کس کے ساتھ ہوتے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ۔ کس سلسلے میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں؟ کسی ایسے کام کے سلسلے میں جو ساری جماعت کے نفع نقصان سے تعلق رکھتا ہو کوئی جنگی مہم ہو، کوئی اجتماعی فلاح کا کام ہو اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس سلسلے میں اجتماع کا حکم دیا ہو

2- یعنی اگر کوئی ضرورت پیش آجائے تو اللہ کے رسول ﷺ کو اس سے آگاہ کرتے ہیں اور آپ کی اجازت کے بغیر الگ ہو کر واپس نہیں لوٹ جاتے

3- ایسے لوگ ہی مومن ہیں

4- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جب یہ لوگ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے الگ ہو جانے اور لوٹ جانے کی اجازت مانگیں تو آپ جس کو چاہیں اجازت دے دیں یعنی ہر کسی کو اجازت دے دینے کا ہم آپ کو حکم نہیں دے رہے آپ اس کی درخواست اور مجبوری پر غور کریں اور اگر اس کو واقعی کوئی مجبوری درپیش ہو تو اسے اجازت دے دیں لیکن اگر آپ دیکھیں کہ کوئی بہانہ بنا رہا ہے تو اجازت نہ دیں تو اس کی بھی آپ ﷺ کو اجازت ہے

اپنے کسی کام کے لئے
تو اجازت دے دیں
جس کسی کو تو اجازت دینا چاہے
اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں[5]
اللہ تو ہے
بخش دینے والا رحم کرنے والا

63- لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

63- ہرگز نہ بنالو رسول کی طرف سے بلانے کو[6]
اپنے درمیان
جیسے تمہارا ایک دوسرے کو بلانا
اللہ تو جانتا ہے ان لوگوں کو[7]
جو تم میں سے آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں
سو جو لوگ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں
انہیں ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنہ میں نہ پھنس جائیں
یا انہیں دردناک عذاب نہ آن لے

5- اس نے اجازت تو طلب کی ہے مگر بہانہ بنایا ہے اور آپ نے اسے اجازت نہیں دی، اس کے بعد اس کی اس کوتاہی کے لیے اللہ سے اس کے حق میں مافی معانگیں اللہ معاف کرنے والا ہے یعنی آپ بھی اسے معاف کریں اس بہانہ سازی کے لیے

6- جب اللہ کے رسول ﷺ تمہیں کسی مہم کے لیے کسی کام کے لیے بلاتے ہیں تو وہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہوتا ایسا جیسے کسی معاملے کے لیے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو مسلم امہ کے اجتماعی مفاد کے حوالے سے وہ معاملہ اہم ہوتا ہے، لہٰذا اس بلانے کو عام بلانا نہ سمجھو

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ سے اجازت لیے بغیر کھسک جاتے ہیں، اللہ ان کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوتا ہے اس لیے وہ اللہ سے ڈریں اور رسول ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ کریں کہ اللہ کا رسول بلائے تو اجازت کے بغیر آپ ﷺ سے الگ ہو کر واپس چلے جائیں۔ اگر ایسا کرو گے تو کیا ہوگا؟ اس دنیا میں آزمائش یعنی مصیبت اور آخرت میں عذاب تمہارا مقدر ہو جائے گا

64- اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۴ ع ۹/۳/۱۵

64- آگاہ ہو جاؤ
اللہ ہی کا ہے
جو کچھ بھی ہے آسمانوں میں اور زمین میں
وہ خوب جانتا ہے کہ تم کس روش پر ہو[8]
اور جس روز لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے
تو وہ ان کو بتا دے گا اس کے بارے میں
جو کچھ بھی انہوں نے کیا تھا
اور اللہ
ہر ایک چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے

8- تم کس روش پر ہو یعنی تم کیا چاہتے ہو، تم اللہ کے رسول ﷺ کی اجازت کے بغیر مسلمانوں سے چپکے سے کیوں الگ ہو گئے ہو اللہ کو اس بارے میں سب کچھ معلوم ہے اور روز قیامت اللہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا جب اللہ کسی کو اس کی بدنیتی اور روش کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا تو پھر اس کے ساتھ کیا ہوگا؟ یہ سوچ لو

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 77 آیات اور 6 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴿۱﴾

1- بہت ہی متبرک ہے وہ[1] جس نے اپنے بندے پر یہ الفرقان نازل کیا[2] تاکہ سارے جہانوں کے لئے[3] خبردار کر دینے والا ہو[4]

2- الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

2- وہ جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے[5] اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہوا[6] اور جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی بھی شریک نہیں[7]

1- تَبٰرَكَ کا ترجمہ ''بہت ہی متبرک ہے'' کیا گیا ہے لیکن اس کا مفہوم بہت وسیع ہے خالق و مالک کائنات کی عظمت و کبریائی، کمالِ قدرت، فیض و بھلائی تقدس و یکتائی کی ناقابل تصور انتہا سب اس مفہوم میں شامل ہے آگے ان انتہاؤں کا بیان ہے یہ واضح کرنے کے لیے کہ یہ کائنات توحید خداوندی کی خود گواہ ہے اور وہی اس کائنات کا مالک و مختار ہے

2- الفرقان یعنی قرآن کریم۔ فرقان کا مطلب ہے وہ کسوٹی جو حق اور باطل کو الگ الگ کر دے حق کیا ہے اور باطل کیا ہے، ٹھیک ٹھیک بتا دے فلاح کی راہ دکھانے والی نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے سب کچھ بتا دینے والی کسوٹی قرآن جس میں ایسے مضامین شامل ہیں جو سب کچھ بتا اور سمجھا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے بندے پر یہ ہم مرحلہ وار، وقفہ وقفہ سے نازل فرما رہے ہیں

3- تاکہ سب جہانوں کے سب انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے اور وہ ہوشیار اور خبردار رہیں

4- کون خبردار اور ہوشیار کر دینے والا ہو؟ ایک خیال یہ ہے کہ اس سے مراد اللہ کے رسولؐ ہیں جن پر یہ فرقان مرحلہ وار نازل کیا گیا ہے جبکہ بعض اس سے مراد خود فرقان لیتے ہیں مراد جو بھی ہو اللہ کے رسول ﷺ سب زمانوں کے سب انسانوں کے لیے ہیں اور قرآن بھی سب زمانوں کے سب انسانوں کے لیے ہے اور اللہ کی طرف سے اس کا نزول سب زمانوں کے سب انسانوں پر اللہ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے انہیں راہ ہدایت دکھا دینے والی کسٹوی عطا کر دی ہے جو انہیں گناہ اور گمراہی سے بچا کر فلاح کی راہ ٹھیک ٹھیک بتا دیتی ہے

5- یعنی جس اللہ نے یہ فرقان نازل فرمایا ہے، وہ وہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی کا مالک ہے

6- وہ آسمانوں اور زمینوں کا ایسا بادشاہ ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ خود ہی اس بادشاہی کا مالک رہے گا بیٹا باپ کی نسل کو باقی رکھنے اور اس کی وراثت کی حفاظت کے لیے ضروری خیال کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ جو آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ ہے، وہ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والا ہے اسے انسانوں جیسی ایسی کوئی مجبوری یا محتاجی نہیں

7- یعنی آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت کا وہ اللہ واحد مالک ہے

اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا
پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کر دی [8]

3- وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳

3- اور انہوں نے اس کے علاوہ [9]
وہ معبود بنا لئے ہیں
جو ہرگز کوئی بھی چیز پیدا نہیں کرتے
بلکہ وہ پیدا کئے جاتے ہیں
اور جو ہرگز نہیں اختیار رکھتے اپنے لئے بھی
کسی نقصان کا اور نہ کسی نفع کا۔
اور جو کوئی بھی اختیار نہیں رکھتے
موت پر اور نہ زندگی پر
اور نہ پھر سے اٹھا کھڑا کرنے پر

4- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ ۝۴

4- اور کافر لوگ کہتے ہیں [10]
"یہ تو ایک من گھڑت چیز ہے
جو اس نے خود گھڑ لی ہے

8- آسمانوں اور زمینوں میں جو بھی کوئی چیز ہے، اسی اللہ نے پیدا کی ہوئی ہے اور جس چیز کا جو بھی کوئی کردار متعین کیا گیا ہے، اس کو اس کے مطابق بنایا گیا ہے وہ کوئی جاندار مخلوق ہو یا کوئی بے جان چیز ہو

9- اس کے بعد کہ ہر چیز اس اللہ نے ہی پیدا کی ہوئی ہے جس نے فرقان نازل فرمایا ہے اور اس نے ہر چیز کا خاص اندازہ مقرر کیا ہوا ہے مشرکوں کے معبودوں کی بے بسی کا حال بیان فرما دیا ہے کہ وہ جو بھی ہیں جن کی کافر و مشرک اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں، وہ سب تو اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور ان کا خاص اندازہ بھی ہم نے ہی مقرر کیا ہوا ہے ان کی زندگی، موت، نفع نقصان تو ہماری طرف سے خاص اندازہ کے تحت متعین کیے ہوئے ہیں وہ کیسے ان مشرکوں کو کوئی نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

10- یعنی کفار کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کی نازل کی کتاب نہیں بلکہ اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے اور اسے گھڑنے میں کچھ اور لوگوں نے اس کی مدد کی ہے

اور اس میں اس کی مدد کی ہے

اور ایک گروہ نے"

سو وہ کافر [11]

بہت بڑا ظلم اور سخت بہتان لے آئے ہیں

5- وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

5- اور وہ کہتے ہیں

"یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

جو اس نے لکھوالی ہیں

اور وہ صبح و شام اس پر پڑھی جاتی ہیں"

6- قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

6- کہہ دیں "اسے تو اس نے نازل کیا ہے [12]

جو آسمانوں اور زمین کا سارا بھید جانتا ہے

وہ تو بڑا ہی بخش دینے والا مہربان ہے"

7- وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ

7- اور وہ کہتے ہیں "یہ کیسا رسول ہے [13]

11- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کے بارے میں یہ کہنا ان کی طرف سے بہت بڑا بہتان اور بے انصافی ہے یعنی وہ حق کو حق ماننے سے انکار کر رہے ہیں اور یہ ان کی عادت مجرمانہ کا نتیجہ ہے

12- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان منکروں اور مشرکوں کو بتاؤ کہ اس قرآن میں جو احکام اور انسانوں کی فلاح کے لیے تعلیمات ہیں، وہ اس کی طرف سے ہیں جو آسمانوں اور زمین کے سب بھید جانتا ہے وہ بھید جو اس کے علاوہ کسی اور کو تو معلوم ہی نہیں تو پھر کوئی ہے جو ایسی کتاب لکھ سکتا ہو؟ ایسی کتاب جو انسانی فطرت اور ماحول کے مطابق انسانوں کی رہنمائی کے اصولوں اور تعلیمات پر مبنی ہو

13- قرآن پر ایمان نہ لانے والے کہتے ہیں کہ وہ جو کہتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی کتاب ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، وہ تو ہم جیسا ہی ایک انسان ہے جو ہماری طرح ہی کھاتا ہے اور ہماری طرح ہی روزمرہ کی زندگی گزار رہا ہے اگر اللہ نے اتنی بڑی تبدیلی لانا تھی اور ہمارا دین و دنیا بدل دینا تھا تو وہ کسی فرشتے کو یہ مشن سونپتا ایک ہم جیسے ہی انسان کو تو ایسا مشن سونپا ہی نہیں ◄◄

وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝

جو کھانا کھاتا ہے
اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟
کیوں نہیں بھیجا گیا اس کی طرف کوئی فرشتہ [14]
جو اس کے ساتھ ہوتا اور ڈراتا؟

8- اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

8- یا اس کے لئے کوئی خزانہ ہی اُتار دیا جاتا [15]
یا اسے کوئی باغ دے دیا ہوتا
جس سے یہ کھاتا
اور وہ ظالم کہتے ہیں
"تم تو ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو" [16]

9- اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ ع ۱ ۹ ۱۶

9- دیکھیں تو وہ لوگ تیرے بارے میں
کیسی کیسی باتیں بنا رہے ہیں
وہ تو گمراہ ہو گئے ہیں
سو وہ ہرگز راہ نہیں پا سکتے

◄◄ جا سکتا اس لیے ہم کیسے ایمان لے آئیں؟

14- یعنی اگر فرشتہ رسول بنا کر نہیں بھیجنا تھا تو اس ہم جیسے ہی انسان کے ساتھ ایک فرشتہ بھیج دیا ہوتا جو لوگوں کو بتاتا کہ یہ اللہ کا رسول ہے اور جو ایمان نہیں لائے گا اس کی پکڑ ہوگی، اس کے ساتھ تو ایسا ڈرانے والا بھی کوئی نہیں، ہم کیسے ایمان لے آئیں

15- اگر یہ رسول ہوتا تو اسے روزی روٹی نہ کمانا پڑتی اللہ نے اپنے پاس سے اسے خزانہ دے دیا ہوتا اس کو کوئی ایسا باغ دے دیتا جس سے اس کی روزی روٹی کی ضروریات پوری ہو جاتیں اور وہ آرام سے زندگی گزارتا اللہ نے تو ایسی بھی کوئی چیز اسے نہیں دی پھر ہم اس کے صرف یہ کہنے سے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس پر اور قرآن پر ایمان لے آئیں؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

16- وہ مشرک اور منکر اہل ایمان سے کہتے ہیں

2

10- تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ⑩

10- وہ تو بہت ہی بابرکت ہے اگر وہ چاہے تو تجھے دیدے[1] ان چیزوں سے بہت بہتر باغات جن میں نہریں بہتی ہوں اور وہ تیرے لیے محلات بنا دے

11- بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ⑪ۚ

11- نہیں بلکہ وہ لوگ تو اس گھڑی کو جھٹلاتے ہیں[2] اور ہم نے اس گھڑی کو جھٹلانے والوں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے

12- اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ⑫

12- جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ سن لیں گے اس کے غیض و غضب کی آواز اور چلانا

13- وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ⑬ؕ

13- اور جب انہیں اس میں ڈالا جائے گا ایک تنگ جگہ سے دست و پا بستہ تو یہ وہاں پر اپنے لئے ہلاکت کو پکاریں گے[3]

1- ان سب چیزوں سے بھی بہت بہتر جو کفار کہتے ہیں کہ اللہ نے اسے دی کیوں نہیں (آیت ایک اور حاشیہ ایک ذہن میں رکھیں)

2- اے نبی ﷺ آپ پر اور قرآن پر ایمان نہ لانے والے اصل میں تو اس سے انکار کر رہے ہیں کہ روز قیامت انہیں دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہوگا

3- یہ ہوگا ایمان نہ لانے والوں کا انجام اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ان مشرکوں اور منکروں کو باندھ کر اس آگ میں کسی تنگ جگہ میں پھینکا جائے گا تو وہ چلائیں گے کہ انہیں مکمل طور پر نابود کر دیا جائے، ان کے وجود کا نشان تک مٹا دیا جائے تا کہ انہیں اس آگ سے نجات مل سکے

14- لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ⑭

14- ”تم آج ایک ہلاکت کو نہ پکارو[4]
بلکہ تم اپنے لئے بہت سی ہلاکتوں کو پکارو“

15- قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيرًا ⑮

15- ان سے پوچھیں ”کیا وہ آگ بہتر ہے
یا جنت جاویداں
وہ جنت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے؟
وہ جو ان کے لئے جزا
اور ان کے سفر کا آخری پڑاؤ ہے“[5]

16- لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خٰلِدِينَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ⑯

16- ان کے لئے ہے وہاں پر
جو کچھ بھی وہ چاہیں
وہ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے
یہ تیرے رب کے ذمے[6]
واجب الادا وعدہ ہے

17- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ⑰

17- اور جس روز وہ ان کو جمع کرے گا
اور ان کو جن کی یہ عبادت کرتے تھے
اللہ کے سوا
تو وہ ان سے پوچھے گا ”کیا تم نے میرے اِن بندوں کو
گمراہ کیا تھا؟
یا یہ خود راہ سے بھٹک گئے تھے؟“[7]

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم کہیں گے ایک بار کی ہلاکت کیا تمہیں تو اب یہی مانگتے رہنا ہے کہ تمہیں نابود کر دیا جائے تا کہ تمہیں اس عذاب سے نجات مل جائے مگر ایسا نہیں ہوگا

5- آخری پڑاؤ یعنی وہ مقام جہاں سے آگے انہیں کہیں نہیں جانا دنیاوی زندگی کے خاتمہ پر جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہے

6- یعنی یہ وعدہ پورا کرنا اللہ کے ذمے ہے اور وہ اپنا یہ وعدہ ضرور پورا کرے گا

7- جن معبودوں کی مشرک اور منکر عبادت کرتے ہیں ان سے بھی پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو ایسا کرنے کو کہا تھا یا یہ خود ◄◄

18- قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

18- وہ کہیں گے "آپ کی ذات بے انتہا پاک ہے
ہمارے تو یہ لائق ہی نہیں تھا کہ
ہم سوائے تیرے کسی اور کو اپنا کارساز بنائیں[8]
مگر تو نے ان کو[9]
اور ان کے باپ دادا کو
بہت زیادہ مال و متاع دیدیا تھا
حتیٰ کہ یہ تیری یاد ہی بھول گئے تھے
اور یہ ہلاک شدگان کا گروہ بن گئے تھے"

19- فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾

19- کہا جائے گا "انہوں نے تو تمہیں[10]
جھوٹے ثابت کر دیا ہے
اس میں جو کچھ بھی تم کہتے ہو
سو تم اپنے سے عذاب کو دور نہیں کر سکتے
اور نہ کہیں سے مدد پا سکتے ہو"
اور تم میں سے جو کوئی بھی ظلم کرے گا[11]
ہم اس کو بہت سخت عذاب چکھا دیں گے

◄◄ ہی گمراہی میں پڑ کر تمہاری پوجا کیا کرتے تھے

8- یہ وہ جواب ہے جو مشرکوں اور منکروں کے معبود دیں گے

9- یعنی جنہیں آپ نے مال و متاع دے کر خوشحالی عطا کر دی تھی، وہ خود ہی دنیاوی عیاشیوں میں پڑ کر آپ کے احکام کو یاد رکھنا، ان پر عمل کرنا اور اس مال و متاع کے لیے آپ کا شکر ادا کرنا بھول گئے تھے اور انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو ہلاک کر لیا تھا ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں

10- اللہ تعالیٰ ان کے جواب کے بعد ان مشرکوں اور منکروں سے فرمائیں گے کہ دیکھو وہ تو تمہیں جھوٹا قرار دے چکے ہیں کہ تم جو ان کے بارے میں جھوٹے عقائد رکھتے تھے، وہ تو تم نے خود گھڑے ہوئے تھے پس اب نہ تم عذاب سے بچ سکتے ہو اور نہ کوئی تمہیں بچانے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے

11- ظلم یعنی بے انصافی کرے اللہ ہی کو خالق و مالک نعمتیں عطا کرنے والا ماننے کی بجائے دوسروں کو بھی دینے والا مانے اور ان سے مانگے اللہ تعالیٰ اہل دوزخ کے حوالے سے اپنا یہ اصول ہر زمانے اور ہر جگہ کے انسانوں کو بتا رہے ہیں

20- وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۩ ﴿٢٠﴾

20- اور ہم نے تجھ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے تھے[12]
وہ سب ہی کھانا کھایا کرتے تھے
اور وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہوتے تھے
اور ہم نے بنا دیا ہے
تم میں سے بعض کو
بعض کے لیے آزمائش[13]
کیا تم صبر کرو گے؟[14]
اور تیرا رب
سب کچھ دیکھ رہا ہے

3 — وَقَالَ الَّذِيْنَ ١٩

21- وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾

21- اور وہ لوگ[1]
جو ہم سے ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے
کہتے ہیں "ہماری طرف فرشتے کیوں نہیں بھیجے جاتے؟[2]
یا ہم اپنے رب کو ہی دیکھ لیں"

12- یعنی ہمارے رسول ہمیشہ سے انسان ہی رہے ہیں کافروں کے اعتراض کی بنیاد ان کی اپنی بدنیتی ہے

13- آزمائش کس چیز کی؟ جن کی طرف رسول بھیجا جائے ان کے خلوص نیت کی آزمائش کہ وہ ایمان لاتے ہیں یا بہانے بناتے ہیں

14- اہل ایمان کی بھی یہ آزمائش ہوتی ہے کہ وہ ان جابر کفار کا مقابلہ صبر و استقلال سے کرتے ہیں یا نہیں اور اللہ سب کو دیکھ رہا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں

1- وہ لوگ جو روز جزا ہمارے حضور پیش کیے جانے اور اپنے دنیاوی اعمال کی جزا اور سزا پانے پر یقین نہیں رکھتے اور اس وجہ سے ایمان نہیں لا رہے

2- یعنی وہ کہتے ہیں کہ اگر فرشتے آ کر ہمیں کہیں کہ قرآن اور اللہ کے رسول پر ایمان لے آؤ یا ہم خود اس اللہ کو دیکھ لیں جس کے بارے میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ہم نے اسے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے تو ہم مان لیں گے اور ایمان لے آئیں گے لیکن ایسا تو کیا ہی نہیں جا رہا، لہٰذا ہم کیسے ایمان لے آئیں؟

وہ تو بہت زیادہ مغرور ہو گئے ہیں[3]
اور انہوں نے سرکشی کر دی ہے
بہت ہی بڑی سرکشی

22- يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾

22- جس روز وہ فرشتوں کو دیکھیں گے[4]
اس روز مجرموں کے لئے کوئی بھی بشارت نہیں ہوگی
اور وہ ان سے کہیں گے
"ممنوع ہے حرام کر دی گئی ہے"[5]

23- وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾

23- اور ہم متوجہ ہوں گے
ان کے اعمال کی جانب[6]
انہوں نے جو بھی کوئی عمل کئے تھے
اور ہم ان اعمال کو کر دیں گے
گرد و غبار کے اڑتے ہوئے ذرات کی مانند

24- اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾

24- اصحابِ جنت اس روز[7]
اپنے ٹھکانے پر خیریت سے ہوں گے

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ منکرین کا یہ کہنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں کہ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی کتاب پر ایمان لانے کو بھی فرشتوں کی گواہی اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ لینے سے مشروط کر رہے ہیں ان کا یہ کہنا اور اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھ لینا ان کی حد سے گزری ہوئی سرکشی کی علامت ہے یعنی وہ بہت ہی مغرور اور سرکش ہیں

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ مجرم ہیں اور جس روز کا یہ انکار کرتے ہیں اس روز ان کے لیے کوئی بھی خوشخبری نہیں۔ ان کے انکار اور جرائم کی وجہ سے اس روز ان کے لیے عذاب ہی ہے

5- فرشتے ان سے کہیں گے کہ ہمیں تمہیں کوئی خوشخبری دینے سے سختی سے منع کر دیا گیا ہے آج تمہیں تمہارے دنیاوی اعمال کا ضرور بدلہ ملے گا اس معاملے میں تمہارے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی

6- ہم ان کے اعمال کا جائزہ لے کر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے تو ان کے اعمال ہوا میں اڑتے پھرتے مٹی کے ذروں سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہوں گے

7- منکرین کے مقابلے میں یہ اہل ایمان کے لیے جزا کا بیان ہے کہ وہ وہاں پر آرام و راحت سے ہوں گے

اور وہ عمدہ ترین

جائے استراحت پائیں گے

25- وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾

25- اور اس روز آسمان بادل سے پھٹ جائے گا[8]

اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے

26- اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾

26- اس روز حقیقی بادشاہی رحمٰن ہی کی ہوگی[9]

اور وہ دن کافروں کے لئے بہت ہی بھاری ہوگا

27- وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

27- اور اس روز ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا[10]

کہتے ہوئے "کاش میں نے رسول کے ساتھ

راہِ راست پکڑ لی ہوتی

28- يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

28- ہائے میری کم بختی!

کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا[11]

29- لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾

29- اسی نے مجھے گمراہ کر دیا تھا

اس نصیحت سے[12]

جب وہ میرے پاس آ چکی تھی[13]

8- یہ کونسا دن ہوگا؟ وہی دن جب منکر فرشتے دیکھیں گے۔ اس روز کیا ہوگا؟ ہلکے پھلکے بادل جنہیں ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں، ان کی صورت اتنی بدل جائے گی کہ ان کے ٹکرانے سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روز ہمارے حکم سے فرشتے لگاتار اتر رہے ہوں گے

9- یعنی اللہ کے سوا کسی کا بھی کوئی حکم نہیں چل رہا ہوگا اور انکار کرنے والوں کو صاف دکھائی دے رہا ہوگا کہ وہ غلطی پر ہوتے تھے

10- وہ ظالم جو ایمان نہیں لا رہا، اس روز دکھ اور افسوس سے دانتوں سے اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ میں نے وہ راستہ کیوں اختیار نہ کیا جس کی طرف اللہ کا رسول ﷺ دعوت دیتا تھا

11- جن ورغلانے والوں کی وجہ سے وہ ایمان نہیں لا رہا اس روز اسے ان کی دوستی کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

12- کس نصیحت سے گمراہ کر دیا تھا اس نے؟ قرآن پر ایمان لانے سے جو فلاح کی راہ دکھاتا ہے

13- یعنی وہ قرآن مجھ تک پہنچ گیا تھا لیکن اس ورغلانے والے کی وجہ سے میں اس پر ایمان نہیں لایا تھا

اور شیطان تو ہے ہی وقت پڑنے پر[14]
انسان کو چھوڑ دینے والا"

30- وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾

30- اور رسول کہے گا "اے میرے رب
میری قوم نے تو
اس قرآن کو قابل توجہ مانا ہی نہیں تھا"[15]

31- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾

31- اور ہم اسی طرح ہر نبی کے دشمن[16]
مجرموں سے ہی بناتے آئے ہیں
اور تیرا رب کافی ہے[17]
راہ دکھانے کو اور مدد کرنے کو

32- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ

32- اور کفار کہتے ہیں "کیوں نہیں اتار دیا گیا اس پر[18]

14- پہلے پچھتاتا ہے کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا پھر پچھتانے کے شدید لمحات میں کہتا ہے کہ شیطان تو انسان کو وقت پڑنے پر چھوڑ دیتا ہے۔ اسے اچانک شیطان کیوں یاد آ گیا؟ شیطان سے مراد وہ دوست ہیں جو ورغلانے اور راہ راست سے روکنے میں وہی طریقے استعمال کرتے تھے اور کرتے ہیں جو شیطان کرتا ہے شکوک وشبہات پیدا اور مستحکم کر کے راہ راست سے دور رکھنے اور دور لے جانے کے شیطانی حربے استعمال کرنے والے دوستی کے روپ میں شیطان صفت انسان جو ورغلا تو سکتے ہیں مگر اس گمراہی کی سزا سے بچا نہیں سکتے

15- یعنی غیر متعلقہ جس کی انہیں ضرورت ہی نہ ہو۔ اس روز اللہ کے رسول ﷺ ان پچھتانے والوں کے بارے میں کہیں گے کہ انہوں نے تو قرآن کو سننے، پڑھنے، سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی طرف کوئی دھیان ہی نہیں دیا تھا۔ یہ تو اپنے عمل اور مخالفت سے یہی دکھاتے اور بتاتے رہے تھے کہ انہیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں سب کو وہی کرنا چاہیے

16- ہر نبی کو حق کے ایسے ہی دشمنوں اور عادی مجرموں کا مقابلہ کرنا پڑتا رہا ہے

17- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان منکروں کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ ہمارا دین ان کی مدد کا محتاج نہیں۔ اس کو فتح یاب کرنے والے ہم ہیں۔ ہمارے ہوتے ہوئے کسی اور کی مخالفت اور دشمنی اس دین کا راستہ نہیں روک سکتی

18- کفار اور منکرین کہتے تھے کہ اگر قرآن اللہ کی بھیجی کتاب ہدایت ہوتی تو اللہ ایک ہی بار اسے پورے کا پورا اتار دیتا۔ یہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے سنایا جاتا ہے، اس کی وجہ اس کا لکھنا اور کسی سے لکھوانا ہے۔ جتنا لکھا اور صبح وشام پڑھ کر سنا دیا جاتا ہے، اتنا ہمیں پڑھ کر سنا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہاں ہم اسی طرح قرآن نازل کر رہے ہیں تھوڑا تھوڑا کر کے، کیوں ایسا کر رہے ہیں؟ تاکہ اس کو آپ ﷺ اچھی طرح یاد کر کے قلب وذہن میں محفوظ کر لیں اور آپ ﷺ کا دل مطمئن رہے کہ جو بھی اللہ کی طرف سے آیا ہے، وہ سب آپ کو یاد ہے اور آپ کے دل میں محفوظ ہے

جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

سارا قرآن ایک ہی بار؟''
اس طرح سے اس لئے ہے
تا کہ اس کے ذریعے سے
ہم تیرا دل مضبوط کرتے رہیں
اور ہم نے اسے تجھ پر مرحلوں میں نازل کیا ہے
احسن ترتیب سے [19]

33- وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾

33- اور وہ لوگ جو بھی مثال تیرے پاس لاتے ہیں [20]
ہم پہنچا دیتے ہیں تیرے پاس
اس کا درست جواب
اور بہترین وضاحت

34- اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾

34- جو لوگ اوندھے منہ
جہنم کی طرف گھسیٹے جائیں گے [21]
وہ لوگ ہیں جو بدترین ٹھکانہ پائیں گے
اور جو راہ سے بہت ہی بھٹکے ہوئے ہیں

19- ہم نے قرآن لگا تار ترتیب و قاعدہ سے وقفہ وقفہ سے بھیجا۔ ایسا کیوں کیا؟ شرک اور گمراہی کے دلدادہ لوگوں اور معاشرے کو توحیدی معاشرے میں تبدیل کرنا تھا۔ قرآن کا نزول اور اللہ کے رسول ﷺ کا لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینا ایک تربیتی پروگرام تھا اور تربیت مرحلوں میں ہی ہوا کرتی ہے۔ زیر تربیت لوگوں کے ذہنوں میں جو سوال پیدا ہوتے ہوں، انہیں جن عملی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو، ان سوالات کے جوابات اور مشکلات برداشت کرتے ہوئے تربیت جاری رکھنے اور فلاح کی طرف بڑھنے کی ہدایات موقع کے مطابق دینا لازم تھا

20- یعنی جب بھی مشرک اور منکر کوئی اعتراض کرتے، ہم ان کا شافی جواب نازل فرماتے رہے۔ یہ ہیں قرآن کو مرحلہ وار ایک ترتیب اور قاعدہ کے مطابق نازل فرمانے کے اسباب

21- یعنی ان گمراہوں کو جو غرور اور شرک میں ڈوبے ہوئے ہیں، اس روز فرشتے گھسیٹتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیں گے اور ان کا ٹھکانہ بہت ہی بُرا ہوگا جبکہ اہل ایمان کا ٹھکانہ بہترین ہوگا جس کا حال آیت 24 میں بیان فرمایا گیا ہے

4

35- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ﴿٣٥﴾

35- اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی
اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو
وزیر بنا دیا تھا

36- فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾

36- اور ہم نے کہا تھا "تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ
جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے"
پھر ہم نے اس قوم کو تباہ کر دیا تھا
مکمل طور پر

37- وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾

37- اور نوح کی قوم
جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا
تو ہم نے ان کو غرق کر دیا تھا
اور ہم نے بنا دیا تھا ان کو
لوگوں کے لئے نشان عبرت
اور ہم نے تیار کر رکھا ہے
ظالموں کے لئے[1]
دردناک عذاب

38- وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

38- اور عاد کو
اور ثمود کو
اور اہل الرَّس کو[2]

1- یعنی جو کوئی اللہ کے دین، اس کی کتاب اور رسول پر ایمان لانے کی بجائے اس سے دشمنی کرے گا، اس کو ہم لازماً دردناک عذاب دیں گے

2- اہل الرَّس کون تھے، اس بارے میں مختلف رائے ہیں۔ الرَّس عربی زبان میں ایسے کنویں کو کہتے ہیں جس کے اوپر حفاظتی منڈھیر نہ ہو متروک یا پرانا کنواں لیکن وہ کون تھے، کہاں ہوتے تھے اس کا جاننا لازم نہیں۔ یہی جاننا لازم ہے کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اسی جرم کی وجہ سے برباد کر دیا تھا

39- وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾

اور ان کے درمیان کی بہت سی قوموں کو[3]

39- اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کے لئے
مثالیں بیان کی تھیں
اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو
مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا

40- وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾

40- اور یہ لوگ
اس بستی پر سے گزر چکے ہیں[4]
جس پر بدترین بارش برسائی گئی تھی
تو کیا پھر انہوں نے اس کا حال نہیں دیکھا تھا؟
نہیں![5]
بلکہ یہ تو مرنے کے بعد زندہ ہو جانے کی
اُمید ہی نہیں رکھتے

41- وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾

41- اور یہ جب بھی تجھے دیکھتے ہیں[6]
تیرا مذاق اڑاتے ہیں

3- ان نبیوں اور رسولوں کے زمانوں کے درمیان میں بھی ہم نے کئی قوموں کو ان کے اسی جرم کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیا تھا ہم نے انہیں بھی دوسری قوموں کی مثالوں کے حوالے سے بتا دیا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو تمہارا انجام بھی ان جیسا ہی ہوگا مگر وہ بھی انکار پر بضد رہے تھے اور ہم نے انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا

4- یہ لوگ اس بستی کی تباہی کے آثار دیکھ چکے ہیں جس کو ہم نے بدترین بارش سے تباہ کر دیا تھا۔ اس بستی سے مراد قوم لوط کی بستی ہے اور بدترین بارش سے مراد پتھروں کی وہ بارش ہے جس سے اس کے باسیوں کو نابود کر دیا گیا تھا۔ اہل حجاز کے شام اور فلسطین کی طرف جانے والے قافلے اس بستی کے آثار کے پاس سے گزرا کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام اور قرآن کی مخالفت پر کمر بستہ ان لوگوں نے ان آثار کو دیکھ کر بھی کوئی عبرت حاصل نہیں کی

5- نہیں! یعنی انہوں نے ان آثار کو دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کی۔ کیوں نہیں عبرت حاصل کی انہوں نے؟ اس لیے کہ یہ تو موت کے بعد کی زندگی اور دنیاوی اعمال کے حساب اور جزا و سزا پر ایمان ہی نہیں رکھتے

6- وہ مذاق کے انداز میں کہتے ہیں "دیکھو تو اسے جو ہمارے معبودوں کے خلاف ہے اور کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور اللہ کے حکم پر یہ سب کچھ کر رہا ہوں"

"کیا یہ ہے وہ جسے اللہ نے رسول بنا بھیجا ہے؟

42- اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾

42- یہ تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دینے کو تھا اگر ہم ان پر جمے نہ رہتے"

اور یہ لوگ جلد جان جائیں گے

جب یہ عذاب دیکھیں گے

کہ کون راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے

43- اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾

43- کیا تو نے کبھی اس شخص کے حال پر غور کیا ہے[7] جس نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہو؟

تو کیا تو اس کا ذمہ دار ہو سکتا ہے؟

44- اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ ع ١٠ ٢

44- کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ[8]

ان میں سے اکثر

سنتے یا سمجھتے ہیں؟

نہیں ہیں یہ

مگر چارپایوں کی مانند ہی

بلکہ یہ تو ان سے بھی زیادہ

راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں

7- انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی تو انہیں جو دعوت دیتا ہے، انہیں قرآن سنا کر اس پر غور کرنے کو کہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ یہ قرآن کو غور سے سنتے ہیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ یہ تو چارپایوں کی مانند ہیں اور جو کچھ انہیں سنایا جاتا ہے، اس پر غور ہی نہیں کرتے بلکہ یہ تو چارپایوں سے بھی زیادہ بہکے ہوئے ہیں اور ان سے بھی بدتر ہیں

5

45- اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾

45- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ
تیرا رب کیسے سائے کو دراز کر دیتا ہے؟
اور اگر وہ چاہتا
تو اس سائے کو ساکن کر دیتا
پھر ہم نے سورج کو[1]
اس پر دلیل بنا دیا

46- ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾

46- پھر ہم اس سائے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں
آہستہ آہستہ کھینچتے ہوئے

47- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾

47- اور وہی ہے جو بنا دیتا ہے
تمہارے لئے
رات کو لباس اور نیند کو راحت
اور دن کو بنا دیتا ہے
بیداری کا وقت

48- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾

48- اور وہی ہے جو
بشارت دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے[2]
اپنی رحمت سے پہلے[3]

1- یعنی ہم نے سائے کے وجود اور اس کے بڑھنے اور سکڑ جانے کو کو سورج کے ساتھ وابستہ کر دیا ہوا ہے
2- بارش کی خوشخبری دینے والی ہوائیں
3- رحمت سے پہلے یعنی بارش سے پہلے

اور ہم آسمان سے پاک پانی بھیجتے ہیں

49- لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾

49- تاکہ ہم اس کے ذریعے
مردہ زمین کو زندہ کر دیں
اور پلائیں وہ پانی اپنی مخلوق میں سے
بہت سے چارپایوں کو اور انسانوں کو

50- وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾

50- اور ہم اس کو ان کے درمیان بار بار دہراتے ہیں[4]
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں
پھر بھی اکثر لوگ نصیحت حاصل کرنے سے
انکار ہی کر دیتے ہیں

مگر کفر اور ناشکری نہیں چھوڑتے[5]

51- وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾

51- اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں[6]
ایک ڈرانے والا بھیج دیتے

52- فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

52- سو کافروں کی بات پر ہرگز توجہ نہ دیں

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آسمان سے پانی برسا کر زمین کو زندہ کر دینے اور چوپایوں اور انسانوں کے لیے پاک پانی بھیج دینے کا اپنی قدرت کاملہ کا کرشمہ بار بار دہراتے رہتے ہیں ہم ایسا کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگ اس پر غور کریں اور ہماری قدرت کاملہ کے حوالے سے ہمارے ہی کائنات کے خالق و مالک ہونے پر ایمان لے آئیں

5- یعنی اس کرم اور کرم کرنے والے کائنات کے واحد خالق و مالک پر ایمان لانے سے تو وہ انکاری رہتے ہی ہیں مگر اللہ کے اس کرم کے لیے ناشکری پر بھی قائم رہتے ہیں

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ہر بستی کے لیے ایک الگ رسول بھیج دیتے، ہمارے لیے ایسا کرنا کوئی دشوار تو نہیں تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا کیونکہ سب بستیوں یعنی انسانوں اور زمانوں کے لیے ہم نے محمد ﷺ کو اپنا رسول ﷺ مقرر کیا ہوا ہے سب کے لیے محمد ﷺ ہی ہمارے رسول ہیں

اوران کے خلاف قرآن کے ذریعے جہاد کریں [7]

جہادِ کبیر

53- وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾

53- اور وہ وہی ہے جس نے
ایک دوسرے سے ملائے ہوئے ہیں [8]
پانی کے دو بڑے بڑے دھارے
ایک ہے میٹھا پیاس بجھا دینے والا
اور ایک ہے کھاری چھاتی جلا دینے والا
اور اس نے بنا دیا ہے
ان دونوں کے درمیان ایک پردہ [9]
اور ایک بہت مضبوط رکاوٹ

54- وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾

54- اور وہی ہے جس نے پانی سے
بشر پیدا کیا
اور اس کے لئے
نسب اور سسرال کا رشتہ بنا دیا
اور تیرا رب بڑا ہی صاحبِ قدرت ہے

7- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ منکر اور مشرک جو کچھ بھی کہتے ہیں، اس کو نظر انداز کر دیں اور ایسے لوگوں کے خلاف قرآن کے ذریعے دین حق کی طرف بلانے کا جہاد تیز کر دیں قرآن کے ذریعے ان کے باطل نظریات وعقائد کا پول کھول دینے کی دعوت تیز کر دیں

8- مَرَجَ کے معنی ہیں آزاد چھوڑ دینا مویشیوں کو چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دینا اور اَلْبَحْرَيْنِ کے معنی ہیں دو سمندر یا پانی کے دو بڑے بڑے آزاد دھارے یہاں مراد پانی کے ایسے دو آزاد بڑے دھارے یا ریلے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رواں دواں ہوں

9- یعنی وہ ایک دوسرے میں مل کر اپنی اصلیت کھو نہیں دیتے ساتھ ساتھ رواں دواں رہتے ہیں اللہ نے ان کی اصلیت قائم رکھنے کا مضبوط نظام قائم کر دیا ہوا ہے

55- وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾

55- اور وہ لوگ اللہ کے سوا
ان کو پوجتے ہیں جو ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے
اور نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں
اور کافر اپنے رب کے خلاف[10]
مددگار رہوتا ہے

56- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾

56- اور ہم نے تو تجھے
صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے بھیجا ہوا ہے

57- قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾

57- کہہ دیں "میں تم سے اس کا کوئی اجر نہیں مانگتا
مگر یہی کہ
جو کوئی چاہے
وہ اپنے رب کی طرف راستہ پکڑ لے"

58- وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ﴿٥٨﴾ ع ٨

58- اور اس زندہ پر بھروسہ رکھ
جو کبھی بھی مرجانے والا نہیں
اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر
اور وہی کافی ہے[11]
اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کو

59- الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾

59- وہ جس نے بنائے آسمان اور زمین[12]
اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے
چھ دنوں میں
اور وہ عرش پر قائم ہے

10- جو بھی ایمان نہیں لاتا وہ اپنے پروردگار کے خلاف برائی کی قوتوں کی مدد کرتا ہوتا ہے
11- اپنے پیدا کیے ہوئے انسانوں کے گناہوں سے اس اللہ سے زیادہ کوئی واقف نہیں
12- دیکھیں سورۃ الاعراف آیت 54 حاشیہ 3، 4

الرحمن [13]

پس اس کے بارے میں

اس خبیر سے ہی پوچھ [14]

60- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾

60- اور جب ان سے کہا جاتا ہے
''رحمٰن کے حضور سجدہ کرو''
وہ کہتے ہیں ''اور رحمٰن کیا ہے؟
کیا ہم ہر اس کو سجدہ کرنا شروع کر دیں
جس کسی کے لئے تو ہمیں حکم دے؟''
اور یہ ان کی ناپسندیدگی میں اضافہ کر دیتا ہے

6

61- تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾

61- بہت ہی بابرکت ہے وہ [1]
جس نے آسمان میں بُرج بنائے [2]
اور بنا دیا اس میں
ایک چراغ اور روشن چاند [3]

62- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾

62- اور وہی ہے جس نے بنایا
رات کو اور دن کو

13- رحمٰن کا مفہوم بہت وسیع ہے مختصر یہ کہ وہ ہستی جس جیسی شفقت کرنے والی اور رحم کرنے والی کوئی اور ہستی ہے نہ ہو سکتی

14- رحمٰن ہی سے پوچھ یعنی اس کی نازل کردہ کتاب پر غور کر رحمٰن اور اس کے نظم کائنات اور اکرام کے بارے میں قرآن ہی سے علم حاصل کیا جا سکتا ہے

1- دیکھیں آیت ایک حاشیہ 1

2- ستاروں کے بڑے بڑے جھرمٹ

3- چراغ یعنی سورج

ایک دوسرے کے پیچھے چلنے والے
ہر اس شخص کے لئے
جو کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہے[4]
یا شکر ادا کرنا چاہے

63- وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

63- اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں
جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں[5]
اور جب ان سے نادان مخاطب ہوں[6]
کہتے ہیں "تم کو سلام"[7]

64- وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾

64- اور جو رات گزارتے ہیں
اپنے رب کے حضور
سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے

65- وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾

65- اور جو کہتے ہیں
"اے ہمارے رب پھیر دے ہم سے
جہنم کا عذاب
اس کا عذاب تو
چمٹ جانے والا ہے

66- اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾

66- وہ تو بہت ہی برا ٹھکانا
اور بہت بری جگہ ہے"

4- جو بھی کوئی راہ است جاننا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر انعام و اکرام کے لیے اس کا شکر گزار ہو جانا چاہتا ہے، اس کے لیے اس نظام کائنات میں رہنمائی ہے اگر وہ اس پر غور و فکر کرے گا تو وہ راہ پالے گا اور ایمان لے آئے گا

5- یعنی ان کی چال سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ متکبر اور مغرور نہیں ایمان نے ان کے قلب و شعور کو تبدیل کر دیا ہوتا ہے وَہ دنیاداروں جیسے نہیں ہوتے

6- کس لیے مخاطب ہوں؟ ان کے دین حق کے بارے میں نادانوں اور جاہلوں کی سی بحث اور چھیڑ چھاڑ کے لئے

7- ان سے بیہودہ بحث نہیں کرتے بلکہ نرم جواب دے کر ان سے الگ ہو جاتے ہیں

67- وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

67- اور جب وہ خرچ کرتے ہیں
تو وہ فضول خرچی نہیں کرتے
اور نہ وہ کنجوسی کرتے ہیں
بلکہ ان دونوں کے درمیان
اعتدال قائم رکھتے ہیں[8]

68- وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

68- اور وہ ہرگز نہیں پکارتے
اللہ کے ساتھ کسی بھی اور معبود کو
اور وہ ہرگز نہیں قتل کرتے اس جان کو
جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہوا ہے
مگر حق کے ساتھ ہی[9]
اور وہ زنا نہیں کرتے
اور جو کوئی ایسے عمل کرے[10]
وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا

69- يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

69- دگنا کر دیا جائے گا
اس کے لئے عذاب
قیامت کے دن
اور وہ ہمیشہ اس میں پڑا رہے گا
ذلیل وخوار ہو کر

8- اللہ نے انہیں جو مال دیا ہو اس کو ذاتی ضروریات پر خرچ کرتے وقت نمود و نمائش اور غیر ضروری کاموں پر ضائع نہیں کرتے اور نہ ہی کنجوسی سے کام لیتے ہیں بلکہ اعتدال سے زندگی گزارتے ہیں اس میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے وقت بھی وہ اعتدال پر قائم رہتے ہیں لوگوں کو دکھانے اور نمائش شہرت کے لیے سب کچھ ہی نہیں دے دیتے کہ خود محروم و محتاج ہو جائیں

9- جس کسی کو قتل کر دینے یا مار دینے کی اللہ کی طرف سے اجازت ہو اس کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کرتے

10- جو بھی کوئی اس آیت میں مذکورہ گناہوں میں سے کسی کا بھی مرتکب ہوگا

70- اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾

70- مگر وہ جو توبہ کر لے
اور ایمان لے آئے
اور وہ عمل کرے عمل صالح
تو یہ لوگ ہیں
اللہ بدل دے گا
جن کی برائیوں کو بھلائیوں سے [11]
اور اللہ ہے
بخش دینے والا رحم کرنے والا

71- وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

71- اور جو کوئی توبہ کر لیتا ہے
اور اچھے کام کرتا ہے
تو وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آیا
جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے

72- وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

72- اور جو ہرگز جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے [12]
اور جب کبھی وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں
تو عزت اور وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں

73- وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

73- اور جب انہیں نصیحت کی جائے [13]
ان کے رب کی آیات کے ساتھ
تو وہ ان پر
بہرے اور اندھے بن کر گر نہیں جاتے

11- ایمان لانے اور احکام الٰہی پر عمل کرنے سے اس کی فطرت اور کردار بدل جائیں گے اور وہ برائیاں چھوڑ کر بھلائیاں کرنے لگے گا ایمان اس کے فکر و اعمال کو تبدیل کر دے گا

12- کسی جھوٹ کی حمایت نہیں کرتے عمل و عقیدہ کے کسی جھوٹ کو سچ بنا کر پیش نہیں کرتے ہمیشہ ہر معاملہ میں سچ بولتے ہیں

13- وہ آیات کو غور سے سنتے ہیں اور انہیں سمجھ کر ان احکام پر عمل کرتے ہیں

74- وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

74- اور جو کہتے ہیں "اے ہمارے رب عطا کر ہمیں
ہماری بیویوں کی طرف سے
اور ہماری اولاد کی طرف سے
آنکھوں کی ٹھنڈک
اور بنا دے ہمیں متقیوں کا امام"

75- اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾

75- یہ ہیں وہ لوگ
جن کو جزا میں بلند مقام دیئے جائیں گے[14]
اس کی وجہ سے جو انہوں نے صبر کیا
اور ان کا وہاں پر استقبال کیا جائے گا
دعائے خیر اور سلام سے

76- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾

76- وہ ہمیشہ ہی وہاں رہیں گے
کیا ہی اچھا ہے وہ ٹھکانا اور مقام

77- قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

77- کہہ دیں "میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں[15]
اگر تم اس کو نہ پکارو
اب کہ تم نے جھٹلا دیا ہے[16]
تو جلد ہی تمہارے لئے اس کی سزا
لازم ہو جائے گی"

14- جنت میں ان کو بلند باعظمت مقام ملے گا

15- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ جو مشرک اور منکر ایمان نہیں لا رہے اور دین حق اور قرآن کی مخالفت پر جمے ہوئے ہیں، ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ کو نہیں پکارتے یعنی اس کی عبادت نہیں کرتے تو اللہ کو بھی تمہاری پرواہ نہیں کہ تم ایمان لاؤ گے تو ہی اللہ کے دین کو غلبہ حاصل ہوگا ایسا نہیں ہے، ایمان لانا تمہارے اپنے فائدے میں ہے

16- جب تم اللہ کو پکارتے نہیں، اس سے دعا نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اس وجہ سے تمہیں ایسی سزا ملے گی جو چمٹ جانے والی ہوگی

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 227 آیات اور 11 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- طٰسٓمّٓ ①

1- طٰسٓمّٓ

2- تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②

2- یہ کتابِ مبین کی آیات ہیں [1]

3- لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③

3- شاید تو اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے [2] کہ وہ لوگ ایمان نہیں لا رہے

4- اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④

4- اگر ہم چاہیں تو ان پر [3] آسمان سے کوئی نشانی اُتار دیں اور ان کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں

5- وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤

5- اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی تازہ نصیحت [4] رحمٰن کی طرف سے مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

6- فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥

6- سو انہوں نے تو جھٹلا دیا ہے اور وہ جلد ہی اس چیز کو جان جائیں گے

1- مبین یعنی واضح ایسی کتاب جسے سن کر اور پڑھ کر ہر کسی کو حق اور باطل کے بارے میں سب کچھ اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان منکروں کے دعوت حق قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ تو بہت ہی دکھ اور غم میں ہیں

3- یعنی اگر ہم سب کو زبردستی ایمان لانے پر مجبور کر دینے والے ہوتے تو ہم آسمان سے کوئی ایسی نشانی بھیج سکتے ہیں جس کو دیکھتے ہی ان سب کی گردنیں جھک جائیں اور وہ سب ایمان لے آئیں لیکن ایسا کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے تو آپ ﷺ اتنے دکھ اور غم میں کیوں ہیں؟ آپ دعوت دیں، وہ قبول نہیں کرتے تو اس کی پرواہ نہ کریں

4- ان کی طرف جو بھی نصیحت بھیجی جاتی ہے، وہ اس کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں

جس کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں [5]

7- اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧

7- کیا وہ زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں کتنے ہر قسم کے [6] مفید جوڑے اُگائے ہوئے ہیں؟

8- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨

8- اس میں تو واقعی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں

9- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ ع ١ ٩ ٥

9- اور تیرا رب تو ہے [7] بہت ہی غلبہ والا، بہت رحم کرنے والا

2

10- وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ ۙ

10- اور یاد کرو جب تیرے رب نے موسیٰ سے کہا تھا ”جا اس ظالم قوم کے پاس [1]

11- قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١

11- فرعون کی قوم کے پاس کیا وہ ڈرتے نہیں؟“ [2]

12- قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ ۙ

12- اس نے کہا ”اے میرے رب

5- انہیں قرآن کی صداقت اور اپنے باطل پر ہونے کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا

6- زمین سے اگنے والی انواع و اقسام کی مختلف خصوصیات و صفات والی چیزوں کے جوڑے جو واضح ثبوت ہیں کہ ان کا پیدا کرنے والا کوئی ہے مگر جن کے بارے میں آپ فکرمند ہو رہے ہیں ان کی اکثریت تو اس ثبوت سے بھی کوئی فیصلہ کرنے والی نہیں آپ کیوں ان کے بارے میں اتنے غمگین ہو رہے ہیں

7- تیرا رب تو جو چاہے کر سکتا ہے، اس کے باوجود اگر وہ ایسوں کو ڈھیل دے رہا ہے تو آپ کیوں ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اتنے زیادہ غمگین ہو رہے ہیں

1- یعنی موسیٰ کو جس قوم کی طرف بھیجا گیا تھا وہ بھی ظالم قوم تھی

2- یہ وہ مشن ہے جو حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے سونپا تھا اس قوم کو ڈرانا کہ اگر تم نے اپنی اصلاح نہ کی تو اللہ کے ہاں پکڑے جاؤ گے انداز سوالیہ ہے حکم انہیں ڈرانے اور اللہ کے احکام کا پابند بنانے کا ہے

میں تو ڈرتا ہوں[3]

کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے

13- وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾

13- اور میرا سینہ گھٹ رہا ہے

اور میری زبان چلتی نہیں

سو تو یہ ہارون کی طرف بھیج دے[4]

14- وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾

14- اور مجھ پر ان کے ہاں ایک جرم کا الزام ہے

سو میں ڈرتا ہوں کہ

وہ مجھے قتل کر دیں گے"

15- قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾

15- کہا "ہرگز نہیں[6]

تم دونوں جاؤ

ہماری نشانیاں لے کر

ہم تو تمہارے ساتھ ہیں

ہم سب کچھ سنتے رہیں گے

3- یعنی مجھے خوف ہے کہ میں اس مشن کو پورا نہیں کر سکوں گا۔ کیوں پورا نہیں کر سکوں گا (1) حضرت موسیٰ نے اس قوم میں بلکہ فرعون وقت کے گھر میں پرورش پائی تھی وہ ان کے مظالم فطرت اور مزاج سے بخوبی آگاہ تھے اس آگہی اور اللہ کی طرف سے سونپے جا رہے مشن کے مقاصد و ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اس خوف کا اظہار کرتے ہیں (2) وہ عرض کرتے ہیں کہ میرا سینہ گھٹ رہا ہے اور مجھ میں وہ قوت بیان نہیں، میری زبان میں وہ روانی نہیں جو ایسے مشن کی دعوت و تبلیغ کے لیے ضروری ہیں میں اپنے جذبہ و احساسات کے خزینہ یعنی سینہ میں وہ جوش و جذبہ بھی محسوس نہیں کر رہا جس کی ضرورت ہے یہ انکار ہے نہ معذرت بلکہ اظہار انکساری ہے

4- یہ ذمہ داری ہارون کو سونپ دیں

5- یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب ایک قبطی کو ایک اسرائیلی سے لڑتے دیکھ کر موسیٰ نے اسے اس زور کا گھونسا مار دیا تھا کہ فرعون کی قوم کا وہ شخص مر گیا تھا اور جب اس سلسلے میں ان پر قتل کے الزام میں کارروائی کا پروگرام بنایا جا رہا تھا تو حضرت موسیٰ اس سے بچنے کے لیے مدین بھاگ گئے تھے یعنی اس جرم میں وہ میرے خلاف کارروائی بھی کر سکتے ہیں

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہم تمہارے محافظ ہیں اور ہم سے تم جو کچھ بھی مدد مانگو گے، ہم دیں گے یعنی فتح و نصرت تمہارے ساتھ ہیں، بے فکر ہو کر جاؤ نشانیوں سے مراد وہ معجزے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے تھے

16- فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

16- سو جاؤ تم دونوں
فرعون کے پاس
اور اس سے کہو "ہم بھیجے گئے ہیں
رب العالمین کی طرف سے

17- اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾

17- کہ تو بنی اسرائیل کو[7]
ہمارے ساتھ جانے دے"

18- قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾

18- فرعون نے کہا "کیا تیری پرورش ہم نے نہیں کی تھی[8]
اپنے ہاں
اور تو بچہ تھا؟
اور تو ہمارے درمیان رہا تھا
اپنی عمر کے کئی سال

19- وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

19- اور تو نے وہ کام کیا تھا
جو تو نے کیا تھا
اور تو بڑا احسان فراموش ہے"

20- قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾

20- موسیٰ نے کہا "میں نے وہ اس وقت کیا تھا[9]
جب میں بے راہ تھا

7- آیت 11 میں فرمایا ہے کہ انہیں ظلم سے روکو اور خبردار کر دو کہ روز حساب پکڑے جاؤ گے اس کے ساتھ یہ بھی حکم دیا جا رہا ہے کہ انہیں کہو کہ رب العالمین نے بنی اسرائیل کی رہائی کا حکم دیا ہے، اس پر عمل کرو ہم انہیں اپنے ساتھ لے جانے آئے ہیں

8- اللہ کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لے کر فرعون کے دربار میں جب وہی بات کہتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ "ہمیں رب العالمین نے بھیجا ہے بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے" تو یہ فرعون کا جواب ہے۔ رب کے معنی و مفہوم ہیں "پرورش کرنے والا" جب حضرت موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں سب جہانوں کی پرورش کرنے والے نے بھیجا ہے تو فرعون کہتا ہے کہ تیری تو اپنی پرورش ہم نے کی ہوئی ہے تو کس پرورش کرنے والے کی بات کر رہا ہے ہم نے تمہاری پرورش کی اور تو نے اپنا وہ کام یعنی قتل کیا تھا، ہم نے پرورش کی اور تو نے ہمارا ہی بندہ مار دیا تو تو ناشکرا ہے میں کیسے مان لوں کہ سب جہانوں کی پرورش کرنے والے نے تجھے میری اصلاح کے لیے بھیج دیا ہے

9- یعنی میں نے وہ قتل اس وقت کیا تھا جب مجھے راہ راست معلوم نہیں تھی میں بے علم تھا

21- فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾

21- سو میں تم سے بھاگ گیا تھا
جب میں تم سے ڈرتا تھا
پھر میرے رب نے مجھے حکم عطا کر دیا[10]
اور مجھے پیغمبروں میں سے بنا دیا

22- وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾

22- اور کیا مجھ پر تیری وہ مہربانی[11]
جس کا تو مجھ پر احسان جتلاتا ہے
یہ ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے؟"

23- قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾

23- فرعون نے کہا
"اور وہ رب العالمین ہے کیا؟"[12]

24- قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾

24- موسیٰ نے کہا "رب آسمانوں کا اور زمین کا[13]
اور ان سب کا جو ان کے درمیان ہیں
اگر تم یقین کر لینے والے ہو"

25- قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾

25- اس نے اپنے گرد والوں سے کہا[14]
"کیا تم سن رہے ہو؟"

10- حکم کے معنی ہیں حکمت و دانش قوت فیصلہ یعنی اللہ نے مجھے اپنا پیغمبر بنا کر تمہاری قوم کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے

11- اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ فرعون اور اس کی قوم کو ان کے مظالم سے ڈراؤ اور اسے کہو کہ وہ بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دے یعنی غلامی سے رہا کر دے حضرت موسیٰ فرعون سے کہتے ہیں کہ جس چیز کا تو مجھ پر احسان جتا رہا ہے، کیا اس کے بدلے میں تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا ہے اور میں ان کی رہائی کے لیے کہہ کرنا شکری کر رہا ہوں؟

12- یعنی وہ رب العالمین کون ہے جس نے تمہیں یہ پیغام دے کر میری طرف بھیجا ہے؟ کون ہے جو مجھے یہ حکم دے رہا ہے؟ میں تو کسی ایسے پروردگار کو نہ جانتا ہوں، نہ مانتا ہوں

13- وہ رب العالمین وہ ہے جو کائنات کی ہر چیز کی پرورش کرتا ہے جن میں تم اور تمہاری قوم بھی شامل ہو اگر تم میں فہم و شعور ہے تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اس کائنات کا خالق اور ہر چیز کی پرورش کرنے والا بھی کوئی ہے

14- یعنی کیا سن رہے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ مصری جن دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے، ان میں سب سے بڑا سورج دیوتا تھا جسے وہ "دغ" کہتے تھے اور وقت کے فرعون کو وہ زمین پر اس دغ کا اوتار مانتے تھے اور اس کی بھی اسی طرح پیروی کرتے تھے فرعون اپنے گرد بیٹھے سرداروں سے کہتا ہے کہ سن رہے ہو، یہ تمہارے مذہب کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

26- قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾

26- موسیٰ نے کہا "رب تم لوگوں کا اور رب تمہارے
آباؤ اجداد کا
جو گزر چکے ہیں"

27- قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

27- فرعون نے کہا "تمہارا یہ رسول تو[15]
جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے
واقعی دیوانہ ہے"

28- قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

28- موسیٰ نے کہا "رب مشرق کا اور مغرب کا
اور اس کا جو کچھ بھی ہے
ان دونوں کے درمیان
اگر تم عقل و شعور رکھتے ہو"

29- قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾

29- فرعون نے کہا "اگر تم نے[16]
کسی اور کو معبود بنا لیا
سوائے میرے
تو میں ضرور تجھے
قیدیوں میں شامل کر دوں گا"

30- قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾

30- موسیٰ نے کہا "کیا پھر بھی کہ میں تجھے[17]
کوئی روشن چیز دکھا دوں؟"

15- جب حضرت موسیٰ نے کہا کہ جس رب نے مجھے بھیجا ہے تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا رب بھی وہی ہے تو فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ دیکھو یہ تو تمہارے اجداد کا پروردگار بھی کسی اور کو بتاتا ہے یہ تو کوئی دیوانہ ہے جب حضرت موسیٰ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جس رب نے مجھے بھیجا ہے، مشرق و مغرب کا رب بھی وہی ہے تم میں عقل ہو تو تم خود سمجھ سکتے ہو تو فرعون غصہ میں آ گیا

16- میرے علاوہ کسی اور کو معبود ماننے اور اس کی طرف دعوت دینے سے تم باز نہ آئے تو میں تمہیں جیل میں ڈال دوں گا

17- اگر میں اس پروردگار کی طرف سے عطا کردہ کوئی ایسا معجزہ دکھا دوں جو خود اس کی حاکمیت کا گواہ ہو تو پھر بھی تم نہیں مانو گے اس پروردگار کو؟

31- قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾

31- اس نے کہا "تو پھر وہ لے آ[18] اگر تو سچا ہے تو"

32- فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾

32- سو اس نے اپنا عصا ڈال دیا[19] تو لو! وہ تھا ایک اژدہا بالکل واضح

33- وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ ع ٢ ٦

33- اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو لو! وہ تھا روشن چمکتا ہوا سب دیکھنے والوں کے لئے

3

34- قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾

34- فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے[1] کہا "یہ تو واقعی بہت ماہر جادوگر ہے

35- يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

35- جو چاہتا ہے کہ نکال دے تمہیں تمہاری دھرتی سے اپنے جادو کے ذریعے تو اب تم کیا حکم دیتے ہو؟"[2]

18- اگر تمہارا یہ دعویٰ سچا ہے تو دکھاؤ اس کے ثبوت کے طور پر اس پروردگار کی وہ نشانی

19- فرعون کے سب درباریوں کے سامنے حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے یہ دو نشانیاں پیش کر دیں انہوں نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ انہیں اژدھا دکھائی دینے لگا، ٹھیک ٹھاک اژدھا جس میں کوئی خامی نہیں تھی اور پھر جب انہوں نے اپنا ہاتھ بغل میں دے کر نکالا تو وہ چمک رہا تھا

1- یعنی یہ تو اس جادو کے ذریعے تمہیں اقتدار سے محروم کرنا چاہتا ہے جب وہ اپنے ارد گرد بیٹھے سرداروں کو "تمہیں" کہہ کر ڈراتا ہے تو اس "تمہیں" میں وہ خود بھی شامل ہوتا ہے جو ان کا دنیاوی حکمران ہی نہیں بلکہ اوتار بھی ہے جس کی وہ پوجا کرتے تھے اس کے اس "تمہیں تمہاری دھرتی سے نکالنا چاہتا ہے" میں یہ بھی شامل ہے کہ تمہارے ملک پر سے تمہاری حکومت ختم کر دینے سے تمہارا مذہب بھی ختم کر دیا جائے گا اور ملک پر اس کی حکمرانی ہو جائے گی حضرت موسیٰ نے کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے فرعون اپنے سرداروں کو ڈراتا ہے کہ یہ تو بنی اسرائیل کو تمہارے ملک پر حکمران بنانا چاہتا ہے

2- کہ ان کے ساتھ کیسے نپٹا جائے؟

36- قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

36- انہوں نے کہا ''مہلت دیدے
اس کو اور اس کے بھائی کو[3]
اور سارے شہروں کی طرف
ہرکارے بھیج دے

37- يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾

37- وہ لے آئیں تیرے پاس
ہر ماہر جادوگر کو''

38- فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾

38- سو سارے جادوگر جمع کر لیے گئے[4]
ایک معین دن کے
ایک وقت مقررہ پر

39- وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾

39- اور لوگوں سے کہا گیا تھا[5]
''کیا تم اس اجتماع میں پہنچو گے؟

40- لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾

40- تاکہ ہم جادوگروں کے پیچھے چلیں[6]
اگر وہ غالب رہیں''

3- یہ اس کے سرداروں کا مشورہ ہے کہ ان کے خلاف کوئی فوری کارروائی نہ کر ملک کے سب شہروں کی طرف ایلچی بھیج دو جو بڑے بڑے جادوگروں کو لے آئیں اور ان سے جادو مقابلے میں انہیں شکست دے کر موسیٰ اور ہارون کو اور ان کے منصوبے کو ناکام بنایا جائے فرعون کی قوم سورج دیوتا کی پوجا کے جس مذہب کی پیروکار تھی اس میں جادوگر ان کے مذہبی پروہت ہوتے تھے

4- ایک معین دن کے ایک وقت مقررہ سے مراد فرعون کی قوم کی قومی عید کا دن ہے اس دن کا انتخاب کیا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ جادوگروں کے مقابلے کو دیکھ سکیں

5- اس مقابلے کے روز اس کی جگہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آنے کے لئے کہا گیا تھا۔ کیوں؟ آگے وجہ بتائی گئی ہے

6- لوگوں سے یہ پوچھنے کے ساتھ ہی کہ کیا زیادہ سے زیادہ آؤ گے؟ انہیں یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ تمہیں اس لیے بلایا جا رہا ہے تاکہ تم اپنے جادوگروں کا مقابلہ دیکھ لو اور اگر وہ جیت جائیں تو ان کی پیروی کرو گویا فرعون کو اپنے جادوگروں کی جیت کا اتنا پختہ یقین تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان کی جیت دکھا کر ملک میں اپنے اوتار ہونے کے عقیدہ کو محفوظ رکھنا چاہتا تھا تاکہ موسیٰ کی دعوت پر کوئی دھیان ہی نہ دے

41- فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾

41- پھر جب جادوگر آ گئے
تو انہوں نے فرعون سے کہا
"ہمیں انعام تو ملے گا ہی
اگر ہم غالب رہے؟"

42- قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾

42- اس نے کہا "ہاں!
اور پھر تو تم میرے مقربین میں شامل ہو جاؤ گے"[7]

43- قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

43- موسیٰ نے ان سے کہا
"پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو"

44- فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

44- تو انہوں نے پھینک دیں[8]
اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں
اور کہا "قسم ہے فرعون کے اقبال کی
ہم ہی غالب رہیں گے"

45- فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾

45- پھر موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا[9]
تو لو! وہ نگلنے لگا اس جھوٹ کو
جو وہ گھڑ رہے تھے

7- انعامات تو ایک طرف تمہیں تو میں اپنے قریبی درباریوں میں شامل کر لوں گا

8- فرعون کی مانند انہیں بھی اپنی جیت کا پختہ یقین تھا

9- انہیں بتا دیا گیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا پھینک دے تو وہ اژدھا بن جاتا ہے وہ بھی اپنے ساتھ رسیاں اور لاٹھیاں لائے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر انہوں نے وہ پھینک دی تھیں سورۃ الاعراف میں بتایا گیا ہے کہ جادوگروں نے دیکھنے والوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اور انہیں وہ رسیاں اور لاٹھیاں بھاگتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینک دیا جو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں نگلنے لگا

46- فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

46- سو وہ جادوگر گر گئے[10]
سجدہ کرتے ہوئے

47- قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

47- انہوں نے کہا "ہم رب العالمین پر ایمان لائے

48- رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- موسیٰ اور ہارون کے رب پر"

49- قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾

49- فرعون نے کہا
"کیا تم اس پر اس سے پہلے ہی ایمان لے آئے ہو[11]
کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟
یہ تو تمہارا وہ بڑا ہے[12]
جس نے تمہیں جادو سکھایا ہوا ہے
سو تم جلد ہی جان جاؤ گے[13]
اور میں ضرور کاٹ دوں گا
تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں
مخالف سمتوں سے
اور میں ضرور سولی پر چڑھا دوں گا
تم سب کو"

10- جادوگر سجدے میں گر گئے یعنی ان کے قلب و شعور پر اللہ کا خوف غالب کر دیا گیا اور وہ سجدے میں گر گئے اور اعلان کر دیا کہ "ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ہیں جس پر ایمان لانے کی موسیٰ اور ہارون دعوت دیتے ہیں"

11- یعنی میں تمہارے سورج دیوتا کی طرف سے اوتار یہاں موجود ہوں اور تم مجھ سے پوچھے بغیر ہی اس رب پر ایمان لے آئے ہو؟

12- جس کے رب پر ایمان لانے کا تم نے اعلان کر دیا ہے، وہ تم سے بھی بڑا جادوگر ہے اور تمہارا استاد ہے، اسی لیے تم میرا دین چھوڑ کر اپنے استاد کے دین پر ایمان کا اعلان کر رہے ہو

13- تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میں اوتار ہوں یا نہیں میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹی سمتوں سے کٹوا دوں گا یعنی جس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا، اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا جس سے وہ بالکل ہی ناکارہ ہو جائے گا اور میں تمہیں سولی پر چڑھوا دوں گا جس سے تمہیں میری طاقت کا اندازہ ہو جائے گا جس کا تم نے انکار کر دیا ہے

50- قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۚ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝

50- انہوں نے کہا ”ہمیں کوئی پرواہ نہیں[14]
ہم تو اپنے رب کی طرف ہی لوٹیں گے

51- اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

51- ہم تو امید رکھتے ہیں[15]
کہ ہمارا رب ہماری خطائیں معاف کر دے گا
اس لیے کہ ہم
سب سے پہلے ایمان لائے ہیں“

ع 18 7

4

52- وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝

52- اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیج دی تھی کہ[1]
”میرے بندوں کو ساتھ لے کر
راتوں رات نکل جا
کیونکہ تمہارا ضرور پیچھا کیا جائے گا“

14- ان کے دلوں پر اللہ پر ایمان کا غلبہ ہو گیا تھا اور انہوں نے جواب دیا کہ کوئی پرواہ نہیں تم جو کچھ کر سکتے ہو کر لو، ہمیں ایک روز اپنے رب کے پاس جانا تو ہے ہی، پھانسی پر چڑھا دو گے تو کیا ہم اپنے رب کے پاس ہی تو جائیں گے

15- یعنی ہمارے سب سے پہلے ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری اس سے پہلے کی خطائیں معاف فرما دیں گے۔ کن میں سے سب سے پہلے ایمان لانے کی وجہ سے؟ قومِ فرعون میں سے سب سے پہلے ایمان لانے کی وجہ سے

1- بنی اسرائیل کی نجات اور آل فرعون کی سزا کے بیان سے اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کے منکروں اور دشمنوں کو کیسے نشان عبرت بناتے رہے ہیں اور بنا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنی اسرائیل کے مصر سے نکل جانے کا یہ واقعہ جادوگروں کے ایمان لانے کے کافی عرصہ بعد کا ہے اس مقابلے اور نکل جانے کے حکم کے درمیانی عرصے میں حق اور باطل کے درمیان معرکہ جاری رہا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پیغام بھیج دیا تھا کہ تیاری کرو اور سارے بنی اسرائیل والوں کے ساتھ رات کے وقت گھروں اور بستیوں سے نکل جاؤ کیونکہ فرعون نے تمہارا پیچھا کرنا ہے اس کے تعاقب کے لیے لشکر جمع کرنے تک تم دور نکل جاؤ گے بنی اسرائیل مصر میں وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے تھے ان کی تعداد بھی کافی تھی ان سب کو سفر کے لیے تیاریاں کرنا تھیں اور اس کے بعد وہ ایک معینہ رات کو سب بستیوں سے معینہ منزل کی طرف نکل پڑے تھے

53- فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

53- سو فرعون نے[2]
سب شہروں میں ایلچی بھیج دیئے کہ

54- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾

54- ”یہ تو ایک چھوٹا سا گروہ ہیں[3]

55- وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾

55- اور انہوں نے ہمیں بہت مشتعل کر دیا ہے

56- وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾

56- اور ہم تو ہوشیار اور خبردار رہنے والی قوم ہیں“

57- فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾

57- سو ہم نے ان کو نکال دیا تھا[4]
باغات سے اور چشموں سے

58- وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾

58- اور خزانوں سے اور شاندار مکانوں سے

59- كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾

59- ایسے ہی ہوا تھا
اور ہم نے وارث بنا دیا تھا[5]
ایسی سب چیزوں کا
بنی اسرائیل کو

60- فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾

60- سو وہ نکل پڑے تھے[6]
ان کے تعاقب میں
سورج نکلتے ہی

2- جب فرعون کو سارے بنی اسرائیل کی فلسطین کی طرف نکل جانے کی اطلاع ملی تو اس نے ان سب کو پکڑ لانے یا تباہ کر دینے کے لیے تیاریاں شروع کر دیں اور اپنی مملکت کے سب شہروں کی طرف ایلچی بھیج دیئے کہ جاؤ وہاں سے دستوں کو بلا لاؤ

3- یعنی وہ جو بھاگ گئے ہیں، ہماری بڑی اور مستعد فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتے انہوں نے اپنی اس باغیانہ چال سے ہمیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور ہم تو ان کے مقابلے میں بڑی قوت ہیں اور ہر وقت ہوشیار اور خبردار رہتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ہم ان کی اس تدبیر کو ناکام بنا دیں گے

4- ہماری اس تدبیر سے فرعون اور اس کے امراء سب اپنے باغوں، چشموں، خزانوں اور مکانوں سے نکل کر بنی اسرائیل کے پیچھے چڑھ دوڑے تھے اور ہلاک کر دیئے گئے اور ہم نے ان کے اقتدار کا خاتمہ کر کے انہیں سخت سزا دی تھی

5- یعنی جن نعمتوں سے ہم نے آل فرعون کو محروم کر دیا تھا، ایسی ہی نعمتیں ہم نے فلسطین میں بنی اسرائیل کو عطا کر دی تھیں

6- فرعون لاؤ لشکر جمع کر کے ایک صبح سویرے بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکل پڑا تھا

61- فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾

61- اور جب دونوں گروہوں نے[7] ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا "ہم تو پکڑے ہی گئے"

62- قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾

62- موسیٰ نے کہا "ہرگز نہیں![8] میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور مجھے راہ بتا دے گا"

63- فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾

63- تو ہم نے موسیٰ کو وحی بھیج دی تھی کہ[9] "اپنا عصا سمندر پر مار" سو وہ پھٹ گیا تھا اور پانی کا ہر ٹکڑا ایسے ہو گیا تھا جیسے بہت بڑا پہاڑ ہو

64- وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾

64- اور ہم نے وہاں پر[10] ان دوسروں کو قریب کر دیا تھا

65- وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾

65- اور ہم نے بچا لیا تھا موسیٰ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے سارے کو

7- بنی اسرائیل کے قافلے میں عورتیں، بچے، بوڑھے سب ہی شامل تھے اور وہ چلتے چلتے کنارِ بحر تک پہنچ چکے تھے کہ پیچھے سے فرعون کا لشکر پہنچ گیا آگے سمندر پیچھے فرعونی لشکر، اسے دیکھتے ہی وہ گھبرا گئے کہ ہم تو پکڑے گئے

8- اللہ تعالیٰ لازماً مجھے نجات کی راہ دکھا دیں گے

9- یہ ہے وہ راہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دکھا دی تھی انہوں نے اپنا عصا پانی پر مارا پانی کے اندر وسیع راستہ بن گیا جس کے دونوں طرف پانی، اونچے پہاڑوں کی مانند ساقط و ساکن کھڑا ہو گیا تھا

10- یعنی ہم نے تعاقب کرنے والوں کو دریا میں اُتار دیا تھا

66- ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾

66- پھر ہم نے غرق کر دیا تھا
ان دوسروں کو

67- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾

67- بلاشبہ اس واقعہ میں ایک نشانی ہے
مگر اِن لوگوں میں سے اکثر اس پر
یقین کرنے والے نہیں

ع ۷ ۸ 68- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ ع

68- حالانکہ تیرا رب تو ہے
بہت زبردست
بہت رحم کرنے والا

5

وقف لازم 69- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

69- اور ان کو[1]
ابراہیم کا قصہ سنا

70- اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾

70- جب اس نے اپنے باپ سے
اور اپنی قوم سے پوچھا تھا
"یہ کیا ہیں جن کی تم پوجا کرتے ہو؟"

71- قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾

71- انہوں نے کہا "ہم اِن بتوں کی پوجا کرتے ہیں
اور ہم ان کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں"

72- قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ لا

72- اس نے پوچھا "کیا یہ تمہیں سنتے ہیں[2]
جب تم ان کو پکارتے ہو؟

1- اے نبی ﷺ ان مشرکوں اور منکروں کو ابراہیم کا واقعہ سنائیں اور انہیں بتائیں کہ وہ بھی اسی دین پر ہوتے تھے جس کی طرف انہیں دعوت دی جا رہی ہے

2- تم ان کی پوجا کیوں کرتے ہو اور کیوں ان کی خدمت میں حاضر رہتے ہو؟ اس لیے کہ یہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچاتے ہیں یا اس لیے کہ تم ایسا نہ کرو تو یہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ اس سوال سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان بت پرستوں کو ان کے دین باطل پر غور کرنے اور اس کے بے مقصد ہونے کو سمجھ لینے کا مشورہ دیا ہے یہ سوال دین حق اور دین باطل کے فرق کو سمجھانے کے لیے ہے

73- اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾

73- یا یہ تمہیں فائدہ دیتے ہیں
یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟"

74- قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾

74- انہوں نے کہا "نہیں! بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو [3]
ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے"

75- قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾

75- پوچھا "کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ [4]
تم کن چیزوں کی پوجا کرتے رہے ہو

76- اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾

76- تم اور تمہارے باپ دادا
پہلے والے؟

77- فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾

77- اور میرے تو یہ سب دشمن ہیں [5]
سوائے رب العالمین کے

3- جواب تھا "نہیں"، یعنی ہم اس بارے میں غور و فکر کر کے ان کی پوجا نہیں کرتے بلکہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد ایسا ہی کرتے رہے ہیں اس کی کوئی وجہ تو ہوگی اگر یہ بے فائدہ ہوتے تو ہمارے اجداد کیوں ان کی پوجا کرتے ہوتے ہم یہ سب کچھ اپنے اجداد کی تقلید میں کرتے ہیں

4- یعنی تم نے کبھی اپنے ان بتوں کی اور ان کی پوجا کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ یہ ہیں کیا؟ اس بارے میں کبھی غور کیا ہے یا محض آباء کی تقلید ہی کئے جا رہے ہو

5- دشمن وہ ہوتا ہے جو کوئی نقصان پہنچائے۔ حضرت ابراہیم پتھر اور لکڑی کی ان مورتیوں کو اپنا دشمن کیوں قرار دیتے تھے؟ اس کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں "سوائے رب العالمین کے" یعنی جن کی بھی رب کے سوا پوجا کی جائے وہ سب میرے دشمن ہیں اور پھر آیت 82 تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پر اور اپنے حوالے سے سب انسانوں پر رب العالمین کے اکرام بیان کرتے ہیں اس طرح ان بتوں کو پوجنے والوں کو بتاتے ہیں کہ سب کا پیدا کرنے والا، سب کو رزق اور صحت دینے والا اور مار دینے والا تو رب العالمین ہے ان میں سے تو کوئی بھی نہ پیدا کرنے والا ہے، نہ رزق دینے والا ہے، نہ صحت دینے والا ہے، نہ مار سکتا ہے تو پھر اگر میں ان کی پوجا کروں تو یہ تو مجھے اس رب سے دور کر دینے والے ہیں۔ اس دوری کا نتیجہ کیا ہوگا؟ وہ جو اللہ تعالیٰ نے آگے بیان کیا ہے۔ تو پھر جو بھی کوئی کسی کو اس عبرتناک انجام تک پہنچا دے اس سے بڑا اس کا دشمن کون ہو سکتا ہے؟ جو جنت سے دور کر دینے والا اور جہنم میں دھکیل دینے والا ہو، اس طرح ان بتوں کو اپنے دشمن بتا کر حضرت ابراہیم ان کی پوجا کرنے والوں کو بتاتے ہیں کہ یہ تو تمہارے دشمن ہیں جن کی تم پوجا کرتے ہو اور جن کی خدمت میں لگے رہتے ہو

78- الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ﴿٧٨﴾

78- جس نے مجھے پیدا کیا ہوا ہے
اور وہ مجھے راہ دکھا رہا ہے

79- وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ﴿٧٩﴾

79- اور وہ جو مجھے کھلاتا ہے
اور مجھے پلاتا ہے

80- وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿٨٠﴾

80- اور جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں
تو وہ مجھے شفا دے دیتا ہے

81- وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿٨١﴾

81- اور وہ ہے جو مجھے مارے گا
پھر وہ مجھے زندہ کر دے گا

82- وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿٨٢﴾

82- اور وہ ہے جو
میں امید رکھتا ہوں کہ
مجھے میری خطائیں معاف کر دے گا
جزاء کے روز"

83- رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٣﴾

83- "اے میرے رب
مجھے حکم عطا کر دے[6]
اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دے.

84- وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿٨٤﴾

84- اور بنا دے میرے لئے[7]
سچ بولنے والی زبان
پیچھے آنے والے لوگوں میں

85- وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿٨٥﴾

85- اور مجھے شامل کر دے
نعمتوں والی جنت کے
وارثوں میں

6- قوتِ فیصلہ اور اس کے لیے ضروری علم و دانش اور صلاحیت عطا کر دے
7- میرے بعد آنے والے، میرے بارے میں سچ ہی بولیں

86- وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾

86- اور معاف کر دے میرے باپ کو
وہ تو گمراہوں میں سے ہے

87- وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾

87- اور مجھے نہ رسوا کرنا[8]
اس روز جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے

88- يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾

88- اس روز
نہیں فائدہ دے گا مال اور نہ اولاد

89- اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾

89- مگر یہی کہ کوئی آئے اللہ کے پاس[9]
قلب سلیم کے ساتھ"

90- وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾

90- اور جنت پرہیزگاروں کے
قریب کر دی جائے گی[10]

91- وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾

91- اور جہنم گمراہوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی

92- وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾

92- اور ان سے پوچھا جائے گا
"کہاں ہیں وہ سب جن کی تم پوجا کیا کرتے تھے

8- اس کی گمراہی کی وجہ سے روز حساب میں رسوائی سے بچ جاؤں وہ تو گمراہ ہے اور اگر وہ ایمان نہ لایا تو اس روز مشرکوں اور بت پرستوں کے ساتھ اسے دیکھ کر مجھے تو رسوائی اٹھانا پڑے گی اس دعا کے حوالے سے یہ بھی سوال اٹھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرک باپ کے حق میں مغفرت کی دعا کر سکتے تھے یا نہیں؟ اس کے جواز میں ان کے اپنا گھر اور ماں باپ کے چھوڑ دینے کے وقت کے اس وعدہ کا حوالہ دیا جاتا ہے جس کا ذکر سورۃ مریم کی آیت 47 میں ہے کہ "آپ کو سلام میں اپنے رب سے آپ کی بخشش کے لیے دعا کروں گا" لیکن حالات و واقعات کو سامنے رکھیں تو وہ وعدہ تو اس سے بہت بعد کا ہے اس دعا کے حوالے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام بت پرستوں کو بتا رہے ہیں کہ اس روز صرف اہل ایمان کی ہی بخشش ہوگی بت پرست سب پکڑے جائیں گے خواہ ان میں میرا اپنا باپ بھی کیوں نہ ہو، وہ بھی بچ نہیں سکے گا جس کی مزید وضاحت اگلی آیات سے ہو جاتی ہے کہ اس روز کسی کو مال اور اولاد بھی عذاب سے نہیں بچا سکیں گے

9- قلب سلیم یعنی پاک صاف دل جس میں اللہ کے خالق و مالک ہونے کے بارے میں شک و شبہ کی تھوڑی سی بھی ملاوٹ نہ ہو

10- یہاں سے آیت 102 تک اس رزو کا حال بیان فرمایا گیا ہے اور اس حوالے سے اہل شرک کو خبردار کیا گیا ہے

93- مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾	93- اللہ کے سوائے؟ کیا وہ تمہاری کوئی مدد کر رہے ہیں یا وہ اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں؟''
94- فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾	94- پھر وہ اس میں پھینک دیئے جائیں گے اوپر تلے
95- وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾	95- وہ اور سارے گمراہ اور ابلیس کے لشکر
96- قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾	96- سب کے سب وہ لوگ کہیں گے جبکہ وہ وہاں آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے
97- تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾	97- ''اللہ کی قسم! ہم تو واقعی کھلی کھلی گمراہی میں ہوتے تھے
98- اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾	98- جب ہم تم کو رب العالمین کے برابر ٹھہرایا کرتے تھے
99- وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾	99- اور ہمیں تو مجرم لوگوں نے ہی[11] گمراہ کیا ہوا تھا
100- فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾	100- اور نہیں ہے ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا
101- وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾	101- اور نہ ہی کوئی غم گسار دوست

11- یعنی اس روز وہ اپنی گمراہی کا اعتراف کر لیں گے اور کہیں گے کہ اصل مجرم وہ ہیں جنہوں نے ہمیں اس میں پھنسایا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ فرمانے کو کہ تمہارے یہ بت میرے دشمن ہیں، اس حوالے سے دیکھا جانا چاہیے

102- فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

102- سو اگر ہوتا ہمارے لئے[12]
ایک بار واپس لوٹنا
تو ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے"

103- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

103- بلاشبہ اس میں
واقعی نشانی ہے
مگر اِن لوگوں میں سے اکثر
ایمان لانے والے نہیں

104- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ ع ۵ ۶ ۹

104- اور واقعی تیرا رب ہی
بہت ہی غلبہ والا
بہت رحم کرنے والا ہے

6

105- كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ ع

105- قوم نوح نے پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا[1]

106- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ ج

106- یاد کرو جب ان سے
ان کے بھائی نوح نے کہا تھا[2]
"کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟[3]

107- اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ ۙ

107- میں تو تمہاری طرف بھیجا گیا
امین رسول ہوں[4]

12- یعنی اگر ایک بار پھر سے دنیا میں بھیج دیئے جائیں تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے اور ایسے مجرموں کی چالوں میں نہیں پھنسیں گے

1- نوح کی قوم ان سے پہلے آئے پیغمبروں کو بھی اپنے قول فعل کے ذریعے جھٹلا رہی تھی اور راہ راست سے بہت دور جا چکی تھی

2- ہم نے اس قوم کے ایک فرد نوح کو ان کی ہدایت کے لیے رسول مقرر کیا تھا جسے وہ قوم بخوبی جانتے تھے

3- تمہیں اس کا کوئی بھی ڈر خوف نہیں رہا کہ اللہ کے ہاں پکڑے جاؤ گے؟

4- امین رسول وہ رسول جو وہی کچھ کرنے کو کہتا ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے اسے جو امانت دی ہے، وہ اس میں کسی بھی قسم کی خیانت نہیں کرتا وہی دعوت دیتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے مشن سونپا ہے یعنی میں تمہیں جو دعوت دے رہا ہوں، یہ اس اللہ کی طرف سے ہے جس نے مجھے رسول بنا کر تمہاری طرف بھیجا ہے

108- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾

108- سو تم اللہ سے ڈرو[5]
اور میری اطاعت کرو

109- وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

109- اور میں نہیں مانگتا تم سے
اس کا کوئی اجر
میرا اجر تو
رب العالمین کے ذمے ہی ہے

110- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾

110- سو تم اللہ سے ڈرو
اور میری اطاعت کرو"

111- قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾

111- انہوں نے کہا "کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں؟
جبکہ تیری اطاعت تو
رذیل لوگ کر رہے ہیں"[6]

112- قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾

112- اس نے کہا "اور میں کیا جانوں کہ
وہ کیا کچھ کرتے ہیں

113- اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾

113- ان کا حساب تو[7]
میرے رب کے پاس ہی ہے
کاش تمہیں اس کا شعور ہو[8]

5- جو بھی کچھ میں کہتا ہوں، وہ کرو کیونکہ میں جو بھی کچھ کہتا ہوں، اپنی طرف سے نہیں کہتا، اگر میرے کہے پر عمل نہیں کرو گے تو اللہ کے ہاں پکڑے جاؤ گے

6- یہ وہی جواب ہے جو قریش مکہ نے اللہ کے آخری رسول ﷺ کو دیا تھا کہ تیری طرف سے دی جانے والی دعوت کو قبول کرنے والے تو معاشرے کے عام لوگ ہیں جو کوئی مقام و مرتبہ نہیں رکھتے ہم کیسے ان میں شامل ہو سکتے ہیں؟

7- وہ کیا ہیں اور کیوں ایمان لائے ہیں، مجھے اس کا نہ علم ہے نہ اس سے کوئی غرض ہے اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور اللہ نے ہی حساب لینا ہے

8- یہ حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے ایسا اعتراض کرنے والوں کے فہم و شعور پر ایک طریقے سے طنز ہے کہ تم اپنے کو قوم کے بڑوں میں سے سمجھتے ہو اور تمہیں اتنا بھی شعور نہیں کہ دعوت حق سب کے لیے ہوتی ہے جو بھی قبول کر لے کر لے، اس میں کوئی ایسی شرط نہیں لگائی جا سکتی کہ اگر فلاں دعوت قبول کرے گا تو ہم دعوت قبول کر کے اس کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے

114- وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

114- اور نہیں ہوں میں
اہل ایمان کو دور کر دینے والا [9]

115- اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾

115- نہیں ہوں میں [10]
مگر کھلا کھلا ڈرانے والا ہی"

116- قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

116- انہوں نے کہا "اے نوح اگر تو اس سے باز نہ آیا
تو تجھے ضرور سنگسار کر دیا جائے گا" [11]

117- قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾

117- اس نے کہا "اے میرے رب
میری قوم نے تو
مجھے جھٹلا دیا ہے

118- فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

118- سو تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے
قطعی فیصلہ [12]
اور نجات دیدے مجھے
اور ان اہل ایمان کو جو میرے ساتھ ہیں"

119- فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

119- سو ہم نے نجات دے دی تھی اس کو
اور انہیں جو اس کے ساتھ تھے

الصافات

9- تمہاری خاطر میں انہیں اپنے سے علیحدہ نہیں کر سکتا

10- میری ڈیوٹی صرف اتنی ہے کہ میں واضح طور پر سب کو خبردار کر دوں کہ ایمان نہیں لاؤ گے تو مارے جاؤ گے

11- یہ دعوت حق کے دشمنوں کی دشمنی اور مخالفت کی انتہا کے مرحلہ میں ان کی طرف سے حضرت نوح کو دیا گیا چیلنج ہے کہ اگر تم نے دین حق کی دعوت بند نہ کی تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے

12- اب ان مشرکوں اور منکروں کی اصلاح کا کوئی امکان باقی نہیں رہا اب تو دوٹوک فیصلہ کر دے تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون مطلب یہ کہ ان پر عذاب نازل کر دے

ایک کشتی میں

جو بھری ہوئی تھی

120- ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾

120- پھر ہم نے غرق کر دیا تھا

اس کے بعد

باقیوں کو

121- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾

121- بلاشبہ اس میں ایک نشانی ہے

اور ان میں سے اکثر اس پر یقین کرنے والے نہیں

122- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ ع ۱۸ ۱۰

122- اور تیرا رب ہی ہے جو

بہت ہی غلبہ والا

بہت رحم کرنے والا ہے

7

123- كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾

123- عاد نے پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا[1]

124- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ ج

124- یاد کرو جب ان سے

ان کے بھائی ھود نے کہا تھا

"کیا تم ڈرتے نہیں؟

125- اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ لا

125- میں تو تمہاری طرف بھیجا گیا

رسول امین ہوں

1- جن قوموں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ان کے انجام کے حوالے سے قوم عاد کا مختصر حوالہ دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے تکبر و غرور، شہرت، ریاکاری، شرک اور انجام کا مختلف حوالوں سے سورت الاعراف، سورت ہود، سورت حم السجدہ، سورت الاحقاف، سورت الذاریات، سورت القمر، سورت الحاقہ اور سورت الفجر میں بھی ذکر فرمایا ہے عاد اس قوم کے جد اعلیٰ کا نام تھا اپنے زمانے میں اپنے علاقہ کی اس طاقتور قوم کا نام اسی حوالے سے قوم عاد ہوا

126- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾

126- سوتم اللہ سے ڈرو
اور میری اطاعت کرو

127- وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾

127- اور نہیں مانگتا میں تم سے
اس کا کوئی بھی اجر
میرا اجر تو
رب العالمین کے ذمے ہی ہے

128- اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾

128- کیا تم بنا لیتے ہو[2]
ہر بلندی پر کوئی یادگار
بے فائدہ شغل کے لئے؟

129- وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾

129- اور تم بناتے ہو مضبوط محل[3]
جیسے کہ تم ہمیشہ ہی رہو گے

130- وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾

130- اور جب تم کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو[4]
تو ستمگار بن کر پکڑتے ہو

131- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾

131- سوتم لوگ اللہ سے ڈرو[5]
اور میری اطاعت کرو

2- تم نے اپنی طاقت وشہرت کی بے فائدہ یادگاریں بنائی ہوئی ہیں اور ابھی تک تمہیں سمجھ نہیں آیا کہ تمہاری عظمت وخوشحالی کی یہ یادگاریں ایک نمائشی کھیل سے کچھ بھی زیادہ نہیں

3- تم محلات بنانے میں ایسے لگے ہوئے ہو جیسے تم نے کبھی مر کر اللہ کے حضور پیش ہی نہیں ہونا تم نے اسی دنیاوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھا ہوا ہے

4- تم اردگرد کی کمزور قوموں اور اپنے ہاں کے کمزور لوگوں پر ظلم وستم کرتے ہو

5- ایمان لے آؤ اور فلاح کی راہ اپنا لو، میں تمہیں اس کی دعوت دیتا ہوں

132- وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾

132- ڈرو اس سے[6]
جس نے تمہیں وہ سب کچھ دیا ہوا ہے
جس کے بارے میں تم جانتے ہو

133- اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾

133- اس نے تمہاری مدد کی ہے
مویشیوں سے اور اولاد سے

134- وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾

134- اور باغات سے اور چشموں سے

135- اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾

135- میں تو ڈرتا ہوں[7]
تم پر بہت بڑے دن کے عذاب سے"

136- قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾

136- انہوں نے کہا "ہمارے لئے ایک سا ہی ہے[8]
خواہ تو نصیحت کرے
یا تو نہ نصیحت کرے

137- اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾

137- یہ تو ہمارے بزرگوں کا شوق اور رواج ہی ہے[9]

138- وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾

138- اور اس کی وجہ سے ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا"[10]

6- تمہارے پاس مال و دولت، جاہ و قوت جو کچھ بھی ہے اسی اللہ کا دیا ہوا ہے جس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اس کے احکام پر عمل کرو اور شرک و بے دینی، ظلم و ستم سے باز آجاؤ "جس کے بارے میں تم جانتے ہو" یعنی دنیاوی ضرورت اور جاہ و حشم کی وہ سب چیزیں جو تمہارے پاس ہیں، یا جن کے حصول کے لیے تم بے چین ہو، وہ اللہ ہی عطا کرتا ہے

7- اگر تم ایمان نہ لائے اور اللہ کی ان نعمتوں کے لیے اس کا شکر ادا کرنے کی بجائے ان نعمتوں کو غلط کاموں پر ضائع کرتے رہے، یادگاروں، محلات، جاہ و حشم وغیرہ پر تو تم پر بڑا عذاب آجائے گا

8- ہم تمہاری کسی نصیحت کو قبول کرنے والے نہیں

9- ہمارا یہ طرز زندگی ہرگز گناہ نہیں یہ تو ہمیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملا ہوا ہے ہم اسے کیوں چھوڑ دیں

10- اس کی وجہ سے ہم پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوسکتا جب ہمارے اجداد پر ایسا کرنے کی وجہ سے کوئی عذاب نازل نہیں ہوا تھا تو ہم پر کیسے آسکتا ہے؟

139- فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

139- سو انہوں نے اسے جھٹلا دیا[11]
تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا تھا
بلاشبہ اس واقعہ میں نشانی ہے
اور ان میں سے اکثر
اس پر یقین کرنے والے نہیں

140- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ ع ۷ ۱۸ ۱۱

140- اور واقعی تیرا رب ہی ہے
بہت ہی غلبہ والا
بہت رحم کرنے والا

8

141- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

141- ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا[1]

142- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ ج

142- یاد کرو جب ان سے
ان کے بھائی صالح نے
کہا تھا "کیا تم ڈرتے نہیں؟

143- اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ لا

143- میں تو تمہاری طرف بھیجا گیا
رسول امین ہوں

144- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ ج

144- سو تم لوگ اللہ سے ڈرو
اور میری اطاعت کرو

11- تو کیا ہوا؟ وہی جو قوم نوح کے ساتھ ہوا تھا ان پر عذاب کیسا آیا تھا؟ تند و تیز ہواؤں کا عذاب جس سے وہ زمین پر کھجور کے کھوکھلے تنوں کی مانند بکھیر دیئے گئے تھے اور ان کے محل انہیں بچا نہیں سکے تھے

1- یعنی قوم ثمود کا رویہ بھی ویسا ہی تھا جیسا ان قوموں کا تھا جن کا ذکر کیا گیا ہے آگے ان کے رویہ اور اللہ کے نبی کی دعوت نہ ماننے کا اور اس قوم کے عذاب میں پکڑے جانے تک کا حال ہے اللہ تعالیٰ نے سورت اعراف، سورت ہود، سورت الحجر، سورت بنی اسرائیل، سورت نحل، سورت الذاریات، سورت القمر، سورت الحاقہ، سورت الفجر اور سورت شمس میں بھی اس قوم کی سرکشی اور تباہی کا ذکر فرمایا ہے اس قوم کے مسکن وادی القریٰ میں تھے جو حجاز اور شام کے درمیان ہے

145- وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

145- اور میں نہیں مانگتا تم سے اس کا کوئی اجر میرا اجر تو رب العالمین کے ذمے ہی ہے

146- اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾

146- کیا تمہیں[2] ان سب چیزوں کے درمیان جو یہاں ہیں امن وسکون سے چھوڑ دیا جائے گا؟

147- فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾

147- باغوں اور چشموں میں؟

148- وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾

148- اور کھیتوں کے اور نخلستانوں کے درمیان جن کے خوشے نرم ونازک ہیں؟

149- وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾

149- اور تم پہاڑوں میں[3] ایسے ہی فخریہ گھر بناتے رہو گے؟

150- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾

150- سو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

2- کیا تم اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو نعمتیں دی ہوئی ہیں (جن کا آگے ذکر فرمایا گیا ہے) وہ تمہارے پاس ہی رہیں گی اگر تم نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو بھی اللہ تعالیٰ تم پر کوئی گرفت نہیں فرمائیں گے؟ ایسا نہیں ہو سکے گا، اس غلط فہمی سے نکل آؤ اور ایمان لے آؤ

3- اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہاڑوں میں گھر کھود لینے کی جو فخر وصلاحیت دی ہوئی ہے اور اس کے لیے تمہارے پاس جو مالی وسائل ہیں وہ تم پر اللہ کی عنایت ہیں اس کا خیال کرو ورنہ وہ بھی تمہیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکیں گے

151- وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾

151- اور تم نہ پیروی کرو[4]
حد سے نکل جانے والوں کے حکم کی

152- الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾

152- وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں[5]
اور کوئی اصلاح نہیں کرتے"

153- قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ ج

153- انہوں نے کہا "تو تو سحر زدہ ہے[6]

154- مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾

154- نہیں ہے تو[7]
مگر ہم جیسا ایک بشر ہی
سو لے آ کوئی نشانی
اگر تو سچا ہے تو"

155- قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ ج

155- اس نے کہا "یہ ہے ایک اونٹنی[8]
اس کے لئے پانی کی باری ہے

4- دعوت دین حق سے دشمنی میں بہت آگے نکل جانے والوں اور ساری حدود پھلانگ جانے والوں کے پیچھے نہ چلو بلکہ اس دین پر عمل کرو جس کی طرف میں دعوت دیتا ہوں

5- دین حق کے ایسے دشمن تو زمین میں بسنے والوں کی بربادی کی راہیں ہموار کر رہے ہیں ان کی فلاح اور اصلاح کے لیے کچھ نہیں کر رہے ان کا راستہ فساد اور تباہی کا ہے اور میں تمہیں فلاح اور اصلاح کی راہ کی طرف دعوت دیتا ہوں

6- دین حق کے دشمنوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کے جواب میں بھی وہی کچھ کہا تھا جو مشرکین مکہ اللہ کے آخری نبی ﷺ کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ تو سحر زدہ ہے

7- ہمیں تو آپ اپنے جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں ہمیں کوئی اپنے رسول ہونے کی نشانی یا معجزہ دکھاؤ تا کہ ثابت ہو سکے کہ جو تو کہتا ہے کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، وہ تو سچ کہتا ہے

8- حضرت صالح علیہ السلام نے ان کے مطالبے پر اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اپنی طرف سے ایک ایسی اونٹنی بھیج دی جو سب اونٹنیوں سے مختلف تھی اور کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نے کبھی ایسی اونٹنی دیکھی ہے جیسا کہ سورت بنی اسرائیل میں ہے کہ "ہم ثمود کے لیے ان کے دیکھتے ہوئے اونٹنی لے آئے تھے" (آیت 59) اس طرح ان کا وہ مطالبہ پورا کر دیا گیا تھا مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ ایک دن چشمے کا پانی اس اونٹنی کے لیے ہوگا اور ایک دن اس قوم کے لیے جس روز اونٹنی کی باری ہوگی، کوئی کسی بھی ضرورت کے لیے پانی نہیں لے گا یہ اس قوم کی ◄◄

156- وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾

اور تمہارے لئے پانی کی باری ہے
ایک ایک مقررہ دن کی
156- اور مت چھونا اسے برائی سے[9]
کہ آن پکڑے گا تمہیں
خوفناک دن کا عذاب"

157- فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

157- مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں[10]
اور وہ نادم ہو گئے تھے[11]

158- فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

158- سو آن پکڑا تھا انہیں عذاب نے[12]
بلاشبہ اس میں نشانی ہے
اور ان میں سے اکثر
اس پر یقین کرنے والے نہیں

159- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ ع ۸ ۹ ۱۲

159- اور واقعی تیرا رب ہی ہے

◄◄ آزمائش بھی تھی اور اس اونٹنی کے معجزہ ہونے کی نشانی بھی جو پاک صاف پانی ہی پی سکتی تھی جسے کسی نے جوٹھا نہ کیا ہو

9- اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا یہ جو چاہے اسے کرنے دینا جیسا کہ سورت اعراف میں ہے کہ یہ اونٹنی کھیتوں اور چراگاہوں میں چرتی پھرے تو بھی اسے روکنا نہیں انہیں بتا دیا گیا تھا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو انہیں اللہ کی طرف سے عذاب آن پکڑے گا

10- کونچیں کاٹنے کا سانحہ فوری پیش نہیں آ گیا تھا کچھ عرصہ وہ اونٹنی آزادانہ چرتی پھرتی رہی لیکن اس قوم کو اس کی آزادی اپنی آزادی میں رکاوٹ دکھائی دیتی تھی آخر انہوں نے اس سے نجات کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا سورت شمس اور سورت قمر میں ان کے اس بارے میں صلاح مشورے کا ذکر ہے سورت قمر میں ہے کہ "انہوں نے اپنے ایک دوست سے اپیل کی آخر وہ یہ کام اپنے ذمے لے کر اٹھا اور اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں" اس طرح انہوں نے وہ اونٹنی مار ڈالی تھی اور اس امتحان میں ناکام ہو گئے تھے

11- کیوں نادم ہوئے؟ وہ اونٹنی تو انہوں نے باہمی مشورہ سے ماری تھی سورت ہود میں ہے کہ حضرت صالح نے انہیں بتا دیا تھا کہ تین روز بعد عذاب آ جائے گا "تین دن اپنے گھروں میں مزے کر لو" جو تم نے پہاڑوں میں گھر کھودے ہوئے ہیں، دیکھ لینا وہ بھی تمہیں عذاب سے نہیں بچا سکیں گے اس پر وہ اپنے اس عمل پر پشیمان ہونے لگے تھے

12- اس عذاب نے انہیں کیسے نشانِ عبرت بنا دیا تھا؟ دھماکہ اور زلزلہ سے ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ان کی لاشیں ایسے بکھری پڑی تھیں جیسے ہر طرف جانوروں کے پاؤں کے نیچے روندی ہوئی باڑھ کی سوکھی جھاڑیاں بکھری پڑی ہوں (دیکھیں سورت الاعراف آیت 78 اور متعلقہ حاشیہ)

بہت ہی غلبہ والا

بہت رحم کرنے والا

9

160- كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾

160- قومِ لوط نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا[1]

161- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ ۚ

161- یاد کرو جب ان سے

ان کے بھائی لوط نے

کہا تھا "کیا تم ڈرتے نہیں؟

162- اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ ۙ

162- بلاشبہ میں ہوں تمہاری طرف بھیجا گیا

رسول امین

163- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ ۚ

163- سو تم اللہ سے ڈرو

اور میری اطاعت کرو

164- وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾

164- اور میں تم سے

اس کا کوئی اجر نہیں مانگتا

میرا اجر تو

رب العالمین کے ذمے ہی ہے

165- اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾

165- کیا تم ساری مخلوق میں سے

مردوں کے پاس جاتے ہو؟[2]

166- وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾

166- اور اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہو

جنہیں تمہارے رب نے

1- جس قوم کی اصلاح کے لیے حضرت لوط کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا، وہ اردن اور بیت المقدس کے درمیان آباد تھی حضرت لوط، حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے

2- یعنی اہل عالم میں سے کوئی بھی یہ بری حرکت نہیں کرتا جو تم کرتے ہو جیسا کہ سورت الاعراف میں ہے کہ حضرت لوط نے ان سے کہا تھا "کیا تم کرتے ہو ایسی بے حیائی کہ نہیں کی تم سے پہلے وہ کسی نے ساری دنیا میں" (آیت 88) وہ برائی تھی جنسی تسکین کے لیے مردوں کے پاس جانے کی

تمہارے لئے پیدا کیا ہوا ہے؟
بلکہ تم تو حد سے گزر گئی قوم ہو"

167- قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

167- انہوں نے کہا "اے لوط اگر تو اس سے باز نہ آیا[3]
تو تمہیں ضرور یہاں سے نکال دیا جائے گا"

168- قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾

168- اس نے کہا "میں تو تمہارے اس فعل سے[4]
نفرت کرنے والوں میں سے ہوں

169- رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

169- اے میرے رب[5]
مجھے اور میرے لوگوں کو
اس سے نجات دیدے جو یہ لوگ کرتے ہیں"

170- فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾

170- سو ہم نے نجات دے دی تھی
اسے اور اس کے لوگوں کو
سب کو

171- اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾

171- سوائے ایک بوڑھی عورت کے[6]
جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی

172- ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾

172- پھر ہم نے ہلاک کر دیا تھا
ان دوسروں کو
مکمل طور پر

3- اگر تو ہمارے بارے میں ایسا کہنے سے باز نہ آیا تو ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے

4- تمہاری دھمکی کے باوجود میں اس فعل کی حمایت نہیں کروں گا

5- مجھے اور میرے ساتھی اہل ایمان کو اس ماحول اور اس برائی کے وبال سے محفوظ کر دے

6- حضرت لوط علیہ السلام کے اہل میں سے ایک بوڑھی عورت ان کے ساتھ نہیں گئی تھی، وہ تھی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو اس قوم کو چھوڑ دینے کو تیار نہیں ہو سکی تھی

173- وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

173- اور ہم نے ان پر بارش برسادی تھی[7]
اور وہ بہت بری بارش تھی
جو ان ڈرائے ہوؤں پر برسائی گئی تھی

174- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾

174- بلاشبہ اس میں نشانی ہے
اور ان میں سے اکثر اس پر یقین کرنے والے نہیں

175- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع ٩ ٢١ ٣

175- اور واقعی تیرا رب ہی ہے
بہت ہی غلبہ والا
بہت رحم کرنے والا

10

176- كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ ج

176- ایکہ والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا[1]

177- اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ ج

177- یاد کرو جب ان سے شعیب نے
کہا تھا "کیا تم ڈرتے نہیں؟

178- اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ لا

178- بلاشبہ میں ہوں تمہاری طرف بھیجا گیا
رسول امین

7- ایک خاص قسم کی بارش، وہ خاص بارش تھی پتھروں کی بارش جیسا کہ سورت الاعراف میں فرمایا ہے "اور ہم نے برسایا ان پر پتھروں کا مینہ" (آیت 84)

1- اہل ایکہ کون تھے؟ اس بارے میں اختلاف ہے لیکن جو بھی تھے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا اہل مدین کی طرف بھی حضرت شعیب علیہ السلام کو ہی بھیجا گیا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے دونوں قوموں یا قبائل کو ناپ تول پورا کرنے اور دوسروں کا حق نہ مارنے کی ہدایت کی تھی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں میں خرابیاں ایک جیسی ہی تھیں اور وہ ایک دوسرے کے پڑوسی تھے عام خیال یہ ہے کہ ایکہ تبوک کا قدیم نام ہے لیکن اصل معاملہ ان کی شناخت یا نسلی پہچان نہیں، اصل چیز جو اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں، یہ ہے کہ انہوں نے بھی اللہ کے رسول کو جھٹلایا تھا اور ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ رہا ہے

179- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾

179- سوتم اللہ سے ڈرو
اور میری اطاعت کرو

180- وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾

180- اور نہیں مانگتا میں تم سے
اس کا کوئی اجر
میرا اجر تو
رب العالمین ہی کے ذمے ہے

181- اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾

181- پورا کیا کرو ماپ
اور نہ ہو جاؤ
دوسروں کو نقصان پہنچانے والوں میں سے

182- وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾

182- اور تولا کرو
سیدھے درست ترازو کے ساتھ

183- وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾

183- اور نہ گھٹا کر دیا کرو لوگوں کو
ان کی اشیاء
اور نہ دوڑے پھرو[2]
زمین میں فساد کرتے ہوئے

184- وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾

184- اور تم ڈرو اس سے[3]
جس نے پیدا کیا
تمہیں اور پہلی نسلوں کو"

185- قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾

185- انہوں نے کہا "ہرگز نہیں تو[4]
مگر سحر زدہ ہی

2- قافلوں کو لوٹنے سے باز آجاؤ۔ تجارتی راستے کے پاس آباد ہونے کے سبب وہ تاجروں کو لوٹ لیا کرتے تھے
3- اس اللہ سے ڈرو جو سب کا پیدا کرنے والا ہے اور جن پہلی قوموں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی اور تباہ کر دی گئی تھیں، ان سے سبق سیکھو
4- ہم تو تمہیں اللہ کا رسول مانتے ہی نہیں تو تو سحر زدہ ہے

186- وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾

186- اور نہیں ہے تو کچھ اور
مگر ہم جیسا بشر ہی
اور ہم تو تمہیں
جھوٹا سمجھتے ہیں

187- فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾

187- سو گرا دے ہم پر[5]
آسمان کا کوئی ٹکڑا
اگر تو سچا ہے"

188- قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾

188- اس نے کہا "میرا رب تو اس کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے
جو کچھ بھی تم کرتے ہو"[6]

189- فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾

189- سو انہوں نے اس کو جھٹلا دیا[7]
تو آن پکڑا تھا انہیں
سائبان والے دن کے عذاب نے
وہ تو بہت ہی خوفناک دن کا عذاب تھا

5- اگر تو جو کچھ کہتا ہے، سچ ہی کہتا ہے کہ تمہیں اللہ نے ہماری اصلاح کے لیے بھیجا ہے اور ہم جو کچھ کرتے ہیں، غلط ہے اور اس کے لیے ہم پر کوئی عذاب آسکتا ہے تو پھر اپنے اللہ سے کہہ ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دے۔

6- اللہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور یہ فیصلہ اس نے کرنا ہے کہ تمہیں کب اور کیسے سزا دینا ہے یہ میرے اختیار میں نہیں میں تو اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔

7- جب وہ اپنے کفر اور شرک پر بضد رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔ کیسا عذاب؟ فرمایا یہ ہے کہ سائبان والے دن کا عذاب سائبان وہ ہے جو اپنے اندر والوں کو اوپر سے اور ہر طرف سے ڈھانپ لیتا ہے۔ انہوں نے آسمان کا ٹکڑا گرا دینے کا مطالبہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی طرف سے کوئی ایسا عذاب بھیج دیا جس نے انہیں ہر طرف سے ڈھانپ کر نابود کر دیا تھا ہو سکتا ہے زبردست آندھی نے انہیں نابود کر دیا ہو مگر اس سائبان کی نوعیت کے بیان کی بھی ضرورت نہیں جاننا یہ لازم ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول کو جھٹلایا تھا اور اللہ نے انہیں نابود کر دیا تھا

190- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾

190- بلاشبہ اس میں ہے نشانی
اور ان میں سے اکثر
اس پر یقین کرنے والے نہیں

ع ١٠ ١٦ ١٢

191- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ ع

191- اور واقعی تیرا رب ہی ہے
بہت ہی غلبہ والا
بہت رحم کرنے والا

11

192- وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾

192- اور یہ تو واقعی[1]
رب العالمین نے نازل کیا ہے

193- نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾

193- اسے روح الامین لے کر آیا ہے[2]

194- عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾

194 تیرے قلب پر[3]
تاکہ تو
ڈرانے والوں میں سے ہو جائے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ یہ قرآن سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہے

2- یعنی ہماری طرف سے وحی روح الامین لاتا ہے مراد ہے جبریل، امین کا مفہوم وسیع ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بھی پیغام اس کے حوالے کرتے ہیں، وہ اس میں کوئی تبدیلی کرنے کے قابل ہے ہی نہیں، وہ اسے ویسے ہی پہنچا دیتا ہے

3- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ ہم اس روح الامین کے ذریعے جو کچھ بھیجتے ہیں وہ اسے ہمارے رسول تک پہنچا دیتا ہے اور وہ ہمارے رسول کے قلب میں محفوظ ہو جاتا ہے قلب یا دل فہم و شعور اور یادداشت و جذبات کا مقام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رسول کی طرف جو بھی پیغام بھیجتے ہیں، وہ اصل صورت میں ہمارے رسول ﷺ کے دل میں محفوظ ہو جاتا ہے اور وہ اسے لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں یعنی جو کچھ وہ پڑھ کر سناتے ہیں، وہ ہماری طرف سے ہی ہوتا ہے دوسرے یہ کہ ہم اپنے رسول تک یہ پیغام اس لیے پہنچاتے ہیں کہ وہ لوگوں کو خبردار کر دے کہ اگر احکامِ الٰہی پر عمل نہیں کرو گے تو پکڑے جاؤ گے ویسے ہی جیسے ہم پہلے رسولوں کو یہ مشن سونپا کرتے تھے اب ہم نے اپنے اس رسول کو یہ مشن سونپا ہوا ہے اس لیے جن رسولوں کا اور ان کی قوموں کا ہم نے حال بیان کیا ہے، اس سے نصیحت حاصل کرو اور قرآن پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کرو ورنہ تمہارا انجام بھی ان قوموں جیسا ہوگا جنہوں نے ان رسولوں کو ماننے سے انکار کر دیا تھا

195- بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

195- روشن عربی زبان میں [4]

196- وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

196- اور یہ تو واقعی [5]
پہلے والوں کے صحیفوں میں مذکور ہے

197- اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾

197- کیا یہ ان لوگوں کے لئے ایک نشانی نہیں [6]
کہ بنی اسرائیل کے علماء اس کے بارے میں جانتے ہیں؟

198- وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

198- اور اگر ہم اسے کسی عجمی پر نازل کرتے [7]

199- فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

199- اور وہ اس کو ان کے لیے پڑھتا
تو یہ اس پر ایمان نہ لاتے

200- كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

200- ہم نے اس طرح سے اس کو
مجرموں کے دلوں کے آر پار کر دیا ہے [8]

201- لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾

201- یہ ہرگز اس پر ایمان لانے والے نہیں
جب تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں

202- فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

202- اور وہ ان پر اچانک ہی آ جائے گا [9]

4- ہمارا یہ پیغام اس زبان میں ہے جو اس کے اولین مخاطبوں کی زبان ہے اور اتنا واضح ہے کہ کسی کو اسے سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی

5- پہلے رسولوں اور نبیوں پر نازل کیے ہمارے صحیفوں میں یہ ذکر موجود ہے کہ اللہ کا آخری رسول آئے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کتاب نازل فرمائیں گے

6- کیا ان منکروں کے لیے یہ ایک راہنما نشانی اور ثبوت نہیں کہ بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں کہ ان صحیفوں میں اس رسول کا اور اس کتاب کا ذکر موجود ہے پھر کفار مکہ اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟

7- اگر ہم نے یہ قرآن عربی کے علاوہ کوئی اور زبان بولنے والے رسول پر نازل کیا ہوتا اور وہ اپنی زبان میں نازل ہوا قرآن انہیں پڑھ کر سناتا تو یہ بہانہ بناتے کہ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا لیکن ہم نے تو یہ قرآن ایک عربی زبان بولنے والے رسول ﷺ پر ''روشن عربی زبان'' میں نازکیا ہے، اس کے باوجود یہ انکار پر بضد ہیں

8- یہ قرآن روشن عربی میں نازل کر کے ہم نے اسے مجرموں کے دلوں کے آر پار کر دیا ہے اتنی روشن عربی ان کے دلوں کو چیر کر رکھ دیتی ہے مگر وہ پھر بھی اس قرآن کے ہماری طرف سے ہونے کو مانیں گے نہیں۔ کیوں نہیں مانیں گے؟ کیونکہ عادی مجرم ہیں ان کے دل حق برداشت ہی نہیں کرتے اور وہ قرآن سنتے ہی مشتعل ہو جاتے ہیں قرآن ان مجرموں کے دلوں پر کوئی بھی اثر نہیں کرتا

9- اپنی ضد اور دین حق سے دشمنی میں بندھے ان منکروں کو پتہ تک نہیں چلے گا کہ وقت عذاب آن پہنچا ہے

جبکہ انہیں اس کا کوئی شعور ہی نہیں ہوگا

203- فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

203- پھر یہ کہیں گے
"کیا ہمیں کچھ مہلت مل جائے گی؟"[10]

204- اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

204- تو کیا پھر یہ لوگ ہمارے عذاب کے لئے[11]
جلدی مچا رہے ہیں؟

205- اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾

205- کیا تو نے غور کیا ہے کہ[12]
اگر ہم ان کو کئی سال تک فائدہ دیں

206- ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾

206- پھر آ جائے ان پر وہ عذاب
جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

207- مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

207- تو کچھ بھی دور نہیں کرے گا
ان پر عذاب میں سے
وہ سب کچھ
جس کے وہ مزے لوٹتے ہوتے تھے

208- وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

208- اور ہم نے کبھی نہیں ہلاک کیا کسی بستی کو[13]
مگر اسی صورت میں کہ اس کو ڈرانے والے آئے ہوتے تھے

ع ١٦ اعلم ان الله يحيي

10- عذاب کو دیکھ کر یہ مہلت مانگیں گے کہ ہمیں بچا لیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے

11- کیا یہ ہمارا عذاب جلد چاہتے ہیں؟

12- کسی کا مال و دولت اس وقت کچھ بھی کام نہیں آتا

13- ہم بستیوں والوں کی طرف انہیں یاددہانی کرانے والے بھیجتے ہیں، انہیں بتانے والے کہ وہ راہ راست سے ہٹ گئے ہیں وہ انہیں ڈراتے ہیں کہ اگر وہ راہ راست پر نہ آئے تو عذاب انہیں آن لے گا اگر پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئیں اور باطل پر ڈٹے رہیں تو ہی ہم انہیں ہلاک کیا کرتے ہیں جن بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا، اس اصول کے تحت ہی کیا تھا ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا انہوں نے خود ہی اپنے کو ہلاک کیا تھا

209- ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾

209- نصیحت کرنے کے لئے
اور ہم ظلم نہیں کیا کرتے تھے

210- وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾

210- اور اس کو شیاطین نہیں لائے [14]

211- وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ ؕ

211- اور یہ کام ان کے لائق ہے ہی نہیں
اور نہ ہی وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں [15]

212- اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ ؕ

212- وہ تو اس کو سننے سے بھی [16]
دور کر دیئے گئے ہیں

213- فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ ع

213- سو تو ہرگز نہ پکارنا [17]
اللہ کے ساتھ کسی بھی اور معبود کو
کہ تو سزا پانے والوں میں شامل ہو جائے گا

14- اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے رسول ﷺ پر "روشن عربی زبان" میں نازل کیے قرآن کے بارے میں اسلام دشمن یہ بھی کہتے تھے کہ اتنا اعلیٰ کلام برائی کی قوتیں یعنی جن بھوت شیطان وغیرہ ہی کہیں سے لایا کرتے ہیں جس طرح ایسی قوتیں کاہنوں کے پاس آتی ہیں اور انہیں سنی سنائی اور چرائی ہوئی باتیں بتاتی ہیں اور وہ کاہن اور جادوگر وہی باتیں آگے دوسروں کو سناتے ہیں ویسے ہی شیطان جو کلام محمد ﷺ کو سناتے ہیں، وہی وہ آگے سنا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے ان کے اس جھوٹ اور جہالت کی بنیادیں مٹا دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا کہ یہ قرآن روح الامین کے ذریعے ہم قلبِ رسول ﷺ پر نازل فرماتے ہیں اب فرمایا ہے کہ شیطان تو اصلاح اور فلاح کا کوئی کام کیا ہی نہیں کرتے وہ تو برائی کی قوت ہیں، وہ کیسے انسانوں کی دین و دنیا کی فلاح کا ایسا پیغام لا سکتے ہیں جو اللہ کے رسولؐ پر نازل کیا جا رہا ہے یہ تو ان کے مشن سے مطابقت ہی نہیں رکھتا

15- عرب یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ برائی کی قوتیں کاہنوں کو اور جادوگروں کو جو باتیں بتاتی ہیں وہ انہوں نے آسمانوں کے باسیوں سے سنی ہوتی ہیں وہ اڑتے اڑتے آسمانوں تک چلے جاتے ہیں اور وہاں سے جو باتیں سن کر آتے ہیں وہ کاہنوں کو بتا دیتے ہیں اور شیاطین یا برائی کی قوتوں کی چرائی اور بتائی ایسی باتوں کی بنیاد پر کاہن پیش گوئیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیاطین میں تو ایسی قوت اور طاقت ہے ہی نہیں کہ وہ اس قرآن کو چرا کر لائیں اور کسی کو بتا سکیں

16- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم قرآن روح الامین کے ذریعے بھیجتے ہیں اور اس طرح اسے اپنے رسول کے قلب تک پہنچا دیتے شیاطین تو اس دوران کسی بھی مرحلہ میں اسے سننے تک سے دور کر دیئے گئے ہیں وہ کیسے اس کا کوئی حرف سن اور کسی کو بتا سکتے ہیں

17- یہ واضح کرنے کے بعد کہ یہ کتاب ہم نے روح الامین کے ذریعے اپنے رسول ﷺ تک پہنچائی ہوئی ہے اور اللہ کے دین اور رسول ﷺ کے دشمن اس کے بارے میں جو کچھ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں، اس کا سبب ان کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ نے آیت 213 تا 220 میں انسان یعنی قرآن سننے والے اور پڑھنے والے سے فرمایا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ ماننا، اگر تو ایسا کرے گا تو ان میں سے ہو جائے گا جنہیں عذاب دیا جاتا ہے

214- وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾

214- اور اپنے قریبی رشتہ والوں کو ڈراؤ[18]

215- وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾

215- اور پھیلا دے اپنا بازو[19] ان اہل ایمان کے لئے جو تیری پیروی کریں

216- فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾

216- اور اگر وہ تیری نافرمانی کریں[20] تو کہہ دیں ”میں تو بری الذمہ ہوں اس سے جو کچھ تم کرتے ہو“

217- وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾

217- اور بھروسہ رکھ[21] اس غلبہ والے مہربان پر

218- الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾

218- جو تجھے دیکھتا ہوتا ہے[22] جب تو قیام کرتا ہے

18- اے انسان اپنے عزیز و اقارب کو بھی اسی کی ہدایت کر انہیں بھی قرآن پر ایمان لے آنے کی دعوت دے یعنی تو بھی دعوت دے

19- ان میں سے جو تیری بات مان لیں، ان کے لئے اپنے بازو پھیلا دے ان سے حسن سلوک سے پیش آ بعض کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے مخاطب ہیں ایسا نہ ہوسکتا ہے نہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے مخاطب ہیں یہ حکم ہر ایمان لے آنے والے کے لیے ہے کہ مسلمانوں میں سے جو تیرے عزیز و اقارب ہیں اور تیری دعوت سے ایمان لے آئے ہیں، ان سے اچھا سلوک کر

20- تیرے عزیز و اقارب اگر تیری دعوت پر ایمان نہ لائیں تو ان سے کہہ دے کہ قرابت داری کے حوالے سے مجھ پر جو فرض عائد ہوتا ہے، وہ میں نے ادا کر دیا ہے اب اپنے اعمال کے خود تم ذمہ دار ہو

21- اگر تیرے عزیز اقارب ایمان نہ لائیں تو پریشان نہ ہو کہ اپنے خاندان میں سے تو اکیلا مسلمان ہے اللہ پر بھروسہ رکھ، وہ تیرے ساتھ ہے اور بڑا مہربان ہے اور قوت والا ہے

22- ایمان لانے کے بعد تیرا رکوع و سجود کرنا اور مسلمانوں کے ساتھ میل ملاپ سب کچھ دیکھنے والا اللہ ہے سو تو کسی سے خوف نہ کھا اور اہل ایمان کے ساتھ مل کر چل

219- وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾

219-اور تیرا سجدہ کرنے والوں میں
چلنا پھرنا

220- اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

220-وہی تو ہے جو ہے
سب کچھ سننے والا
سب کچھ جاننے والا ہے

221- هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾

221- کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں [23]
کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟

222- تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾

222-وہ اترتے ہیں
ہر جھوٹ گھڑنے والے بدکار پر

223- يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾

223-ان لوگوں پر جو اپنے کان
ان کی طرف لگا دیتے ہیں [24]
اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں

224- وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

224-اور شعراء! [25]
ان کے پیچھے تو بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں

23-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیاطین اور جن وغیرہ برائی کی قوتیں جھوٹ گھڑنے والے کاہنوں پر اترا کرتی ہیں ان پر جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور برائی کی دعوت دیتے ہیں ہمارے رسول جس راہ کی طرف دعوت دیتے ہیں، وہ تو فلاح اور اصلاح کی راہ ہے کیا جاہلوں کو یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا

24-یعنی وہ کاہن وغیرہ شیطانی قوتوں کے جھوٹ کان لگا کر سنتے ہیں اور پھر وہی جھوٹ بول کر دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں، وہ تو دھوکے باز ہوتے ہیں جو اپنے کو بھی اور دوسروں کو بھی دھوکہ دینے والے ہوتے ہیں

25-یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین حق کے ان دشمنوں کو جواب ہے جو کہتے تھے کہ قرآن تو شاعرانہ کلام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شاعروں کی اور ان کی پیروی کرنے والوں کی تو کوئی سچائی اور فلاح کی منزل ہوتی ہی نہیں شاعر تو خود فلاح کی راہ پر نہیں ہوتے ادھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں اور جو کہتے ہیں خود اس پر عمل نہیں کرتے جبکہ قرآن فلاح کی راہ کی طرف واضح تعلیمات پر مبنی ہے اور قرآن کے ذریعے دعوت دینے والے رسول کے عمل و کردار اس کے گواہ ہیں پھر کیسے اسے شاعرانہ کلام کہا جا سکتا ہے؟

225- اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾

225- کیا تو دیکھتا نہیں کہ
وہ تو ہر وادی میں
مارے مارے پھرتے ہیں

226- وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

226- اور وہ تو ایسا کچھ کہتے ہیں
جو وہ خود نہیں کرتے

227- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١١ ١٥

227- مگر وہ شاعر جو ایمان لے آئے[26]
اور انہوں نے نیک کام کیے
اور وہ اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے
اور وہ بدلہ لیتے ہیں[27]
اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا جائے
اور ظلم کرنے والے لوگ جلد جان لیں گے کہ[28]
وہ کس کروٹ پر الٹتے ہیں

26- اس قرآن پر ایمان لے آنے والے تو شاعر بھی اس کے دشمنوں کے شاعروں اور دین حق کے دشمن شاعروں جیسے نہیں ہوتے ان کی زندگی کے اعمال کا جائزہ پیش کر کے فرمایا ہے کہ وہ تو اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں اور بامقصد زندگی گزارنے والے ہو گئے ہیں

27- یعنی وہ اپنے کلام کے ذریعے اپنے دین اور اپنے ساتھ بے انصافی کرنے والوں سے ہی بدلہ لیا کرتے ہیں ان کا رویہ اور کلام عام عرب شاعروں جیسا نہیں رہا

28- اللہ کے دین اور رسول کے دشمنوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کے مقدر میں کتنے برے انجام کی طرف مڑ جانا لکھ دیا گیا ہے ان کا انجام کیا ہونا ہے، انہیں جلد معلوم ہو جائے گا

سُوْرَةُ النَّمْلِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 93 آیات اور 7 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ①	1- طٰسٓ یہ آیات ہیں قرآن اور کتابِ مبین کی [1]
2- هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ②	2- ہدایت اور بشارت ایمان لانے والوں کے لئے
3- الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③	3- جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں
4- اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ④	4- ان لوگوں کے لئے تو جو یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال دلکش بنا دیئے ہیں سو وہ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں [2]
5- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤	5- یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے ہے عذاب کی سختی اور یہ ہیں

1- یہ روشن کتاب قرآن کی آیات ہیں۔ مبین یا روشن کا مطلب ہے ہر چیز کو واضح کر دینے والی کتاب جو ہر معاملے کو واضح کر دیتی ہے اور حق اور باطل کے درمیان فرق واضح کر کے فلاح اور سزا کی راہیں روشن کر دیتی ہے

2- جو لوگ یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے لیے یہ دنیا ہی سب کچھ ہوتی ہے وہ اس دنیاوی مال و جاہ عیش و عشرت کو ہی سب کچھ سمجھ کر ان کے حصول کے لیے گمراہی کی راہوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں

الثلثة

	جو آخرت میں سب سے زیادہ
	گھاٹے میں رہنے والے ہیں
6- وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦	6- اور تو تو یہ قرآن وصول پا رہا ہے[3]
	صاحبِ حکمت صاحبِ علم کی طرف سے
7- اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧	7- اور یاد کرو وہ وقت[4]
	جب موسیٰ نے اپنے اہل سے کہا تھا[5]
	”میں نے تو آگ دیکھی ہے
	میں وہاں سے تمہارے لیے
	کوئی خبر لاتا ہوں
	یا میں تمہارے لیے
	کوئی سلگتا ہوا انگارہ لاؤں گا
	تاکہ تم سینکو“
8- فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨	8- سو جب وہ اس کے قریب پہنچا
	تو آواز سنی گئی
	”برکت دی گئی ہے[6]

3- اللہ تعالیٰ مخاطب اپنے رسول ﷺ سے ہیں اور بتا سب انسانوں کو رہے ہیں کہ یہ قرآن جو کتاب روشن ہے، اس صاحبِ حکمت و علم نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے جو کائنات کا مالک و خالق ہے اور جانتا ہے کہ انسان کے لیے فلاح کی راہ کونسی ہے

4- متکبر اور مغرور لوگوں کی طرف سے دینِ حق کی مخالفت اور ان کے رویے اور انجام کی وضاحت کے لیے حضرت موسیٰ اور فرعون اور اس کی قوم کا واقعہ بیان فرمایا جا رہا ہے

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے اہل کے ساتھ صحرائے سینائی میں سفر کر رہے تھے رات کا وقت تھا سردی کا موسم تھا انہوں نے اپنے اہل سے کہا کہ مجھے دور آگ نظر آ رہی ہے تم یہاں بیٹھو، میں جاتا ہوں وہاں کوئی ہوگا اس سے قریبی بستی کا راستہ بھی معلوم ہو جائے گا اور میں وہاں سے آگ بھی لے آتا ہوں تاکہ تم اس انگارے سے لکڑیاں وغیرہ جلا کر اپنے کو گرم کر سکو

6- برکت دی گئی ہے یعنی ہم نے انہیں بنایا اور اس مقام تک پہنچایا ہے۔ کن کو؟ ان کو جو اس آگ کے اندر ہیں اور ان کو جو اس کے آس پاس ہیں۔ آگ کے اندر کون تھے؟ اللہ کے عالی مرتبہ فرشتے۔ باہر کون تھے اللہ کے فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ آواز سنائی دے رہی تھی اور موسیٰ کو بتایا جا رہا تھا جسے تو آگ کہہ آیا ہے وہ آگ نہیں وہ روشنی ہے جو ہم نے ان فرشتوں کو دی ہوئی ہے جو ہم نے بھیجے ہیں اس کے ساتھ ہی بتا دیا گیا کہ اللہ رب العالمین ایک ہی ہے وہ صاحبِ غلبہ اور صاحبِ حکمت ہے یعنی جو چاہے کرتا ہے اور حکمت کا طریقہ اختیار کرتا ہے یعنی یہ آگ ◄◄

ان کو جو اس آگ میں ہیں
ان کو اور جو اس کے آس پاس ہیں
اور اللہ رب العالمین پاک ہے

9- يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩

9- اے موسیٰ اللہ تو صرف میں ہی ہوں
صاحبِ غلبہ صاحبِ حکمت

10- وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى لَا تَخَفْ ۡ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ۙ

10- اور اپنا عصا پھینک دے"[7]
سو جب اس نے اس کو چلتا ہوا دیکھا
چلتا اور بل کھاتا ہوا
گویا کہ وہ بل کھاتا اور لہراتا ہوا سانپ ہے
وہ پیٹھ موڑ کر چل پڑا
اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا
"اے موسیٰ نہ ڈر
میرے حضور رسولوں کے لئے کوئی ڈر نہیں[8]

11- اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١

11- مگر یہ کہ کسی نے کوئی غلطی کی ہو[9]
پھر اگر وہ برائی کے بعد
اس کو بھلائی سے بدل ڈالے

◄◄ اور تمہیں اس تک لانا اس کی حکمت کا نتیجہ ہے یہ بھی بتا دیا کہ "اللہ رب العالمین پاک ہے" یعنی اس کو کوئی نہ مجبوری تھی نہ ہو سکتی ہے کہ تم کو بلانے کے لئے وہ خود آگ بن کر آئے اور آواز دے کہ "آؤ!" یعنی تم جو بھی دیکھ رہے ہو یہ سب اس بلند و بالا اللہ کی حکمت اور غلبہ کا نتیجہ ہے جو ایک ہی ہے

7- اپنے ہاتھ کی لکڑی زمین پر پھینک دو۔

8- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنا عصا پھینکا تو وہ سانپ بن کر لہراتا ہوا چلنے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام الٹے پاؤں مڑے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا تو اللہ کی طرف سے حکم آ گیا کہ ڈرو نہیں رسولوں کے لئے میرے حضور ڈر خوف نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ کو اطلاع بھی تھی کہ تجھے میں نے پیغمبری کے لئے چن لیا ہے سو میرے سوا کسی سے نہ ڈرنا

9- ہاں اگر کسی نے کوئی ظلم اور زیادتی کی ہو تو اسے ڈرنا چاہئے اور اگر وہ اس برے عمل کے بعد اس کی برائی کو مانتے ہوئے اپنی اصلاح کر لے برائی کی جگہ بھلائی کرنے لگے تو میں اسے بھی معاف کر دیا کرتا ہوں اس میں حضرت موسیٰ کے قبطی کو قتل کرنے اور اپنی کوتاہی کے لئے اللہ سے معافی مانگ لینے کی طرف بھی اشارہ ہے کہ میں نے تجھے وہ معاف کر دیا ہے

12- وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾

12- اور تو ہاتھ اپنا اپنے گریبان میں داخل کر[10] وہ سفید نکلے گا بغیر کسی خرابی کے نو نشانیوں میں سے فرعون اور اس کی قوم کی طرف[11] وہ تو فاسقوں کی قوم ہیں"

13- فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ج

13- سو جب آئیں ان کے پاس[12] ہماری روشن نشانیاں انہوں نے کہا "یہ تو کھلا جادو ہے"

14- وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ ع ١٤ ١٦

14- اور انہوں نے ان کا انکار کر دیا تھا[13] ظلم سے اور غرور سے حالانکہ ان کے دلوں نے ان کو مان لیا تھا

10- اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبری عطا کر دینے کے حوالے سے یہ ایک اور نشانی تھی کہ تو اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالے گا تو وہ سفید ہو چکا ہوگا اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہوگی تیرا ٹھیک ٹھاک ہاتھ روشن ہو جائے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی ان کا ہاتھ سفید ہو گیا۔ اللہ کی طرف سے یہ انہیں دو معجزے وہیں عطا کر دیئے گئے عصا کا اژدھا بن جانا اور ہاتھ کا سفید ہو جانا

11- اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے ذمے مشن سے آگاہ فرماتے ہیں کہ فرعون اور اس کی فاسق قوم کے پاس جا اور انہیں اپنے رسول ہونے کی نو نشانیوں میں سے یہ دو نشانیاں دکھا اور دعوت توحید دے باقی سات نشانیوں میں سے قحط سالی، نقص ثمرات، ٹڈی دل کا طوفان، کھٹمل اور جوؤں کا حملہ طوفان اور مینڈکوں کی کثرت وغیرہ شامل ہیں جو بعد میں دکھائی گئی تھیں

12- اللہ کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اور اس کے حوالے سے اس کی قوم کو گمراہی ترک کر کے اللہ کے احکام کی پابندی کی دعوت دی اپنے رسول ہونے کے ثبوت کے طور پر اللہ کی عطا کردہ نشانیاں دکھائیں تو ان کا ردعمل کیا تھا؟ وہی جو اللہ کے آخری نبی ﷺ کی دعوت کے دشمنوں کا ہوتا تھا کہ "یہ تو جادوگر ہے"

13- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں نے وہ معجزے دیکھ کر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کو اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ماننے سے انکار کر دیا تھا حالانکہ ان کے نفس یعنی دل و جان تو معجزے دیکھ کر مان گئے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے نبی ہیں مگر وہ خود نہیں مانے تھے۔ کیوں نہیں مانے تھے؟ اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے فخر و غرور اور ظالمانہ رویہ کی وجہ سے اپنے دل و جان کا بھی ساتھ نہیں دیا تھا۔ ساتھ دیتے تو کیا ہوتا؟ ان کو اپنے ان اعمال سے دستبردار ہونا پڑتا جو ان کے لیے دلکش بنے ہوئے تھے جابرانہ حکمرانی، غرور و تکبر، عیش و عشرت چھوڑ کر اللہ کے احکام کی پابندی کرنا پڑ جاتی۔ تو پھر ان کا انجام کیا ہوا تھا؟ اللہ تعالیٰ قرآن اور ◄◄

تو پھر دیکھ لو کہ
ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا تھا

2

15- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾

15- اور ہم نے
داؤد کو اور سلیمان کو علم دیا تھا[1]
اور ان دونوں نے کہا تھا
"تعریف جو بھی ہے اللہ ہی کے لئے ہے
جس نے ہمیں فضیلت دی ہے
اپنے بہت سے مومن بندوں پر"

16- وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾

16- اور داؤد کا وارث ہوا سلیمان
اور اس نے کہا "اے لوگو ہمیں
پرندوں کی بولی کا علم دیا گیا ہے[2]
اور ہمیں ہر چیز دی گئی ہے
یہ تو واقعی فضل مبین ہے"

17- وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾

17- اور سلیمان کے لئے
اس کے لشکر جمع کیے گئے تھے
جنوں کے اور انسانوں کے اور پرندوں کے[3]
اور ان سب کے الگ الگ گروہ بنائے جاتے تھے

◄◄ اسلام کے مغرور اور متکبر مخالفوں سے فرماتے ہیں کہ ان کا جو انجام ہوا تھا، اس سے سبق حاصل کرو، ان کی راہ پر چلو گے تو تمہارا بھی ویسا ہی انجام ہوسکتا ہے۔

1- وہ علم جو انہیں خاص طور پر دیا گیا تھا۔
2- یہ بھی اس خاص علم میں سے ہے جس کا آیت 15 میں حوالہ ہے۔
3- جنوں، انسانوں اور پرندوں پر مشتمل لشکر دیئے جو ان کے حکم کے تابع تھے اور الگ الگ چلتے تھے

18- حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

18- حتّٰی کہ جب وہ[4]
ایک چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے
تو ایک چیونٹی نے کہا ''اے چیونٹیو
اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ
تمہیں کچل ہی نہ دیں
سلیمان اور اس کے لشکر
اور انہیں معلوم ہی نہ ہو''[5]

19- فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

19- سو وہ خوشی سے مسکرا دیا
اس کی بات پر
اور کہا ''اے میرے رب
مجھے توفیق دے کہ
میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کر سکوں
جو تو نے انعام کی ہیں
مجھ پر اور میرے والدین پر
اور یہ کہ میں وہ نیک اعمال کروں
جو تجھے پسند ہوں
اور مجھے داخل کر دے
اپنی رحمت سے
اپنے صالح بندوں میں''

20- وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۫

20- اور اس نے پرندوں کا جائزہ لیا[6]

4- خاص مہم کے لیے جمع کیے گئے وہ لشکر جب ایک ایسی وادی میں پہنچے جہاں چیونٹیاں بہت تھیں
5- یعنی انہیں علم بھی نہیں ہوگا اور تم کچلی جاؤ گی
6- اپنے پرندوں کے لشکر کا معائنہ کیا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾

تو کہا "کیا ہوا ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا
یا وہ غائب ہو گیا ہے؟

21- لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾

21- میں اس کو ضرور سزا دوں گا
سخت سزا
یا میں اسے ذبح ہی کر دوں گا
یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لائے"[7]

22- فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾

22- سو اس نے تھوڑی سی ہی دیر کی[8]
اور آ کر کہا "میں تو وہ کچھ معلوم کر کے آیا ہوں
جس کے بارے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا
اور میں سبا سے تیرے پاس
ایک سچی خبر لایا ہوں

23- اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾

23- میں نے تو وہاں کے لوگوں پر ایک عورت کو
حکومت کرتے ہوئے پایا ہے
اور اسے ہر چیز دی گئی ہے
اور اس کے لئے ایک عظیم الشان تخت ہے

24- وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾

24- اور میں نے اسے اور اس کی قوم کو
سورج کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے پایا
بجائے اللہ کے
اور شیطانوں نے ان کے لئے
ان کے اعمال پسندیدہ بنا دیئے ہیں

7- وہ سزا سے اسی صورت بچ سکے گا کہ اس کے پاس اس غیر حاضری کا کوئی مناسب جواز ہو

8- اس کے تھوڑی ہی دیر بعد ہدہد وہاں پہنچ گیا

اور انہیں راہ راست سے روک دیا ہے
سو وہ ہدایت نہیں پاتے

25- اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾

25- کہ وہ اللہ کو سجدہ کریں
جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزوں کو
آسمانوں کی اور زمین کی
اور جو جانتا ہے
جو کچھ تم چھپاتے ہو
اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

26- اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة ٨

26- اللہ!
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر وہی
رب عرش عظیم کا"

27- قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

27- اس نے کہا "ہم جلد دیکھ لیں گے کہ
تو نے سچ کہا ہے
یا تو نے جھوٹ بولا ہے

28- اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

28- یہ میرا خط لے جا[9]
اور ان لوگوں کے حوالے کر دے
پھر ان سے علیحدہ ہو جا
اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں"

9- ان کے لیے میرا یہ خط لے جا اور انہیں خط پہنچا کر خاموش دیکھتے رہنا کہ اس خط کا وہ تیرے ذریعے ہمیں کیا جواب دیتے ہیں

29- قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾

29- اس عورت نے کہا "اے سردارو! مجھے تو ایک قابل احترام خط بھیجا گیا ہے[10]

30- اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ۙ

30- وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے[11] اور وہ ہے "شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے"

31- اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ٢ ١٧ ١٧

31- یہ کہ مجھ سے سرکشی نہ کرنا اور مسلمان ہو کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ"[12]

3

32- قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾

32- اس عورت نے کہا "اے سردارو[1] مجھے میرے اس معاملے میں مشورہ دو کہ میں کسی بھی معاملے کا تمہارے بغیر فیصلہ نہیں کیا کرتی"

10- حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملنے پر ملکہ سبا اپنے درباریوں اور قوم کے سرداروں سے مخاطب ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ مجھے جو خط ملا ہے، وہ کوئی عام خط نہیں بلکہ ایسا خط ہے جس کا احترام لازم ہے

11- وہ اپنے سرداروں کو خط کے بارے میں بتاتی ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور اس کا آغاز "شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے" سے ہوتا ہے یعنی وہ ہماری طرح سورج کی پوجا کرنے والا نہیں بلکہ اس اللہ پر ایمان رکھتا ہے جو بے مثل شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے

12- یعنی یہ ہمارے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کا حکم ہے

1- حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اپنے سرداروں کو سنا کر ملکہ نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ میں تو تمہارے مشورہ سے ہی فیصلے کیا کرتی ہوں، اس معاملے میں تمہارا کیا مشورہ ہے؟

33- قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾

33- انہوں نے کہا "ہم طاقتور ہیں[2]
اور ہم سخت جنگجو ہیں
مگر حکم کا تعلق تجھ سے ہی ہے
پس تو دیکھ کہ
تو نے ہمیں کیا حکم دینا ہے"

34- قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- اس نے کہا "جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہو جائیں[3]
تو وہ تو اس کو ویران کر دیتے ہیں
اور اس کے عزت داروں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں
اور وہ ایسے ہی کیا کرتے ہیں

35- وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- اور میں ان کی طرف ہدیہ
بھیجنے والی ہوں
پھر دیکھتی ہوں کہ[4]
قاصد کیا لے کر آتے ہیں"

36- فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۭ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾

36- سو جب وہ سلیمان کے پاس پہنچا
اس نے کہا "کیا تم میری
مال کے ساتھ مدد کرتے ہو؟[5]

2- سرداروں نے کہا کہ ہمارے پاس لڑائی کے وسائل بھی ہیں ہم سخت جنگجو قوم ہیں لیکن کوئی فیصلہ کرنا تیرے اختیار میں ہے تو خود غور کر کہ اس معاملے میں تجھے کیا کرنا ہے اور ہمیں کیا حکم دینا ہے

3- یہ وہ فیصلہ ہے جو ملکہ نے خود کیا تھا، وہ اپنے سرداروں کو اس کی وجوہ بتاتی ہیں اور فیصلہ سناتی ہیں کہ میں جواباً حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدیہ بھیج رہی ہوں

4- یعنی انتظار کروں گی کہ ہدیہ لے جانے والے وہاں سے کیا جواب لاتے ہیں

5- ملکہ سبا کا قاصد ہدیہ کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا تو یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اسے وہ جواب ہے جس کا ملکہ کو انتظار تھا کہ کیا تم نے مجھے بھی دنیاوی بادشاہوں کی مانند سمجھ لیا ہے کہ میں مالی تحفوں اور مال کے لیے دوسروں کو خط لکھتا ہوں مجھے تو اللہ نے بہت کچھ دیا ہوا ہے

اور اللہ نے مجھے جو کچھ دیا ہوا ہے
وہ اس سے بہت بہتر ہے
جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے
نہیں![6]
اپنے اس ہدیہ پر تم خوش رہو

37- اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

37- تم ان کی طرف واپس جاؤ[7]
ہم ان پر ضرور آئیں گے
لشکروں کے ساتھ
وہ ان کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکیں گے
اور ہم انہیں ذلیل کر کے
وہاں سے نکال دیں گے
اور وہ خوار ہو جائیں گے"

38- قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾

38- اس نے کہا "اے سردارو!
تم میں سے کون[8]
اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے

6- نہیں! یعنی میں یہ ہدیہ قبول کرنے والا نہیں، تمہارا ہدیہ تمہیں مبارک واپس لے جاؤ اور میرے لشکر کا انتظار کرو

7- واپس جا کر اسے بتا دینا کہ اگر اس نے ہمارے خط کے مطابق عمل نہ کیا تو ہم لشکروں کے ساتھ آئیں گے اور وہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ذلیل و رسوا ہو کر اقتدار و اختیار سے محروم ہو جائیں گے

8- حضرت سلیمان کو اطلاع مل گئی کہ ملکہ سبا اپنے قاصد سے جواب سن کر ان کے ہاں حاضر ہونے کو روانہ ہو چکی ہے وہ اس کے فہم و شعور کا بھی جائزہ لینا چاہتے تھے اور اسے اس حکمت و دانائی اور علم نبوت سے بھی آگاہ کرنا چاہتے تھے جو اللہ نے انہیں عطا کی ہوئی تھی اس تدبیر کے تحت وہ ملکہ سبا کے پہنچنے سے پہلے اس کا تخت منگوانا چاہتے تھے یہ اس کا بیان ہے

اس سے پہلے کہ وہ لوگ
مطیع ہو کر میرے پاس حاضر ہو جائیں؟"

39- قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾

39- جنوں میں سے ایک دیو نے[9]
کہا "میں وہ تیرے پاس لے آؤں گا
اس سے بھی پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اُٹھے
اور میں تو اس کو لانے کے لئے
واقعی طاقتور امین ہوں"

40- قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۡ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾

40- جس کے پاس کتاب کا علم تھا[10]
اس نے کہا "میں وہ تیرے پاس لے آؤں گا
اس سے بھی پہلے کہ
تیری نگاہ تیری طرف پلٹے"[11]
سو جب اس نے وہ تخت
اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا[12]
تو کہا "یہ میرے رب کا فضل ہے[13]
تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ

9- جنوں کے ایک سردار نے کہا کہ مجھ میں اتنی طاقت بھی ہے اور میں امین بھی ہوں مجھے آپ حکم دیں تو میں آپ کے یہ مجلس برخاست کرنے سے پہلے پہلے وہ تخت اصل حالت میں لا کر پیش کر دوں گا

10- اہل دربار میں سے یہ اس کا جواب ہے جس کے پاس اللہ کی عطا کردہ حکمت و دانائی کا علم تھا یعنی وہ ایمان و عمل کے حوالے سے اہل ایمان میں سے برگزیدہ تھا

11- یعنی میں تیرے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے وہ تخت یہاں لے آؤں گا

12- حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر اس نے ملکہ سبا کا وہ تخت لا کر ان کے سامنے رکھ دیا

13- یہ فرق ہے دنیاوی بادشاہوں میں اور اللہ کے نبیوں میں، اتنی قوت کے مالک حضرت سلیمان علیہ السلام اس پر کوئی فخر و غرور نہیں کرتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں

میں شکر کرتا ہوں
یا میں کفر کرتا ہوں
اور جو کوئی شکر کرے
تو وہ اپنی ہی جان کے لئے شکر کرتا ہے
اور جو کوئی ناشکری کرے
تو میرا رب تو ہے
بے نیاز اور بہت ہی کرم کرنے والا"[14]

41- قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾

41- اس نے کہا "اس کے تخت میں
اس کے لیے کچھ تبدیلی کر دو[15]
تاکہ ہم دیکھیں کہ کیا وہ سمجھ جاتی ہے
یا وہ ان لوگوں میں سے ہے
جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے"

42- فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾

42- پھر جب وہ آ گئی[16]
تو پوچھا گیا "کیا تیرا وہ تخت اسی طرح کا ہے؟"
اس نے کہا "یہ تو گویا وہی ہے[17]

14- یعنی اگر کوئی اللہ کے انعامات کے لیے اس کے کسی کرم کے لیے اللہ کا شکر ادا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ ایسی چیزوں سے بلند و بالا ہے

15- حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ملکہ سبا کے آنے سے پہلے اس کے تخت میں کچھ تبدیلی کر دیں رنگ و روغن وغیرہ میں۔ کیوں؟ تاکہ میں اسے اس کا یہ تخت دکھا کر اس کے فہم و شعور کا اندازہ کر لوں کہ وہ راہ راست کو پہچان لینے کی صلاحیت رکھتی ہے یا ان میں سے ہے جو حق اور سچ کو سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ یہ تبدیلی ملکہ سبا کے امتحان کے لیے کرائی گئی تھی

16- یعنی ملکہ سبا کو اس کا وہی تخت دکھا کر پوچھا گیا کہ تیرے جس تخت کا بہت شہرہ ہے، وہ ایسا ہی ہے؟

17- وہ کہتی ہے کہ یہ تو ویسا ہی ہے۔ اس کے بعد کہتی ہے کہ ہمیں آپ کے بارے میں جو علم یا معلومات پہنچی تھیں، ان سے ہمیں اندازہ ہو ◄◄

اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی علم ہو گیا تھا
اور ہم نے سر تسلیم خم کر دیا تھا"

43- وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾

43- اور اس کو اس چیز نے روکا ہوا تھا[18]
جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتی تھی
وہ تو کافروں کی قوم میں سے تھی

44- قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۱۳ ۱۸

44- اس سے کہا گیا "چلو محل میں داخل ہو"[19]
سو جب اس نے اس کو دیکھا
تو اسے پانی کا حوض خیال کیا
اور اپنی دونوں پنڈلیوں پر سے کپڑا اوپر اُٹھا لیا
کہا "یہ تو شفاف چمکتا ہوا محل ہے
جو آب گینوں سے بنایا گیا ہے"[20]
اس نے کہا "اے میرے رب[21]

◄◄ گیا تھا کہ آپ اہل حکمت و تدبیر ہیں آپ عام دنیاوی بادشاہوں جیسے نہیں اور آپ نے جو ہمارے آنے سے پہلے ہی بالکل ہمارے اس تخت جیسا تخت بنوا لیا ہے، یہ بھی آپ کی حکمت و دانائی کا شاہد ہے اور ہم آپ کی اطاعت کا ارادہ لے کر ہی آئے ہیں

18- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ فہم و فراست سے عاری نہیں تھی، اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کی عبادت وہ اس لیے کرتی آئی تھی کہ وہ کافر قوم میں سے تھی اور کافروں کا دین اس کے راہ راست پر آ جانے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا

19- یہ اس کا دوسرا امتحان تھا۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ اس کا فہم و شعور تو خود اسے دھوکہ دیتا رہا ہے محل کے دروازے سے پہلے چمکدار آبگینوں سے بنایا فرش تھا اس کو دیکھ کر وہ سمجھی کہ محل تک کے راستہ میں پانی کھڑا کیا ہوا ہے اس نے اپنے لباس کو پنڈلیوں سے اوپر تک اٹھا لیا تا کہ پانی میں بھیگ نہ جائے۔

20- حضرت سلیمان علیہ السلام اسے اس کے فہم و شعور کی خامی سے آگاہ کرتے رہے

21- اسے اپنے فہم و شعور کی خامی اور حضرت سلیمان کی فراست و دانائی اور اس دین کی سچائی پر یقین آ گیا اور اس نے اعلان کر دیا کہ میں ◄◄

میں نے تو اپنی جان پر ظلم کیا ہے
اور میں اطاعت قبول کرتی ہوں
سلیمان کے ساتھ
اللہ رب العالمین کی"

4

45- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾

45- اور ہم نے ثمود کی طرف بھیجا تھا[1]
ان کے بھائی صالح کو
کہ تم اللہ کی ہی عبادت کرو
تو وہ یکایک دو گروہ بن گئے تھے
ایک دوسرے سے جھگڑنے والے

46- قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾

46- صالح نے کہا "اے میری قوم کے لوگو[2]
تم برائی کرنے میں کیوں جلدی کرتے ہو
بھلائی کرنے سے پہلے ہی؟
تم اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے؟
تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

◄◄ اسی دین پر ایمان لاتی ہوں جس کی دعوت سلیمان دیتے ہیں

1- ایک گروہ ایمان لانے والوں کا اور دوسرا باطل پرستی کے حامیوں کا۔ باطل پرست اہل ایمان کے خلاف صف بستہ ہو گئے جس کا ذکر سورت اعراف کی آیت 75، 76 میں ہے۔ جیسا کہ اللہ کے آخری رسول ﷺ کی دعوت کے وقت بھی ہوا تھا

2- تم دین حق پر غور و فکر سے پہلے ہی اس کی مخالفت کیوں کر رہے ہو؟ تم دعوت حق کو قبول کر کے اس کے فوائد اور اجتماعی بھلائی پر دھیان ہی نہیں دے رہے اور بربادی کی راہ پر چل پڑے ہو۔ اپنے لیے جلد عذاب کی راہ ہموار کیوں کرنے لگ گئے ہو۔ اللہ سے اپنے ماضی اور حال کے گناہوں کی معافی مانگو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائیں

47- قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾

47- انہوں نے کہا
''ہم نے تو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو
بدشگونی کی علامت پایا ہے''[3]
اس نے کہا ''تمہارے اچھے برے شگون کا معاملہ تو
اللہ کے ہاتھ میں ہے[4]
بلکہ تمہیں تو آزمایا جا رہا ہے''

48- وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾

48- اور اس شہر میں نو سرغنے تھے
جو زمین میں فساد پھیلاتے ہوتے تھے
اور وہ ہرگز اصلاح کرنے والے نہیں تھے

49- قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

49- انہوں نے کہا ''آپس میں اللہ کی قسم اٹھاؤ[5]
کہ ہم رات کے وقت چھپ کر
اس پر اور اس کے گھر والوں پر حملہ کرینگے
پھر اس کے ولی سے کہہ دیں گے[6]
''ہم تو اس کے اہل کی ہلاکت کے وقت
وہاں پر موجود ہی نہ تھے
اور ہم بالکل سچ کہہ رہے ہیں''

50- وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

50- اور وہ ایک چال چلے تھے

3- تمہاری دعوت سے اور اس پر ایمان لانے والوں سے ہم تو اپنے لیے نقصان ہی دیکھ رہے ہیں ہمیں تو اس میں کوئی اچھائی دکھائی نہیں دیتی تمہاری تحریک سے تو ہم میں پھوٹ پڑ گئی ہے

4- تمہیں کیا پیش آنا ہے اس کا فیصلہ اللہ نے کرنا ہے جو تمہارا امتحان لے رہا ہے کہ تم کس سلوک کے حقدار ہو

5- اس قوم کے تو بڑے سرداروں نے مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ رات کے وقت حملہ کر کے صالح اور اس کے خاندان کو ختم کر دو

6- یعنی ہم اس کے قبیلے کے سردار سے کہہ دیں گے کہ ہمارا اس قتل میں کوئی ہاتھ نہیں

برائی کی چال[7]
اور ہم نے تدبیر کی تھی
ایک خاص تدبیر
اور وہ اس کا شعور ہی نہیں رکھتے تھے

51- فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾

51- تو پھر دیکھ لے کہ ان کی چال کا انجام کیا ہوا تھا؟
ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو برباد کر دیا تھا
سب کو

52- فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾

52- تو یہ ہیں ان کے گھر
اُجڑے پڑے ہوئے[8]
اس ظلم کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے
اس میں تو ایک نشانی ہے
ان لوگوں کے لیے
جو صاحبِ علم ہیں

53- وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾

53- اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دے دی تھی[9]
جو ایمان لائے تھے
اور اللہ سے ڈرنے والے تھے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی تدبیر سے ان کی وہ سازش ناکام بنا دی تھی اور ان کے چال چلنے سے پہلے ہی ہم نے انہیں برباد کر دیا تھا انہیں اس کا شعور ہی نہیں تھا کہ وہ اللہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کے اس ظلم کی وجہ سے انہیں برباد کر دیا تھا اور ان کی بستیوں کے کھنڈرات میں دیکھنے والوں کے لیے پیغام ہے کہ اللہ کے مقابلے میں آنے والوں کا ایسا ہی انجام ہوا کرتا ہے

9- یعنی انہیں بچا لیا تھا

54- وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

54- اور لوط کو[10]
یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا
"کیا تم فحاشی کرتے ہو
جبکہ تم اس سے آگاہ ہو[11]

55- اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

55- کیا تم شہوت رانی کے لیے
مردوں کے پاس جاتے ہو
عورتوں کو چھوڑ کر؟
نہیں![12]
بلکہ تم تو ہو ہی جاہل قوم"

56- فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

56- تو نہیں تھا اس کی قوم کا جواب مگر یہی کہ
انہوں نے کہا "اہلِ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو
یہ لوگ تو بڑے پاک باز بنتے ہیں"[13]

57- فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

57- سو ہم نے نجات دے دی تھی
اس کو اور اس کے اہل کو
سوائے اس کی بیوی کے
ہم نے اس کا پیچھے رہ جانا طے کر دیا تھا[14]

10- ایسے ہی ہم نے لوط کو بھی بچا لیا تھا۔ مطلب یہ کہ ہم ایسے ہی کیا کرتے ہیں۔ آگے لوطؑ کی دعوت اور اس کے مخالفوں کے مختصر حال کے بیان سے اس اصول کی وضاحت کر دی گئی ہے

11- تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو، وہ غیر فطری، غیر انسانی اور غیر اخلاقی فعل ہے اور تم یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس سے باز نہیں آ رہے

12- نہیں! یعنی واقعی تم اتنے جاہل ہو کہ تمہیں اس فعل کے غیر انسانی ہونے سے نفرت تک نہیں، تم حیوانی سطح تک گر چکے ہو

13- یہ ہمیں گندگی کا طعنہ دے کر اس فعل سے دستبردار ہو جانے کو کہتے ہیں اور اسے ناپاکی قرار دیتے ہیں اور اپنے کو ہی پاک سمجھتے ہیں

14- ہم نے اسے اس لیے پیچھے رکھ کر تباہ کر دیا تھا کہ وہ ان تباہ ہو جانے والوں کے خلاف نہیں تھی اور حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت پر کامل ایمان نہیں ◄◄

58- وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾

58- اور ہم نے ان پر بارش برسادی تھی
وہ بہت ہی بری بارش تھی
جو ان لوگوں پر برسی تھی
جنہیں خبردار کیا جا چکا تھا[15]

5

59- قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

59- کہہ دیں "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں[1]
اور سلام اس کے ان بندوں پر
جنہیں اس نے چن لیا ہے"[2]
کیا اللہ بہتر ہے
یا وہ جنہیں وہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں؟[3]

اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰

60- اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

60- بھلا کون ہے وہ جس نے پیدا کیا ہوا ہے
آسمانوں کو اور زمین کو
اور وہ اُتارتا ہے تمہارے لیے آسمان سے پانی؟
پھر ہم اُگاتے ہیں اس کے ذریعے

◄◄ رکھتی تھی پیغام یہ ہے کہ نبی کی بیوی بھی اس کی دعوت پر کامل ایمان نہ رکھتی ہو تو ہمارے عذاب سے وہ بھی نہیں بچ سکتی وہی بچتا ہے جو ایمان لے آئے

15- ہم نے انہیں خبردار کر دیا ہوا تھا ہمارا انہیں برباد کرنا بلا جواز نہیں تھا

1- یعنی اللہ کے سوا کوئی اور قابل تعریف ہے ہی نہیں۔ آیت کا آغاز "کہہ دیں" سے ہوا ہے اس طرح کائنات کے خالق و مالک کی طرف سے یہ حکم اہل ایمان کے لیے بھی ہے کہ وہ دوسروں کو بھی بتا دیں کہ مسلمان وہی ہے جو اللہ ہی کو قابل تعریف سمجھتا اور مانتا ہے

2- جنہیں اللہ نے رسالت کے لیے چن لیا ہے ان پر سلام ہے یعنی ان کے ذمے انسانی فلاح کا جو مشن ہے اس کا قلب و روح کی گہرائیوں سے احترام کرو اور ان کا ساتھ دو

3- کائنات کی عظمت وحدت اور نظم پر غور کرو اور سوچو کہ وہ اللہ تمہارے لیے بہتر ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے اور اس کو کنٹرول کر رہا ہے یا وہ چیزیں بہتر ہیں جنہیں تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو

ہرے بھرے باغات

جن کے درختوں کو اُگانا

تمہارے بس میں ہی نہ تھا

کیا ہے کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ؟

نہیں!

بلکہ وہ لوگ تو وہ ہیں

جو راہِ حق سے انحراف کرنے والے ہیں

61- اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

61- کون ہے وہ جس نے زمین کو

رہنے کی جگہ بنایا ہوا ہے

اور اس میں دریا بنائے ہیں

اور اس کے لیے مضبوط پہاڑ بنا دیئے ہیں

اور دو سمندروں کے درمیان

پردہ بنا دیا ہوا ہے[4]

کیا ہے کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ؟

نہیں!

بلکہ ان میں سے اکثر تو کچھ جانتے ہی نہیں[5]

62- اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ

62- کون ہے وہ جو بے قرار کو سنتا ہے

4- اس کا بنایا نظام اتنا کامل ہے کہ کھارے اور میٹھے پانی کے دھارے پاس پاس ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں (دیکھیں سورہ الفرقان آیت 53 اور متعلقہ حاشیہ)

5- اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے اللہ کے بنائے نظام اور اس کے انسانوں اور دیگر مخلوقات کی پرورش کے لیے اہتمام کو سمجھتے ہی نہیں اگر انہیں اس بارے میں علم ہوتا تو وہ کبھی کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے

السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

جب وہ اسے پکارے
اور اس سے سختی دور کر دیتا ہے
اور تمہیں زمین پر جانشین بنا دیتا ہے[6]
کیا ہے کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ؟
تم لوگ اس طرف بہت ہی تھوڑا دھیان دیتے ہو

63- اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ
يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾

63- کون ہے وہ جو تمہیں
خشکی کی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے
اور کون ہے وہ جو اپنی رحمت کے آگے
خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے؟[7]
کیا ہے کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ؟
بہت ہی بلند ہے اللہ
اس شرک سے جو وہ لوگ کرتے ہیں

64- اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾

64- کون ہے وہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہے
پھر اس کو دہراتا ہے؟[8]
اور تمہیں آسمان سے اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟

6- قوموں اور انسانوں کو زمین پر حاکمیت کون دیتا ہے؟ ایک قوم کے بعد دوسری قوم حاکم بنا دیتا ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل لے آتا ہے اور اس طرح نظام حکمرانی و خاندانی قائم رکھے ہوئے ہے

7- باران رحمت سے پہلے اُن کے بارے میں خبر دینے والی ہوائیں

8- کون ہے جس نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اس وقت سے ان کی نسلوں کو قائم رکھے ہوئے ہے اور ان سے ان جیسی ہی مخلوقات پیدا کر دینے کا نظام بنا کر چلا رہا ہے؟ ہے کوئی اور اللہ واحد کے سوا؟

کیا ہے کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ؟

کہو "لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو تو"[9]

65- قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- کہدیں "ہرگز نہیں جانتا کوئی بھی
آسمانوں میں اور زمین میں
غیب کے بارے میں
مگر اللہ ہی[10]
اور وہ کوئی بھی شعور نہیں رکھتے
کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے[11]

66- بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۣ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۣ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع ۵ ۸ ۱

66- نہیں!
بلکہ ان لوگوں کا علم تو
آخرت کے بارے میں بے بس ہے[12]
بلکہ وہ تو اس کے بارے میں شک میں ہیں
نہیں!
بلکہ وہ تو اس کے معاملے میں اندھے ہیں

9- اگر اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کے پاس کوئی ثبوت یا کوئی دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی ایسا کر سکتا ہے جو اللہ کرتا ہے تو لائیں وہ اپنا ثبوت اور دلیل مطلب یہ کہ وہ ایسا کوئی ثبوت اور دلیل لا ہی نہیں سکتے

10- اللہ کے سوا کوئی اور علم غائب نہیں جانتا وہی کائنات کا خالق و مالک ہے وہی اس کا نظم چلا رہا ہے اور اس کے بارے میں سارے علم حقیقی کا مالک بھی وہی ہے

11- مشرک و منکر جن کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ تو اتنے بے بس و بے علم ہیں کہ انہیں تو یہ تک معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی اور کب انہیں قبروں سے اٹھا کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا

12- بلکہ ان کے اپنے پاس بھی تو قیامت کے بارے میں کوئی علم ہے ہی نہیں اسی لیے وہ اس پر یقین نہیں رکھتے بالکل ہی اندھے ہیں

6

67- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾

67- اور وہ منکر لوگ کہتے ہیں [1]
"کیا جب ہم مٹی ہو چکے ہوں گے
ہم اور ہمارے باپ دادا
کیا ہمیں واقعی قبروں سے نکالا جائے گا؟

68- لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

68- ہم سے تو یہ وعدہ [2]
ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے
اس سے پہلے بھی کیا گیا تھا
نہیں ہے یہ کچھ بھی اور
مگر پہلے والوں کے افسانے ہی"

69- قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾

69- کہیں "جاؤ تم زمین میں گھومو پھرو [3]
اور دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا تھا؟"

70- وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

70- اور تو ان کے بارے میں ہرگز غمگین نہ ہو [4]
اور نہ ہی ان کی چالوں پر تنگی محسوس کر

71- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾

71- اور وہ پوچھتے ہیں [5]
"اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟"

1- رسالت اور روزِ حساب کے منکر

2- یعنی اس سے پہلے بھی یہی کہا جاتا رہا ہے کہ فلاں پر عذاب آیا تھا مگر یہ سب پرانے وقتوں کی کہانیاں ہیں

3- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں کہو کہ وہ اپنے اردگرد گھوم پھر کر دیکھ لیں کہ ان سے پہلی قوموں پر عذاب آیا تھا یا نہیں؟ ان کی برباد بستیوں کے آثار تو اس کے گواہ ہیں یہ لوگ وہ آثار دیکھ لیں

4- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ان منکروں اور مشرکوں کے حال چال اور باتوں پر اور دعوت کے خلاف ان کی چالوں کے بارے میں آپ فکرمند نہ ہوں

5- وہ کہتے ہیں کہ آپ جس عذاب سے ڈرا رہے ہیں وہ عذاب آخر آ کیوں نہیں رہا؟ اگر آپ سچ کہتے ہیں کہ ایمان نہ لانے والوں ◄◄

72- قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾

72- کہدیں "کیا عجب کہ اس میں سے کچھ تمہارے قریب ہی آلگا ہو[6] جو تم جلدی سے مانگ رہے ہو"

73- وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

73- اور تیرا رب تو[7] واقعی لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے

74- وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾

74- اور تیرا رب تو اس کو ضرور جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں نے چھپایا ہوا ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں

75- وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾

75- اور نہیں ہے کوئی بھی پوشیدہ چیز آسمانوں کی اور زمین کی مگر وہ روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے[8]

76- اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

76- اور یہ قرآن تو بنی اسرائیل پر[9]

◄◄ آجایا کرتا ہے تو ہم پر کیوں عذاب نہیں آرہا؟

6- ہوسکتا ہے کہ اللہ کی طرف سے تمہیں سزا دینے کا عمل شروع ہو چکا ہو اور اس عمل عذاب میں سے کچھ تمہارے قریب آچکا ہو

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان منکروں کے انکار اور اصرار کے باوجود ہم جو ان کی گرفت نہیں کر رہے اور ڈھیل دے رہے ہیں تو یہ اس لیے ہے کہ ہم انسانوں پر کرم کرنے والے ہیں اور فوری گرفت نہیں کیا کرتے لوگوں کو اس کرم کے لئے اس کا شکر کرنا چاہئے

8- کائنات کے نظم اور امور کے بارے میں ہر اصول و ضابطہ ہماری کتاب روشن میں درج ہے کسی قوم کو کب پکڑنا ہے، اس کے اصول وضوابط سب متعین ہیں ان لوگوں کے بارے میں بھی فیصلہ انہی اصولوں کے مطابق ہوگا یعنی ابھی انہیں ڈھیل دینے کا مرحلہ ہے عذاب کا فیصلہ کرنے کا وقت نہیں آیا

9- بنی اسرائیل کے مختلف فرقوں میں آپس میں احکام الٰہی کے بارے میں جو شدید اختلافات ہیں، ان کی اصل حقیقت بھی قرآن میں ◄◄

اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾

اکثر وہ باتیں واضح کر دیتا ہے
جن کے بارے میں وہ اختلاف رکھتے ہیں

77- وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾

77- اور یہ تو
ہدایت اور رحمت ہے
ایمان لانے والوں کے لیے

78- اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾

78- تیرا رب
ان لوگوں کے درمیان ضرور فیصلہ کر دے گا
اپنے حکم سے
اور وہ ہے
بہت ہی غلبہ والا
سب کچھ جاننے والا

79- فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۙ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾

79- پس تو اللہ پر بھروسہ رکھ
تو تو روشن حق پر ہے[10]

80- اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾

80- تو تو ہرگز نہیں سنا سکتا مُردوں کو
اور تو نہیں سنا سکتا بہروں کو
اپنی پکار
جب وہ پیٹھ پھیر کر دوڑے جا رہے ہوں

◄◄ بیان کر دی گئی ہے کہ انہوں نے تورات کو بدل کر اور اللہ کے احکام اور قوانین کو تبدیل کر کے کیسے گمراہی کی راہ اپنائی ہوئی ہے

10- روشن حق یعنی جس کے حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں وہ حق جو قرآن میں ہے اور سب کچھ واضح کر دیتا ہے

81- وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

81- اور تو بھٹکتے پھرتے اندھوں کو[11]
راہ راست نہیں دکھا سکتا
تو اپنی پکار ان لوگوں کو ہی سنا سکتا ہے
جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں[12]
اور وہ فرمانبردار بن جاتے ہیں

82- وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۱۶ ۲

82- اور جب ان کے خلاف[13]
ہمارا قول پورا ہو جائے گا
ہم ان کے لیے
زمین میں سے ایک جانور نکال لائیں گے
جو ان سے باتیں کرے گا[14]
کیونکہ لوگ
ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے ہوتے تھے

11- جیسے تو مُردوں اور بہروں کو اپنی دعوت نہیں سنا سکتا، ویسے ہی ان لوگوں کو بھی راہ راست پر نہیں ڈال سکتا جو اندھوں کی مانند گمراہی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں

12- ایمان لاتے ہیں۔ کون؟ وہ جو ان آیات کے ہماری طرف سے ہونے پر ایمان رکھتے ہیں جب ایسے لوگ ان آیات کو سن کر ان پر غور کرتے ہیں تو وہ ایمان لے آتے ہیں

13- جب ان منکرین کے لیے سزا کی بات پوری کر دینے کا وہ مرحلہ آ جائے گا جس کا وہ مطالبہ کر رہے ہیں یعنی جب قیامت کی وہ گھڑی آئے گی جس سے یہ انکاری ہیں

14- ہماری نشانیوں کا انکار کرنے والے اس روز دیکھ لیں گے کہ ہم کیا کیا کر سکتے ہیں۔ جانور کیسا ہوگا؟ اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں مگر اصل مقصد اس جانور کی شناخت جاننا نہیں یہاں اس جانور کے بیان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے دیکھ کر انہیں ہماری حاکمیت پر یقین کرنا ہی پڑے گا مگر ڈھیل کا مرحلہ تو ختم ہو چکا ہوگا اس نشانی کو دیکھ کر اگر وہ توبہ بھی کریں گے تو وہ قبول نہیں ہوگی توبہ کر کے ◄◄

7

83- وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

83- اور اس روز ہم اکٹھا کریں گے
ہر امت سے ایک فوج
ان لوگوں کی
جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے
اور ان کی جماعت بندی کی جائے گی

84- حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

84- حتیٰ کہ جب وہ حاضر ہو جائیں
اللہ کہے گا "کیا تم میری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے[1]
حالانکہ تم نے تو علم کے ذریعے انہیں سمجھا ہی نہیں تھا؟
اگر یہ نہیں تو وہ کیا تھا جو تم نے کیا تھا؟"[2]

85- وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

85- اور ان کے لئے عذاب کا وعدہ
پورا کر دیا جائے گا
اس ظلم کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے
اور وہ بول تک نہیں سکیں گے[3]

◄◄ ایمان لے آنے کا یہی وقت ہے۔ یہاں سے آیت 90 تک اس وعدے کے پورا ہو جانے کا حال بیان فرمایا گیا ہے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ان سے پوچھیں گے کہ تم نے ہماری آیات اور نشانیوں کا کیوں انکار کیا تھا؟ تم نے تو علمی حوالے سے انہیں سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی

2- یعنی اگر ایسا نہیں اور تم نے ہماری آیات اور نشانیوں کو علمی حوالے سے سمجھنے کی کوشش کی تھی تو پھر تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا چیز تھی جو تمہاری کوشش اور تحقیق کے نتیجے میں تمہارے ہاتھ آ گئی تھی اور اس نے تمہیں ہماری آیات اور نشانیوں کو ماننے سے روک دیا تھا بتاؤ تو وجہ کیا تھی؟

3- اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا اور ہم ایسوں کو سزا دینے کا جو وعدہ کر رہے ہیں، وہ پورا کر دیا جائے گا

86- اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

86- کیا وہ دیکھتے نہیں
کہ ہم نے تو رات بنا دی ہے
تا کہ وہ اس میں سکون پائیں
اور دن کو روشن بنا دیا ہوا ہے؟
اس میں تو نشانیاں ہیں
ان لوگوں کے لیے
جو ایمان لانے والے ہیں

87- وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

87- اور جس روز صور پھونکا جائے گا[4]
تو گھبرا جائے گا[5]
جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے
اور جو کوئی بھی زمین میں ہے
سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا
اور سب ہی اس کے سامنے پیش ہو جائیں گے
نہایت عاجزی سے

88- وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

88- اور تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے[6]
تو انہیں جامد سمجھتا ہے
مگر اس وقت وہ بادلوں کی مانند

4- صورِ قیامت

5- اس روز سب مخلوق خوفزدہ سراسیمہ اور پریشان ہوگی ان کے سوا جنہیں اللہ اس حالت سے بچانا چاہے گا

6- وہ پہاڑ جنہیں تم مضبوطی سے زمین میں پیوست دیکھتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ وہ حرکت ہی نہیں کر سکتے اس روز وہ ہوا کے ساتھ اڑنے والے بادلوں کی مانند اڑتے ہوئے جا رہے ہوں گے

اُڑے جا رہے ہوں گے

- اللہ کا کرشمہ

جس نے ہر چیز کو درست رکھا ہوا ہے

مکمل طور پر [7]

وہ تو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے

89- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

89- جو کوئی نیکی لے کر آئے گا

تو اس کے لیے اس سے بہت بہتر ہوگا

اور ایسے لوگ

اس روز ہر خوف سے محفوظ ہوں گے

90- وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

90- اور جو کوئی بُرائی لے کر آئے گا

تو ایسوں کو

اوندھے منہ آگ میں ڈالا جائے گا

"کیا تم لوگ پاتے ہو کوئی اور بدلہ

اس کے سوا

جو کچھ تم کیا کرتے تھے؟"[8]

7- کائنات کا نظام جو مضبوطی سے چل رہا ہے اور ہر چیز ایک نظم کے تحت کام کر رہی ہے، یہ سارا نظام اللہ ہی نے بنایا ہوا ہے اور وہی اسے چلا رہا ہے اس روز اس کے حکم سے ہی یہ درہم برہم ہو جائے گا اور اس کی بجائے اللہ نیا نظم قائم کر دے گا

8- ان سے کہا جائے گا کہ تم سب نے دیکھ لیا کہ جس بھی کسی کو جو بدلہ دیا گیا ہے وہ اس کے اپنے اعمال کا ہی بدلہ ہے مطلب یہ کہ ہر کسی کو اس کے اعمال کا ضرور بدلہ دیا جائے گا ہر کوئی اپنا بویا ضرور کاٹے گا

91- اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۱﴾

91- ”مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے[9]
کہ میں عبادت کروں
اس شہر کے رب کی
اس کی جس نے اس کو حرمت دی ہوئی ہے
اور جو ہر چیز کا مالک ہے
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
میں سرِ تسلیم خم کر دینے والوں میں ہو جاؤں

92- وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾

92- اور میں قرآن پڑھ کر سناؤں“
سو جس کسی نے راہِ ہدایت اپنائی[10]
تو وہ ہدایت اپناتا ہے
اپنی ہی جان کے لیے
اور جو کوئی گمراہ ہو جانا چاہے
تو کہہ دیں ”میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں“

9- اللہ کے نبی کی زبان سے سب جہانوں اور زمانوں کے انسانوں کو اس پیغام سے آگاہ فرمایا گیا ہے جو قرآن لے کر آیا ہے یہ کہ جس اللہ نے اس شہر مکہ کو حرم بنایا ہوا ہے، اس کا حکم ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور میرے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا یعنی وہی کچھ کرو جس کا قرآن کے ذریعے اللہ نے حکم دیا ہے۔ یہ ہے اس دعوت کی روح جو اللہ کے رسول قرآن کے حوالہ سے دیتے تھے اور اس محترم شہر کے باسی جس کے خلاف سرگرم تھے، قریش مکہ کے وہ سردار بھی جو اس شہر کو حرمت والا مانتے تھے اور اللہ کے گھر کے متولی ہونے کے حوالے سے اپنے کو دوسروں سے برتر جانتے اور منواتے تھے اور اس اللہ کے سوا جو ہر چیز کا مالک ہے دوسروں کی عبادت بھی کرتے تھے یہ ان کی کھلی گمراہی کی طرف اشارہ ہے

10- میں جو قرآن سناتا ہوں اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں، یہ میں اللہ کے حکم کی پابندی کر رہا ہوں جو کوئی راہ راست پر ◄◄

ع ۱۱ ۳

93- وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

93- اور کہہ دیں "تعریف جو بھی ہے
اللہ ہی کے لیے ہے
وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دے گا
اور تم انہیں پہچان لو گے"
اور نہیں ہے تیرا رب غافل
اس سے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو

◄◄ آجائے گا اس میں اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور اگر کوئی اس سے منہ پھیر لے گا تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا مجھے تو اتنا ہی حکم ہے کہ میں خبردار کر دوں کہ جو کوئی ایمان نہیں لائے گا اور اللہ کے احکام کی پابندی نہیں کرے گا اس کا حشر وہی ہوگا جو بتایا جا رہا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 88 آیات اور 9 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ہے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- طٰسٓمٓ ①

2- تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②

3- نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③

4- اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④

1- طٰسٓمٓ

2- یہ کتابِ مبین کی آیات ہیں

3- ہم پڑھتے ہیں تجھ پر موسیٰ اور فرعون کے واقعہ کا کچھ حصہ ٹھیک ٹھیک[1] ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں[2]

4- بے شک فرعون زمین میں متکبر بن بیٹھا تھا[3] اور اس نے وہاں کے رہنے والوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہوا تھا ان میں سے ایک گروہ کو اس نے ذلیل بنا رکھا تھا[4] وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا

1- یعنی موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے معاملے کا جو قصہ ہم بتا رہے ہیں اصل میں وہ ایسے ہی تھا ایسا نہیں جو دوسرے بتاتے اور بیان کرتے ہیں

2- ہم یہ واقعہ ان لوگوں کے لیے بیان کر رہے ہیں جو قرآن کے اللہ کی طرف سے بھیجی کتاب روشن ہونے پر یقین رکھتے ہیں

3- وہ جابر حکمران بن چکا تھا

4- اپنی جابرانہ حکمرانی کے ذریعے اس نے اپنی رعایا کو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہوا تھا اور ان میں سے ایک گروہ یعنی بنی اسرائیل کو اس نے بہت دبا کر رکھا ہوا تھا وہ بہت کمزور اور بے بس ہوتے تھے

اوران کی بیٹیاں زندہ رہنے دیتا تھا
وہ تو فسادیوں میں سے تھا[5]

5- وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵

5- اور ہم نے ارادہ کرلیا تھا[6]
کہ جولوگ اس زمین میں ذلیل کردیے گئے تھے
ان پر احسان کریں
اوران کو پیشوا بنادیں[7]
اورانہیں وارث بنائیں

6- وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶

6- اوران کے لیے
زمین میں جگہ بنادیں[8]
اورفرعون کو اور ہامان کو اوران کے لشکروں کو
ان سے وہی کچھ دکھادیں
جس کا وہ ان سے خوف رکھتے تھے

7- وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ

7- اورہم نے موسیٰ کی ماں کو ترغیب دی تھی کہ[9]
''اس کو دودھ پلا

5- وہ رعایا کے ساتھ انصاف کرنیوالا نہیں تھا اور اپنے جبر اور ظلم کے ذریعے فساد پھیلانے والا تھا

6- ہم نے ان کمزوروں اور دبا کر رکھے ہوؤں پر احسان کرنے کا ارادہ کرلیا

7- یہ ان کمزوروں پر احسان کرنے کے منصوبے کی تفصیل ہے کہ ہم انہیں پیشوا یعنی باقی قوموں کے سامنے مثالی قوم بنادیں اور اس کے لیے انہیں کسی جگہ زمین کا وارث بنادیں

8- فرعون اور اس کے وزیر باتدبیر ہامان کو اور ان کے لشکروں کو کس سے کس چیز کا خوف تھا؟ انہیں بنی اسرائیل سے خوف تھا کہ وہ آزاد اور طاقتور بن گئے تو ان کے مقابلہ میں نہ آجائیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انہیں یہ دکھانے کا فیصلہ کرلیا کہ ہم تو کمزوروں کو مضبوط اور متکبروں کو برباد کردیا کرتے ہیں

9- یعنی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ چیز مضبوطی سے ڈال دی تھی کہ بے فکر ہوکر اپنے بچے کو دودھ پلا لیکن اگر تمہیں خدشہ ہو کہ فرعون کی قوم کو پتہ چل گیا تو وہ تیرے بچے کو بھی قتل کردیں گے تو بلاخوف اسے دریا میں ڈال دینا، ہم اسے تیری گود میں واپس لے آئیں گے کیونکہ ہم نے اسے رسالت عطا کرنی ہے، اس لیے اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا

وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور جب تمہیں اس کے بارے میں خوف ہو
تو اس کو دریا میں بہا دینا
اور نہ خوف محسوس کرنا اور نہ غم کرنا
یقیناً ہم اسے تیری طرف واپس لوٹا دیں گے
اور ہم اس کو
اپنے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں"

8- فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا
وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝

8- سو اسے وہاں سے
فرعون کے لوگوں نے اٹھا لیا[10]
تاکہ وہ ان کے لئے
دشمن اور افسوس کا سبب بن جائے
فرعون، ہامان اور ان دونوں کے لشکر تو[11]
خطا کار تھے

9- وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ
لَا تَقْتُلُوْهُ ۡ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

9- اور فرعون کی بیوی نے کہا
"یہ تو آنکھ کی ٹھنڈک ہے[12]
میرے لئے اور تیرے لئے
اس کو قتل نہ کرو
ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے

10- جب موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اسے دریا میں ڈال دیا تو فرعون کے لوگ اسے وہاں سے اٹھا لے گئے یہ ہماری تدبیر تھی کہ وہی اس کی پرورش کریں اور بڑا ہو کر وہ ان کی جبریت اور ظلم کا دشمن بن جائے اور انہیں افسوس ہو کہ انہوں نے خود ہی اس کی پرورش کر کے اسے جوان کیوں کیا تھا اور بنی اسرائیل کے دیگر بچوں کی طرح اسے بھی قتل کیوں نہیں کر دیا تھا

11- ہم ان خطا کاروں کو سزا دینا چاہتے تھے

12- فرعون کی بیوی نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اسے اتنا بھلا لگا کہ اس نے اسے اپنے پاس رکھ لیا

یا ہم اسے بیٹا بنالیں"

اور وہ اس معاملے کا کوئی شعور نہیں رکھتے تھے [13]

10- وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰

10- اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا [14] قریب تھا کہ وہ اپنی بے قراری ظاہر کر دے اگر ہم اس کا دل مضبوط نہ کر دیتے تاکہ وہ اہل یقین میں سے ہو جائے [15]

11- وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۚ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱

11- اور اس نے اس کی بہن سے کہا "اس کے پیچھے پیچھے جا" سو وہ اس کو دور سے دیکھتی رہی جبکہ ان لوگوں کو کچھ سمجھ نہ تھی [16]

12- وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲

12- اور ہم نے اس پر حرام کر دی ہوئی تھیں [17] دودھ پلانے والیوں کی چھاتیاں پہلے سے ہی

13- انہیں ہماری تدبیر کا شعور ہی نہیں تھا وہ جو کچھ کر رہے تھے اپنے ہی بھلے کو سامنے رکھ کر کر رہے تھے

14- یعنی بچے کو دریا میں ڈال دینے سے اس کا دل بے قابو ہو گیا تھا اور وہ لوگوں کو سب کچھ بتا ہی دینے والی تھی کہ اللہ نے اسے ایک بیٹا دیا تھا اور اس نے اسے دریا میں ڈال دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس کا دل مضبوط نہ کر دیتے تو وہ بتا ہی دیتی

15- ہم نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی ہوئی تھی اور ہم اس پر اس کا یقین پختہ کرنا چاہتے تھے

16- یعنی فرعون کے جن لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دریا سے نکالا تھا، انہیں اس کی خبر تک نہیں تھی کہ اس کی بہن سب کچھ دیکھتی آ رہی ہے اور وہ بے خبری میں اسے دریا سے نکال کر فرعون کے پاس لے گئے تھے

17- فرعون کی بیوی نے اسے اپنے گھر رکھ لیا مگر وہ کسی دودھ پلانے والی کا دودھ نہیں پیتا تھا۔ کیوں؟ یہ اللہ کی تدبیر تھی اور وہ کسی اور خاتون کا دودھ پی ہی نہیں سکتا تھا

تو اس نے کہا "کیا میں تمہیں [18]
ایسے گھر والوں کے بارے میں بتاؤں
جو تمہارے لیے اس کی پرورش کریں
اور وہ اس کے ساتھ
خیر خواہی کرنے والے ہوں؟"

13- فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

13- سو ہم نے اس کو [19]
اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تھا
تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی رہے [20]
اور وہ غم نہ کرے
اور وہ جان جائے کہ
اللہ کا وعدہ سچا ہے
اور لیکن ان میں سے اکثر
ہرگز نہیں جانتے

2

14- وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

14 اور جب وہ پوری طرح بالغ ہو گیا [1]
اور مضبوط ہو چکا

18- موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو تو معلوم تھا کہ اس کا بھائی فرعون کے گھر پہنچ چکا ہے وہ وہاں بھی اسے دیکھنے پہنچ گئی اور اس نے فرعون کے گھر والوں سے کہا تھا کہ میں تمہیں ایک ایسے خاندان کا پتہ بتا دیتی ہوں جو ایسے بچوں کی بڑی اچھی طرح پرورش کرتا ہے وہ اس کی بھی بڑے خلوص سے پرورش کرے گا

19- اس کی تجویز پر فرعون کے اہل خانہ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا

20- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے کیا وہ وعدہ پورا کر دیا تھا جو ہم نے اس کے دل میں ڈالا ہوا تھا اور اس طرح ہم نے اس کا یقین کامل کر دیا تھا کہ اللہ کا ہر وعدہ سچا ہوتا ہے

1- ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط ہو گیا

تو ہم نے اس کو عطا کر دیئے [2]
حکمت اور دانائی
اور ہم نیک لوگوں کو
اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں

15- وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۚ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ⑮

15- اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا
جب اس کے باسی غفلت میں تھے [3]
اور اس نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا
یہ ایک اس کی اپنی قوم سے ہے [4]
اور یہ ہے اس کی دشمن قوم سے
تو جو اس کی اپنی قوم سے تھا
اس نے اسے مدد کے لئے پکارا
اس کے خلاف جو اس کی دشمن قوم سے تھا
سو موسیٰ نے اس کو مُکا مارا
اور اس کا خاتمہ کر دیا
کہا "یہ تو شیطانی عمل ہے [5]

2- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے حکمت اور دانش عطا کر دیئے اس سے مراد رسالت نہیں، مراد ہے پیغمبری سے پہلے معاملات کو جانچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں عطا کر دینا

3- وہ ایسے وقت محل سے شہر میں داخل ہوا تھا جب عام لوگ اپنے آردگرد کے حالات سے غافل تھے وہ ان کے آرام کا وقت تھا

4- یعنی ان میں سے ایک بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا حکمران قبطی قوم سے تھا جو بنی اسرائیل کی اور اس حوالے سے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی دشمن قوم تھی

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس قبطی کو مار دینے کے لیے تو مُکا نہیں مارا تھا انہیں اپنے اس عمل پر افسوس ہوا اور اپنے آپ سے کہا کہ میں تو شیطان کے ورغلانے میں آ گیا ہوں یہ جو کچھ میں نے کیا ہے، غلط کیا ہے

16- قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ⑯

وہ تو دشمن ہے
کھل کھلا گمراہ کرنے والا ہے"

16- کہا "اے میرے رب[6]
میں نے تو اپنی جان پر ظلم کر ڈالا ہے
مجھے معاف کر دے"
سو اللہ نے اس کو معاف کر دیا
وہ تو ہے
جو معاف کر دینے والا مہربان ہے

17- قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ⑰

17- کہا "اے میرے رب
اس کرم کی وجہ سے جو تو نے مجھ پر کیا ہے
میں عہد کرتا ہوں کہ
کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا"[7]

18- فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ⑱

18- اور اگلی صبح وہ شہر میں تھا
خوفزدہ اور محتاط[8]
کہ ناگہاں اسی شخص نے
جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی
اس کو مدد کے لیے پکارا

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی وقت ہم سے معافی مانگ لی تھی اور ہم نے انہیں معاف کر دیا تھا

7- کون سے کرم کے بعد؟ یہ کہ اس قبطی کی قوم کے لوگ وہاں موجود نہیں تھے ورنہ وہ مجھ پر حملہ کر دیتے یا مجھے پکڑ لیتے تو نے مجھے ان سے بچا لیا ہے آئندہ میں اس طرح کے لڑائی جھگڑے کرنیوالے کسی فسادی کی مدد نہیں کروں گا

8- اگلی صبح کے وقت گلیوں، بازاروں میں چلتے پھرتے وہ بہت محتاط تھے اس خیال سے کہ اس قبطی کی قوم کے لوگوں کو میرے اس فعل کے بارے میں علم تو ہو گیا ہوگا

موسیٰ نے اس سے کہا[9]

''تو تو کھل کھلا بدراہ ہے''

19- فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۚ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ⑲

19- پھر جب اس نے ارادہ کیا کہ[10]

اس شخص کو پکڑ لے

جو ان دونوں کا دشمن تھا

تو اس نے کہا ''اے موسیٰ

کیا تو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے[10]

جیسے تو نے

کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟

تو تُو اس زمین میں جابر بن کر رہنا چاہتا ہے

اور تو اصلاح تو کرنا ہی نہیں چاہتا''

20- وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ⑳

20- اور آن پہنچا ایک شخص

شہر کے پرلے کنارے سے

دوڑتا ہوا

اس نے کہا ''اے موسیٰ سردار تو

9- یعنی تو ہے ہی فسادی جو کل بھی لڑ رہا تھا اور آج بھی لڑ رہا ہے

10- ارادہ پکڑنے کا ہے مارنے کا نہیں وہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہتے ہوں گے

11- قبطی کے ایسا کہنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے علم تھا کہ اس اسرائیلی سے لڑنے والے قبطی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہی مُکا مارا تھا اسی خوف سے کہ وہ اسے بھی مار نہ دیں قبطی نے انہیں کہا کہ تو جابر اور ظالم بن کر رہنا چاہتا ہے ہم میں صلح نہیں کرانا چاہتا بلکہ اس فسادی کی حمایت کر رہا ہے یہ اس قبطی کا پہلے روز کے واقعہ اور اس اسرائیلی کے رویہ کی وجہ سے ردعمل اور تاثر تھا

تیرے بارے میں مشورے کر رہے ہیں
تجھے مار دینے کے لیے
پس تو یہاں سے نکل جا
میں تو تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں"

21- فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۸ ۵

21- سو وہ اس شہر سے نکل پڑا[12]
ڈرتا ڈرتا اِدھر اُدھر جھانکتا ہوا
اس نے کہا "اے میرے رب
مجھے ظالم لوگوں سے بچا لے"

3

22- وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

22- اور جب اس نے مدین کا رخ کر لیا[1]
تو کہا "امید ہے کہ میرا رب مجھے[2]
راہِ راست بتا دے گا"

12- اس اطلاع دینے والے کے باخبر اور ہمدرد ہونے کا یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے مشورہ پر عمل کیا تھا اور اللہ سے مدد مانگتے ہوئے بڑے محتاط طریقہ سے شہر سے نکل پڑے تھے

1- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام بالغ ہو گیا تو ہم نے اسے حکمت اور دانائی عطا کر دی تھی۔ اسی دانائی کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حالات و واقعات پر غور کیا اور فرعون کی حکمرانی سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا فرعون کی حکمرانی سے باہر قریب ترین عرب قوم کا شہر مدین تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں چلے جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر مدین کی طرف چل پڑے

2- مدین تک کا سفر انہوں نے کبھی کیا نہیں تھا راستہ سے واقف نہیں تھے اکیلے تھے فرعون کی حکمرانی اور قوم کے علاقہ میں طویل سفر کر کے ان کے ملک سے باہر جانا تھا انہیں معلوم تھا کہ جب فرعون اور اس کے درباریوں کو پتا چلے گا کہ موسیٰ علیہ السلام تو مل نہیں رہا تو اس کے عمال اس کی تلاش شروع کر دیں گے اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس قوم کے ملک سے اور ان سے بچ کر نکل جانے کا کوئی محفوظ اور آسان راستہ بتا دے اور اس دعا کے بعد چل پڑے کہ اللہ ان کے لیے آسانیاں پیدا کر دے گا یعنی اللہ کی مدد پر کامل یقین کے ساتھ مدین کے لیے چل پڑے

23- وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ؕ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾

23- اور جب وہ مدین کے پانی پر پہنچا[3]
تو اس نے وہاں پر لوگوں کے ایک ہجوم کو[4]
پانی پلاتے ہوئے دیکھا
اور اس نے ان سے الگ تھلگ دو عورتیں دیکھیں
اپنے جانور روکتی ہوئیں
موسیٰ نے پوچھا "تمہارا کیا مسئلہ ہے؟"[5]
انہوں نے کہا "ہم اس وقت تک پانی نہیں پلا سکتیں[6]
جب تک چرواہے اپنے جانور واپس نہ لے جائیں
اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے"

24- فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾

24- سو اس نے
ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا[7]
اور اس کے بعد سائے کی طرف لوٹ گیا

3- اللہ تعالیٰ نے انہیں بخیریت مدین پہنچا دیا صحراؤں میں سفر کرنے والوں کے لیے آرام کی جگہ وہی ہوتی ہے جہاں پانی ہوتا ہے اور اس کے اردگرد درخت ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اس چشمے یا کنویں پر پہنچ گئے جہاں سے مدین کے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلایا کرتے تھے

4- بہت سے مرد اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور دو خواتین اپنے جانوروں کو گھیر کر مردوں اور ان کے جانوروں کے ہجوم سے دور رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں

5- حضرت موسیٰ علیہ السلام ان خواتین سے پوچھتے ہیں کہ "تمہارا کیا مسئلہ ہے" یعنی تمہارا کیا معاملہ ہے تمہارے ہاں کوئی مرد نہیں جو بکریوں کو پانی پلانے آیا ہوتا؟ اور تم انہیں کنویں سے دور کیوں رکھ رہی ہو؟

6- ان کا جواب تھا کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے وہ اس قابل نہیں اس لیے ہم خود آئی ہیں لیکن چونکہ چشمے پر مرد جمع ہیں، ان کے جانور ہیں اس لیے ہم انتظار کر رہی ہیں کہ وہ سب چلے جائیں تو ہم اپنی بکریوں کو پانی پلائیں

7- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا وہ بکریاں لے کر روانہ ہو گئیں اور وہ خود درخت کی چھاؤں میں جا بیٹھے مصر سے نکل تو آئے تھے مگر کس جگہ ٹھہرنا ہے، کیسے ٹھہرنا ہے، کچھ پتہ تھا نہ جانتے تھے اجنبی ملک، اجنبی لوگ، جان نہ پہچان

اور کہا "اے میرے پروردگار[8]
تو جو بھی بھلائی میری طرف بھیج دے
میں اس کا محتاج ہوں"

25- فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

25- سو آئی اس کے پاس[9]
ان دونوں میں سے ایک لڑکی
شرم وحیاء سے چلتی ہوئی
اس نے کہا "بے شک میرا باپ تجھے بلا رہا ہے
تا کہ وہ تجھے معاوضہ دے
اس کا جو تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا تھا"
سو جب وہ اس کے پاس آیا
اور اسے ساری کہانی سنائی[10]
اس نے کہا "نہ ڈر تو نے ظالموں کی قوم سے
نجات حاصل کر لی ہے"

26- قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾

26- ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے[11]
کہا "اے باپ اس کو مزدور رکھ لے

8- یعنی اے اللہ میں تیری ہی مدد کا محتاج ہوں تو کوئی صورت پیدا کر دے، میرے اپنے بس میں کچھ نہیں

9- اللہ نے دعا سن لی ان لڑکیوں نے اپنے باپ کو بتایا ہوگا کہ وہ بکریوں کو پانی پلا کر جلد کیسے واپس آ گئی ہیں بوڑھے باپ نے کہا کہ جاؤ اسے لاؤ تا کہ اس کی محنت کی اجرت دی جائے اس سے اور لڑکیوں کے اپنی بکریوں کو گھیر گھیر کر دور رکھنے کی جدوجہد سے اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ اس ایک ہی کنویں سے سب چرواہوں کے پانی پلانے کا کام کافی دشوار ہوتا تھا

10- تو اس ظالم قوم کی حدود اور پہنچ سے دور آ گیا ہے یہاں تجھے کوئی خطرہ نہیں

11- ایسا ممکن نہیں تھا کہ بیٹی فوراً ہی اپنے باپ سے کہہ دے کہ اسے مزدور رکھ لے، یہ مضبوط اور امین ہے ان کے والد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کچھ دن قیام وطعام کی سہولت فراہم کی ہوگی ان سے پوچھا ہوگا کہ یہاں کیا کرو گے؟ انہوں نے بتایا ہوگا کہ محنت مزدوری کے سوا کوئی ذریعہ اور تو ہے نہیں روزی روٹی کا ان کی بیٹیاں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات سے واقف ہو چکی ہوں گی اس قیام کے دوران ◄◄

27- قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾

بہترین فرد تو
جسے تو مزدور رکھنا چاہے
وہی ہو سکتا ہے
جو مضبوط اور امین ہو"

27- اس نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ [12]
اپنی دو بیٹیوں میں سے
ایک کا تیرے ساتھ نکاح کر دوں
اس شرط پر کہ
تو آٹھ سال میری ملازمت کرے
اور اگر تو دس سال پورے کر دے
تو یہ تیری اپنی مرضی ہے
اور میں ہرگز نہیں چاہتا کہ
تجھ پر کوئی سختی کروں

◀◀ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی بکریوں کو پانی پلانے بھی لے جاتے رہے ہوں گے جو شخص ایک دن پانی پلا دینے کی اجرت دینا لازم سمجھتا تھا، اس کے گھر میں کچھ کیے بغیر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو طعام و قیام پسند نہیں کر سکتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اسی قیام اور ان کی شرافت اور کام سے لگن کو دیکھ کر ہی بیٹی نے باپ سے کہا ہوگا کہ جب انہوں نے مزدوری ہی کرنی ہے تو کہیں اور کیوں آپ ہی انہیں رکھ لیں ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ ایماندار بھی ہے اور جسمانی طور پر اس کام کے لیے موزوں بھی ہے

12- باپ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جان اور پہچان چکا تھا اسی تجربے کی بنیاد پر وہ کہتا ہے کہ میں اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کر دینے کا ارادہ رکھتا ہوں یہ نہیں کہ میں آج یا کل ہی نکاح کر رہا ہوں بات آنے والے کسی وقت نکاح کر دینے کی ہے وہ وقت کتنے عرصہ بعد آئے گا، اس کا ذکر نہیں، ذکر اس کا ہے کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے گا یعنی میرے ہاں ہی مزدوری کرے گا اگر دس سال میرے ہاں مزدوری کرے گا تو یہ تیری اپنی مرضی ہوگی، میں تجھے مجبور نہیں کروں گا اور اگر اللہ نے چاہا تو تو معاملات میں مجھے صالح پائے گا گویا وہ اللہ پر ایمان کامل رکھنے والا تھا اور کوئی اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو گھر داماد بنا کر گھر کے معاملات کا عملاً مالک بنا دینا چاہتا تھا اور آٹھ سال کی شرط رکھ دی تھی کہ کیا معلوم آٹھ سال زندگی ہے بھی کہ نہیں میں نہ رہا تو میرے گھر کا مالک تو ہوگا جو موسیٰ علیہ السلام جیسا امین شخص ہوگا

اِن شاء اللہ تو مجھے
صالحین میں سے پائے گا"

28- قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝۲۸

28- موسیٰ نے کہا "یہ میرے اور تیرے درمیان طے ہو گیا[13]
میں دونوں مدتوں میں سے جو بھی پوری کر دوں
اس کے بعد مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو
اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں
اللہ اس پر نگہبان ہے"

4

29- فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ
جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۭ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ
نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۲۹

29- پھر جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کر دی
اور اپنے خاندان کے ساتھ چل پڑا تھا[1]
تو اس نے طور کی طرف آگ دیکھی[2]
اس نے اپنے گھر والوں سے
کہا "تم یہاں ٹھہرو
میں تو آگ دیکھ رہا ہوں
تا کہ میں وہاں سے تمہارے لیے
کوئی خبر لے آؤں

13- یعنی ہم جو عہد کر رہے ہیں، اللہ کو اس کا نگہبان کر رہے ہیں اور ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ آٹھ سال کے بعد اس گھر میں رہوں یا اپنا الگ گھر بسا لوں، یہ میری اپنی مرضی ہوگی آپ مجھے دس سال تک رہنے کے لیے مجبور نہیں کریں گے دس سال رہوں تو کوئی مزید شرط نہ رکھی جائے گی

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کہاں جا رہے تھے؟ اپنے خاندان اور قوم کے پاس مصر ہی جا رہے ہوں گے کہ طور اسی راستے پر تھا

2- آگ سے مراد روشنی ہے صحرا میں دور سے روشنی دیکھ کر انہوں نے سمجھا کہ وہاں کوئی آگ جلائے ہوئے ہے اور یہ اس آگ کی روشنی ہے

30- فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۰

یا آگ کا کوئی انگارہ[3]
تاکہ تم اس کو تاپ سکو"
30- سو جب وہ اس کے قریب پہنچا
تو آواز سنی گئی
وادی کے دائیں کنارے سے
اس مبارک جگہ کے ایک درخت سے[4]
"اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں[5]
سب جہانوں کا رب

31- وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝۳۱

31- اور اپنا عصا زمین پر پھینک دے"
سو جب اس نے اسے
لہراتا اور بل کھاتا ہوا دیکھا
گویا کہ وہ لہراتا ہوا سانپ ہو
تو وہ پیٹھ پھیر کر مڑ گیا
اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا[6]
"اے موسیٰ آگے آ[7]
اور نہ ڈر
تو تو بالکل محفوظ ہے"

3- خبر سے مراد تھی کہ آگ جلانے والوں سے کسی قریبی آبادی کے بارے میں یا راستہ کے بارے میں پوچھ آؤں رات کا وقت تھا اور موسم سرد تھا وہ اپنے گھر والوں کو کسی آبادی تک لے جانا چاہتے تھے

4- درخت سے مراد وہ جھاڑی ہے جس کے اندر سے بلند ہونے والے روشنی کے شعلوں کی وجہ سے دیکھنے والے کو جھاڑی جلتی ہوئی محسوس ہوتی تھی "مبارک جگہ کے ایک درخت" کا مطلب ہے کہ زمین کا وہ حصہ برکت والا تھا جس میں وہ جھاڑی تھی جس کے اندر سے روشنی پھوٹ کر فضا میں بلند ہو رہی تھی

5- وہ آواز سنی گئی تھی فضاء میں گونج رہی تھی اور بتایا موسیٰ کو یہ گیا کہ سب جہانوں کا مالک اللہ ہی ہے

6- یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام پیچھے کی طرف مڑ گئے اور اپنے عصا سے بنے سانپ کی طرف مڑ کر دیکھا تک نہ

7- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ڈرو نہیں، کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی

32- اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

32- اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال لے
وہ نکلے گا سفید ہو کر
بغیر کسی نقص کے [8]
اور خوف سے بچنے کے لیے
اپنا بازو اپنے قریب کھینچ لے [9]
سو یہ ہیں دو نشانیاں
تیرے رب کی طرف سے
فرعون اور اس کے سرداروں کو دکھانے کے لئے [10]
وہ تو بڑے نافرمان لوگ ہیں"

33- قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾

33- اس نے کہا "اے میرے پروردگار [11]
میں نے تو ان کے ایک شخص کو قتل کیا ہوا ہے
سو میں اس سے ڈرتا ہوں
کہ وہ مجھ کو قتل کر دیں گے

8- یہ دوسری نشانی تھی کہ تم گریبان سے اپنا ہاتھ نکالو گے تو وہ چمک رہا ہوگا مگر کسی خرابی کی وجہ سے نہیں، وہ اللہ کے حکم سے چمکنے لگے گا

9- اس چمکتے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر بھی ویسے ہی نہ ڈر جانا جیسے عصا کے سانپ بن جانے سے ڈر گئے تھے اپنا دوسرا ہاتھ دل پر رکھ لو تا کہ تم گھبرا نہ جاؤ

10- یہ دو معجزے ہم نے تمہیں عطا کر دیئے ہیں فرعون اور اس کے نافرمان سرداروں کی اصلاح کے لیے ان کے پاس جاؤ اور یہ معجزے اپنے ہماری طرف سے نبی ہونے کے ثبوت کے طور پر دکھا کر انہیں راہ راست کی طرف دعوت دو

11- مدین سے مصر کی طرف روانگی کے وقت تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ خوف محسوس نہیں کیا تھا۔ اب کیوں؟ اللہ تعالیٰ آیت 7 میں فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت ہی اس کی ماں کے دل میں ڈال دیا تھا کہ اس کے بارے میں فکر نہ کر، ہم اسے اپنے رسولوں میں شامل کرنے والے ہیں اللہ کی تدبیر کے تحت ہی موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی تھی اس مشن کی تکمیل یعنی بنی اسرائیل کی نجات کے لیے ان کا مصر جانا لازم تھا اللہ تعالیٰ نے مدین سے روانگی کے وقت تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت تو نہیں دی تھی لیکن ان کے ذمے مشن کو پورا کرنے کے لیے ان کے دل میں واپسی کے لیے جرأت اور حوصلہ ڈال دیئے تھے مگر جب نبوت دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی اصلاح کے لیے ان کی طرف جانے کا حکم دیا گیا تو فرعون، اس کے درباریوں اور اس مشن کی نوعیت کے بارے میں سوچ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آیا کہ میں نے دعوت دی تو وہ تو فوراً وہ پرانا قتل کا معاملہ اٹھا کر مجھے قتل کر دیں گے اور مشن تو پورا ہی نہیں ہو سکے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار خوف اور اپنے بھائی ہارون کو مددگار اور تائید کرنے والا بنا دینے کی درخواست اسی سیاق و سباق کے حوالے سے ہے۔

34- وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ ز اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

34- اور میرا بھائی ہارون
مجھ سے زبان میں زیادہ فصیح ہے
سو بھیج دے اس کو میرے ساتھ مددگار کہ
وہ میری تصدیق کرے
میں تو ڈرتا ہوں [12]
کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے"

35- قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚ بِاٰیٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- کہا "ہم ضرور تیرا بازو مضبوط کر دیں گے
تیرے بھائی کے ساتھ
اور ہم ضرور تم دونوں کو غلبہ دے دیں گے [13]
اور وہ تم دونوں کو ہرگز چھو نہیں سکیں گے [14]
ہماری نشانیوں کی قوت سے
تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے ہی [15]
غالب رہیں گے"

36- فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾

36- پھر جب موسیٰ ان کے پاس آیا
ہماری روشن نشانیوں کے ساتھ
انہوں نے کہا "نہیں ہے یہ کچھ بھی

12- یعنی وہ کہیں گے کہ ایک قبطی کو قتل کر کے بھاگ جانے والا اللہ کا نبی کیسے ہو سکتا ہے اگر وہ ایسا کہیں تو ہارون میرے نبی ہونے کی گواہی دے اور اس مشن کی تکمیل میں مدد دے

13- ہم تمہیں ان پر رعب داب والا غلبہ دینے والے ہیں بے خوف ہو کر ان کی طرف جاؤ

14- ان کے ہاتھ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور وہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے

15- ہم تم دونوں بھائیوں کو اور تمہاری پیروی کرنے والوں کو ان پر غلبہ دینے والے ہیں اور اس کے لیے ہماری یہ دونوں نشانیاں اہم ہوں گی۔ بعد میں جادوگروں کا ایمان لے آنا اور حضرت موسیٰ کا غلبہ ان ہی معجزوں کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے

مگر گھڑا ہوا جادو ہی[16]

اور ہم نے ایسا کچھ بھی نہیں سنا[17]

اپنے باپ دادا کے زمانے میں"

37- وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

37- موسیٰ نے کہا "میرا رب تو اس کے بارے میں اچھی طرح جانتا کہ کون ہے[18]

جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے

اور وہی جانتا ہے کہ

آخرت کا اچھا انجام

کس کے لیے ہوگا

ظالم تو ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے"

38- وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ

38- اور فرعون نے کہا "اے سردارو![19]

نہیں جانتا میں تمہارے لیے

16- یہ تو خالص جادو ہے جو تم نے جھوٹ موٹ گھڑا ہوا ہے۔ وہ اللہ کی نشانیوں کو جادو قرار دے کر اپنی گمراہی پر قائم رہنا چاہتے تھے

17- جو دعوت تم دیتے ہو ایسی دعوت تو ہمارے باپ دادا کے زمانوں میں کبھی کسی نے نہیں دی تھی اگر دی گئی ہوتی تو ہم نے سنا تو ہوتا جب پہلے کبھی کسی نے ایسی دعوت نہیں دی تو یہ نئی چیز کیسے مانی جا سکتی ہے؟ یہ تمہارا اپنا گھڑا ہوا جادو ہی ہے

18- یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ان کو جواب ہے کہ اگر میں نے یہ جادو گھڑا ہوا ہے تو میں تو آخرت میں فلاح ہی نہیں پا سکوں گا میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں؟ میرا اللہ جانتا ہے کہ میں اس کے حکم کے تحت ہی تمہیں دعوت دے رہا ہوں

19- فرعون اور اس کی قوم خدا پر تو یقین رکھتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ خدا نے اپنا نظام چلانے کے لیے بہت سے ایجنٹ مقرر کیے ہوئے ہیں اور مصر کا فرعون وقت ان پر حکومت کرنے کے لیے اللہ کا اور سورج دیوتا کا مقرر کیا ہوا ایجنٹ ہوتا ہے اور ان کے ملک میں کسی اور کا حکم نہیں چل سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ ہی کی عبادت کرنے اور اسی کے احکام پر عمل کرنے کی دعوت دی تو فرعون نے کہا کہ مجھے تو نہیں معلوم کہ اس ملک میں اور اس کے لوگوں پر میرے علاوہ بھی کسی اور کا حکم چل سکتا ہے یعنی اس ملک میں میرا ہی حکم چلتا ہے اور چلتا رہے گا

فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

کسی بھی معبود کو سوائے اپنے
تو اے ہامان
تو میرے لیے مٹی پر آگ جلا[20]
اور تعمیر کر میرے لیے ایک بلند محل
تا کہ میں موسیٰ کے معبود تک پہنچ سکوں
اور میں تو
واقعی اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں"

39- وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

39- اور اس نے اور اس کے لشکروں نے
زمین میں ناحق تکبر کیا[21]
اور انہوں نے گمان کیا کہ[22]
انہیں تو ہماری طرف کبھی لوٹنا ہی نہیں

40- فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

40- سو ہم نے پکڑ لیا تھا
اس کو اور اس کے لشکروں کو
اور ہم نے ان کو دریا میں پھینک دیا تھا
تو دیکھ لو ان ظالموں کا
کیسا انجام ہوا تھا

20- مٹی کے اوپر آگ جلا یعنی مٹی سے بنائی اینٹوں پر آگ جلا کر انہیں پختہ کر اور ان سے ایک اونچا محل بنا تا کہ میں اس کی بلندی سے دیکھوں کہ وہ کون سا معبود ہے جس کے احکام کی پابندی اور عبادت کی موسیٰ مجھے دعوت دے رہا ہے یہ فرعون کی طرف سے طنز تھا

21- انہیں غرور اور تکبر کا کوئی حق نہیں تھا مگر وہ اپنے بارے میں غلط تصورات رکھتے تھے

22- وہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ وہ تو ہمیں جوابدہ ہیں ہی نہیں انہوں نے اپنے عقائد اور اعمال بدلنے سے انکار کر دیا تھا

41- وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

41- اور ہم نے انہیں بنا دیا تھا[23]
آگ کی طرف بلانے والے پیشوا
اور قیامت کے روز انہیں کوئی بھی مدد نہیں ملے گی

42- وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۴ ۱۴ ۷

42- اور ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی تھی
اس دنیا میں
اور قیامت کے روز وہ ہوں گے[24]
بدحالوں میں سے

5

43- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی[1]
اس کے بعد کہ ہم نے
پہلے والی نسلوں کو ہلاک کر دیا ہوا تھا
لوگوں کے لیے
بصیرت اور ہدایت اور رحمت
تا کہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں

44- وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾

44- اور نہیں تھا تو جانبِ مغرب[2]
جب ہم نے موسیٰ کو

23- وہ فلاح کی بجائے دوزخ کی آگ میں لے جانے والے لیڈر بن گئے تھے

24- روز قیامت دنیاوی اعمال کی وجہ سے جو لوگ بدحال ہوں گے اور ہر طرح کے رحم و کرم سے محروم کر دیئے جائیں گے، وہ بھی ان میں سے ہوں گے

1- اس سے پہلے ہم نے بہت سی نافرمان قوموں کو تباہ کر دیا ہوا تھا ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو جو کتاب دی تھی وہ اہل بصیرت کو راہ راست دکھا کر ان کو پہلے والی قوم کے انجام سے بچانے والی تھی اس کے لیے اس میں ہدایت موجود تھی اس طرح وہ کتاب ہماری طرف سے لوگوں کے لیے ایک رحمت تھی تا کہ وہ اس سے سبق حاصل کر سکیں اور فلاح پا سکیں

2- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ ہم موسیٰ کی زندگی کے جو واقعات آپ کو بتا رہے ہیں، وہ آپ کے چشم دید تو نہیں ہیں ◄◄

فرمان شریعت دیا تھا

اور نہ تو اسے دیکھنے والوں میں تھا

45- وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۴۵

45- اور اس کے بعد ہم نے تو کئی نسلیں پیدا کی تھیں[3]

اور ان پر طویل عرصہ گزر چکا ہے

اور تو نہیں رہتا ہوتا تھا

اہلِ مدین کے درمیان

کہ ان کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا تھا[4]

اور لیکن ہم ہی ہیں یہ بتانے والے

46- وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۶

46- اور تو نہیں موجود تھا طور کے دامن میں

جب ہم نے آواز دی تھی

بلکہ یہ تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے[5]

تا کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے

◄◄ آپ سے تو بہت پہلے یہ سب واقعات پیش آئے تھے یہ سب کچھ وحی کے علاوہ آپ کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا تو جس قرآن میں یہ واقعات ٹھیک ٹھیک بیان کیے گئے ہیں، یہ اس کے اللہ کی طرف سے بھیجی کتاب ہونے کا ثبوت ہیں جب ہم نے موسیٰ کو طور کی مغرب کی جانب شریعت دی تھی تو بھی تو وہاں نہیں تھا

3- موسیٰ کے وقت اور قرآن کے نزول کے درمیان بہت سی قومیں ہو گزر چکی ہیں ان کے وقت کے درمیان اور جب ہم قرآن نازل کر رہے ہیں، طویل وقتی فاصلہ ہے

4- یعنی مدین والوں کا اور وہاں پر موسیٰ کا حال بھی ہم نے ہی تمہیں بتایا ہے ایسا تو تھا نہیں کہ تو مدین والوں کے درمیان بھی دعوت دیتا ہوتا تھا اس لئے تو وہ سب کچھ جانتا ہے اور بتا رہا ہے

5- جس طرح موسیٰ کو دی کتاب لوگوں کے لیے رحمت تھی ویسے ہی قرآن انسانوں کے لیے رحمت ہے جو انہیں ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور ہم نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے کہ تو ان لوگوں کو خبردار کر دے کہ راہ راست پر نہیں آؤ گے تو ان پہلی قوموں کی مانند برباد کر دیئے جاؤ گے

جن کی طرف تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا
تا کہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں

47- وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور اگر ایسا نہ ہوتا
تو جب آن پکڑتی انہیں کوئی مصیبت[6]
اس کی وجہ سے
جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوتا
تو یہ کہتے "اے ہمارے رب
تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول
کہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے
اور اہل ایمان میں سے ہوتے"

48- فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- مگر جب حق ان کے پاس آ گیا ہے[7]
ہماری طرف سے
یہ کہتے ہیں "کیوں نہیں دی گئی اس کو کوئی بھی چیز[8]
ان کی مانند

6- یعنی اگر ہم آپ کو اس قوم کی طرف نہ بھیجتے اور ان کو پکڑ لیتے تو یہ کہتے کہ ہماری طرف تو کوئی راہ راست دکھانے والا آیا ہی نہیں تھا آیا ہوتا تو ہم ایمان لے آتے اب یہ ایسا بھی نہیں کہہ سکیں گے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی فلاح اور باطل سے نجات کے لیے ہم نے ان کی طرف حق کی راہ دکھانے والی کتاب بھیج دی ہے جس میں ان کی طرح باطل پر جمی رہنے والی قوموں کا حال بیان کیا گیا ہے جن میں آل فرعون بھی شامل ہے تو اب یہ کہتے ہیں کہ اگر موسیٰ کی مانند ہی آپ کو ہماری فلاح کے لیے بھیجا گیا ہے تو پھر آپ کو وہ معجزے کیوں نہیں دیئے گئے جو موسیٰ کو دیئے گئے تھے ویسے ہی تختیوں پر لکھے احکام کیوں نہیں دیئے گئے؟

8- یعنی کیا یہ باطل پرست موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں جن کے معجزوں کا یہ حوالہ دے رہے ہیں؟ یہ تو موسیٰ علیہ السلام کو بھی نہیں مانتے یہ ان کا صرف بہانہ ہے

جو موسیٰ کو دی گئی تھیں؟"

کیا یہ لوگ اُن کے منکر نہیں

جو اس سے پہلے موسیٰ کو دی گئی تھیں؟

یہ تو کہتے ہیں "یہ دونوں جادو ہیں [9]

جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں"

اور یہ کہتے ہیں "ہم تو اس سب کے منکر ہیں"

49- قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۹

49- کہہ دیں "تو پھر تم لے آؤ

اللہ سے کوئی کتاب [10]

جو ان دونوں سے بہتر رہنما ہو

کہ میں اس کی پیروی کروں

اگر تم سچے ہو تو"

50- فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۰ ع

50- پھر اگر یہ تیری بات پوری نہ کریں [11]

تو جان لیں کہ

یہ تو اپنی نفسانی خواہش کی ہی

پیروی کرتے ہیں

ع ۵ ۸

9- کیا موسیٰ کو دیئے گئے معجزوں کا حوالہ دینے والے یہ لوگ اُن معجزوں پر اور موسیٰ کو دی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں؟ یہ تو اللہ کی طرف سے انسانوں کی رہنمائی کے لیے کتاب بھیجنے پر ہی یقین نہیں رکھتے اور کہتے ہیں کہ تورات بھی اسی طرح کا جادو ہوگا ہم تو اس پر بھی یقین نہیں رکھتے

10- ان سے کہو کہ پھر وہ کتاب لا کر دکھا دو جو اللہ کی طرف سے آئی ہو اور جس میں ان سے بہتر رہنمائی موجود ہے تورات سے مراد اصل تورات ہے وہ جو وقت کے حالات اور ضروریات کے مطابق نازل کی گئی تھی وہ تورات مراد نہیں جس میں تبدیلیاں کر دی گئی ہیں

11- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر یہ منکرین تیری یہ بات نہیں مانتے اور اس چیلنج کو قبول نہیں کرتے جیسا کہ یہ نہیں کر سکتے تو یہ اس کا ثبوت ہے کہ یہ اپنی خواہشاتِ نفس کے پیچھے چلنے والے ہیں

اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہے
جو اپنی خواہشات کی پیروی کرے
اللہ کی طرف سے رہنمائی کے بغیر؟[12]
اللہ تو ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں دیا کرتا

6

51- وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾

51- اور ہم نے تو یہ بات مرحلہ وار ان لوگوں تک پہنچا دی ہے[1]
تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں

52- اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

52- جن لوگوں کو ہم نے
اس سے پہلے کتاب دی تھی
وہ اس پر ایمان لاتے ہیں[2]

53- وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾

53- اور جب یہ ان پر پڑھا جاتا ہے
وہ کہتے ہیں "ہم اس پر ایمان لائے
یہ تو حق ہے
ہمارے رب کی طرف سے
ہم تو پہلے ہی سرِ تسلیم خم کر دینے والے ہیں"[3]

12- جو کوئی ان کی مانند اپنے عقائد اور عمل کے اللہ کی طرف سے ہونے کی سند نہیں رکھتا، اپنی خواہشات کی پیروی کو ہی درست سمجھتا ہے اللہ ایسوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا کیونکہ اللہ کسی پر جبر نہیں کرتا۔ وہ راہ راست بتا دیتا ہے جیسا کہ قرآن کے ذریعے حق اور باطل میں فرق واضح کر دیا گیا ہے اس کو جانتے ہوئے بھی اگر کوئی ایمان نہ لائے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے اور اسی ذمہ داری کی اسے سزا دی جاتی ہے

1- نصیحت کی وہ بات جو قرآن مبین میں بتا دی گئی ہے

2- اہل کتاب میں سے جو احکام الٰہی پر عمل کرنے والے ہیں، وہ لازماً قرآن پر ایمان لے آتے ہیں جو بھی کوئی تعصب اور تنگ نظری سے بلند ہو کر اس کو سنے گا وہ قرآن کی دکھائی راہ راست سے دور نہیں رہ سکتا

3- یعنی ہم تو ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے رسول اور کتابیں بھیجتے رہے ہیں سو ہم اس کتاب کے اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان لے آئے ہیں

54- اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾

54- یہ وہ لوگ ہیں
جن کو ان کا اجر دوبار دیا جائے گا[4]
اس کی وجہ سے[5]
جو وہ ثابت قدم رہے
اور وہ برائی کو بھلائی سے رد کرتے ہیں
اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہو
اس میں سے خرچ کرتے ہیں

55- وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

55- اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں
تو اس سے الگ ہو جاتے ہیں
اور کہہ دیتے ہیں "ہمارے لیے ہیں ہمارے اعمال
اور تمہارے لیے ہیں تمہارے اعمال
تم کو سلام
ہم جاہلوں کے متلاشی نہیں ہیں"

56- اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

56- تُو تو ہرا س شخص کو ہدایت نہیں دے سکتا[6]
جسے تو پسند کرتا ہے

4- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن سننے اور اس پر ایمان لانے سے پہلے بھی وہ راہ راست پر ثابت قدم رہے اور قرآن سن کر بھی کسی کی مخالفت اور دشمنی سے بے نیاز ہو کر ایمان لے آئے اس آزمائش میں ان کے دوبار ثابت قدم رہنے کی وجہ سے ہم انہیں دوبار اجر دیں گے

5- یہ ایمان لے آنے والوں کی خصوصیات صالح کا بیان ہے آیت 55 تک کہ وہ برائی کرنے والے کی برائی کو اچھائی اور اچھے طریقے سے اپنے سے دور کر دیتے ہیں ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے حاجت مندوں پر خرچ کرتے ہیں جب ان سے کوئی قرآن اور اسلام کے بارے میں بیہودہ بات کرتا ہے تو وہ اس بحث سے الگ ہو جاتے ہیں یہ کہہ کر کہ تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں ہم جاہلوں کی جہالت کو دور سے سلام کر دینے والے ہیں ہم انہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان سے بحث کرنے والے نہیں

6- یہ اس کی وضاحت ہے کہ اللہ کے احکام کی پابندی کرنے والے ضدی جاہلوں سے دور کیوں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہدایت ◄◄

مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے
اور وہ اُن لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے
جو ہدایت قبول کر لینے والے ہیں

57- وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

57- اور وہ کہتے ہیں "اگر ہم نے تیرے ساتھ
اس ہدایت کی پیروی کر لی[7]
تو ہمیں ہماری اس زمین سے چھین لیا جائے گا"
کیا ہم نے ہی اس امن والے حرم کو
ان کے لیے جائے قیام نہیں بنایا[8]

◄◄ ہم دیتے ہیں مگر ہر کسی کو نہیں اسی کو جو ہدایت کا متلاشی ہو ہمارے علاوہ کوئی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتا خواہ وہ اس کا اپنا کوئی پیارا ہی ہو اگر کسی کا کوئی پیارا جاہل ہے، وہ راہ ہدایت کا متلاشی ہے ہی نہیں تو اسے ہدایت دے دینا ہمارے اصول کے دائرہ میں نہیں آتا اس لیے کوئی بھی اپنے ایسے کسی پیارے کو ہدایت کی راہ کی طرف نہیں لا سکتا

7- اللہ کے رسول ﷺ کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ کے پیارے ابوطالب اور خاندان والے اسلام قبول کر لیں آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے 45 افراد کو کھانے کی دعوت دی مہمان کھانے سے فارغ ہو چکے تو آپ ﷺ انہیں دعوت و ہدایت دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ابولہب چلایا "آبائی دین چھوڑنے کی بات ہرگز نہ کرنا اپنی قوم کے مذہب کی مخالفت نہ کرنا اس سے سارے عرب دشمن ہو جائیں گے اور آپ کا قبیلہ ساری عرب قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتا" اس کے چند روز بعد آپ ﷺ نے اپنے قبیلہ اور قرابت والوں کو پھر کھانے کی دعوت دی کھانے کے بعد آپ ﷺ نے انہیں قیامت کے عذاب اور حساب سے ڈرایا تو آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے کہا "ہم آپ کی دعوت کے برحق ہونے کا یقین رکھتے ہیں لیکن عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دینا میرے لیے ممکن نہیں" (تفصیل کے لیے دیکھیں الامین ﷺ جلد اول میں "کھلا چیلنج" کا باب) یہ تو تھا آپ ﷺ کے پیاروں کا ردعمل آگے کعبہ کی مجاور قوم قریش کے ردعمل کا ذکر ہے کہ وہ بھی کہتے تھے کہ اگر ہم نے ہدایت کی راہ اختیار کر لی تو کعبہ میں رکھے بتوں کے عرب پجاری ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہمیں مجاوری کے منصب سے محروم کر دیں گے اور ہم اس مقام و مرتبہ اور ان مراعات سے محروم کر دیئے جائیں گے جو ہمیں کفر کے سردار اور مجاور ہونے کی وجہ سے حاصل ہیں

8- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مکہ کے باسی اور بیت اللہ کے پڑوسی ہونے کی وجہ سے انہیں جو امن میسر ہے اور ہر طرف سے جو قسم قسم کے پھل انہیں کھانے اور فروخت کر کے رزق کمانے کے لیے فراہم ہو رہے ہیں وہ تو انہیں ہم دے رہے ہیں اس امن والے شہر میں جگہ تو ہم ◄◄

جس کی طرف ہر قسم کے پھل
کھنچے چلے آتے ہیں
ہماری طرف سے رزق؟
مگر ان میں سے اکثر جانتے نہیں

58- وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

58- اور ہم نے کتنی ایسی ہی بستیاں تباہ کر دی ہوئی ہیں [9]
جن کے باسی ان کی معیشت پر
اتراتے ہوتے تھے
تو وہ پڑے ہیں ان کے مسکن
جن میں ان کے بعد کم ہی کوئی بسا ہے
اور وارث تو ہم ہی ہیں [10]

59- وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

59- اور تیرا رب کسی بھی بستی کو برباد نہیں کیا کرتا
جب تک
ان کی ماں بستی میں کوئی رسول نہ بھیج دے

◄◄ نے انہیں دی ہوئی ہے اور وہ ہماری طرف سے متعین کردہ راہ ہدایت پر قائم ہو جانے کو اپنے لئے سب نعمتوں سے محروم ہو جانے کا خطرہ بنا کر پیش کر کے اس ہدایت سے دور رہنا چاہتے ہیں دنیاوی مفادات کی وجہ سے خود بھی ہدایت کی راہ پر نہیں آ رہے اور دوسروں کو بھی اس سے دور رکھنا چاہتے ہیں اس کا سبب ان کی جہالت اور بے علمی ہے

9- اس سے پہلے ہم بہت سی ایسی بستیوں کو تباہ کر چکے ہیں جن کے باسی ان قریش کی مانند وہاں کے دنیاوی مال و دولت اور مقام و مرتبہ پر بڑا فخر اور غرور کیا کرتے تھے ان کے گھر ویران پڑے ہیں اور پھر کبھی اس طرح آباد نہیں ہو سکے یعنی ان بستیوں والوں کے پاس بھی قریش کی مانند جو مال و متاع تھا، ہمارا ہی دیا ہوا تھا اور جب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو کوئی انہیں آباد نہیں کر سکا کیا یہ قریش اس کو سمجھنے اور عبرت حاصل کرنے کا بھی فہم و شعور نہیں رکھتے؟

10- ہر چیز کے اصل وارث ہم ہی ہیں ہم دینے والے ہیں اور جب چاہیں چھین لینے والے ہیں ہمارے علاوہ کوئی اچک لینے والا اور انہیں ◄◄

كہ وہ ان لوگوں کو ہماری آیات پڑھ کر سنائے
اور ہم ہرگز بستیوں کو تباہ نہیں کیا کرتے
مگر تب ہی کہ ان کے باسی ظالم ہو جائیں [11]

60- وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰ ع

60- اور تم لوگوں کو اشیاء میں سے جو کچھ بھی دیا گیا ہے
وہ تو ہے دنیاوی زندگی کا سامان
اور اس کی زینت
اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے
وہ بہت ہی بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے [12]
تو کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لو گے؟

7

61- اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱

61- کیا پھر وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو [1]
اور وہ اسے پا لینے والا ہے
ہو سکتا ہے اس شخص کی مانند

◄◄ اس شہر سے اور جان سے محروم کر دینے والا نہیں

11- ہم کسی بستی کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں کہ اس کے لیے ایک رسول بھیج کر اس کے باسیوں کو حق اور باطل سے آگاہ کر دیں انہیں راہ و راست بتا دیں اور خبردار کر دیں کہ اگر تم نے اس ہدایت کو قبول نہ کیا تو تمہیں سزا بھگتنا ہوگی ہم انہیں ان کے ظلم اور بے انصافی کی راہ پر جامد اور بضد رہنے کی وجہ سے تباہ کیا کرتے ہیں

12- دنیا کا مال و دولت جاہ و منصب جو بھی ہے، وہ بھی ہم ہی دیتے ہیں اور وہ عارضی اور مٹ جانے والا ہوتا ہے اس کے مقابلے میں اگلی دنیا میں اپنے صالح بندوں کو ہم جو کچھ دیں گے وہ اس سے بہت بہتر ہوگا اور ہمیشہ ہی رہنے والا ہوگا

1- دو گروہوں کا ذکر ہو رہا ہے ایک وہ جو ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والے ہیں اور دوسرے وہ جو دنیاوی مال و دولت اور جاہ و مرتبہ کی خاطر ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے گروہ سے ہم نے دنیا میں روحانی فلاح اور آخرت میں ہمیشہ رہنے والے انعامات ◄◄

جسے ہم نے صرف دنیاوی زندگی کی متاع ہی دی ہو
اور روز قیامت وہ ان لوگوں میں سے ہوگا
جنہیں سزا کے لئے پیش کیا جائے گا؟

62- وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾

62- اور وہ اس روز ان کو آواز دے گا[2]
اور پوچھے گا "کہاں ہیں وہ جن کے میرے ساتھ
شریک ہونے کا
تم دعویٰ رکھتے ہوتے تھے؟"

63- قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا ۚ أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾

63- جن کے خلاف یہ قول درست ثابت ہو چکا ہوگا[3]
وہ کہیں گے "اے ہمارے رب[4]
یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا
ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا تھا
جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے

◄◄ کا اچھا وعدہ کیا ہے اور ان سے کیا وعدہ ضرور پورا کر دیا جائے گا جبکہ دوسرے گروہ والوں کو روز حساب مجرموں کی حیثیت میں ہمارے حضور پیش کیا جائے گا تو پھر راہ راست پر قائم ہو جانے والا مومن مشرکوں جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟ یعنی وہ تو فلاح کی راہ پر ہے جبکہ مشرک عذاب کی طرف رواں دواں ہیں

2- اس روز ان مجرموں سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ جنہیں تم ہمارے شریک خیال کیا کرتے تھے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے، وہ آج تمہاری مدد کو کیوں نہیں آئے؟ وہ کہاں ہیں؟

3- پوچھا تو مشرکوں سے جائے گا لیکن ان کے جواب دینے سے پہلے ہی بول پڑیں گے ان کے وہ لیڈر اور پیشوا جن کا جرم ثابت ہو چکا ہوگا اور وہ سزا پا چکے ہوں گے اپنے خلاف گواہی سے پہلے ہی وہ اپنی پوزیشن واضح کرنا شروع کر دیں گے

4- وہ کہیں گے کہ ہم نے انہیں زبردستی گمراہ نہیں کیا تھا ہم خود گمراہ تھے ہم نے انہیں گمراہ کیا یعنی بہکایا اور یہ بہک گئے یہ ہماری پیروی نہ کرتے اور ہدایت کی راہ اپنا لیتے تو ہم انہیں روک تو نہیں سکتے تھے ہدایت سے

64- وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

ہم تیرے سامنے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں[5]
یہ ہماری بندگی تو نہیں کرتے تھے"

64- اور کہا جائے گا "تم اپنے بنائے شریکوں کو پکارو"
سو وہ ان کو پکاریں گے
مگر وہ ان کو کوئی جواب نہیں دے سکیں گے
اور وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے
کاش وہ ہدایت اختیار کرنے والے ہوتے

65- وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾

65- اور اس روز اللہ انہیں پکارے گا[6]
اور پوچھے گا "تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟"

66- فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

66- تو نہیں سوجھے گا ان کو کوئی جواب
اس روز
اور نہ ہی وہ ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے[7]

67- فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾

67- پس جس کسی نے
توبہ کر لی اور ایمان لے آیا

5- ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ان سے کوئی واسطہ نہیں یہ اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لیے ہماری پیروی کیا کرتے تھے مطلب یہ کہ اہل مکہ اچک لئے جانے کے خوف سے جن لیڈروں اور پیشواؤں کی پیروی کر رہے ہیں اس روز اللہ کے حضور وہ سب ان کے اس جرم سے الگ ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا تھا، خود ہی کیا تھا، اپنے اس جرم کے لیے یہ ہی خود ذمہ دار ہیں

6- یعنی اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کہ ہم نے تمہیں راہ ہدایت دکھانے کے لیے جو رسول بھیجے تھے، تم نے ان کی دعوت کس وجہ سے قبول نہیں کی تھی؟ ذرا بتاؤ تو وہ وجوہات

7- اس سوال کا جواب وہ ان سے بھی نہیں پوچھ سکیں گے جن کی باتوں میں آ کر وہ شرک پر قائم ہیں اور ہدایت کی راہ کی پرواہ نہیں کر رہے

اور اس نے نیک عمل کیے
وہی توقع کرسکتا ہے کہ
وہ فلاح پانے والوں میں ہوگا

68- وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

68- اور تیرا رب جو کچھ چاہے پیدا کرتا ہے[8]
اور چن لیتا ہے
ان لوگوں کے پاس تو انتخاب کا
کوئی بھی اختیار نہیں[9]
اللہ پاک ہے
اور بہت ہی بلند ہے
ہر اس چیز سے
جسے وہ شریک ٹھہراتے ہیں

69- وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾

69- اور تیرا رب جانتا ہے[10]
جو کچھ بھی
ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں
اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں

8- کائنات کی ہر چیز اللہ نے ہی پیدا کی ہوئی ہے وہ جو چاہے جیسے چاہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے جس مقام و مرتبہ کے لئے چاہے چن لیتا ہے کس کو کس مشن کے لئے چننا ہے یہ اسی کے اختیار میں ہے اور اس نے جو کچھ جیسا بھی پیدا کیا ہے، اپنے منصوبے اور کائنات کے نظم اور ضروریات کے مطابق پیدا کیا ہے

9- کفر و شرک کے لیڈروں اور پیشواؤں کے پاس کوئی بھی اختیار نہیں کہ جسے چاہیں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا دیں اور دوسروں سے کہیں کہ ان کی پوجا کرو یہ تمہارے مشکل کشا ہیں

10- اللہ کو سب معلوم ہے کہ کون دعوت قبول نہ کرنے کا کوئی بہانہ کیوں بنا رہا ہے وہ ان کے ارادوں اور چالوں کو خوب جانتا ہے

70- وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٧٠

70- اور وہی ہے اللہ
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر وہی
اور اسی کے لیے ہے حمد
اول و آخر
اور اسی کے پاس ہے فرمانروائی
اور اسی کی طرف
تم سب لوٹائے جانے والے ہو

71- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝٧١

71- پوچھیں "کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اللہ بنا دے
رات کو تم پر ہمیشہ رہنے والی
قیامت کے دن تک
کون ہے وہ معبود
سوائے اللہ کے
جو تمہیں روشنی لا دے گا؟
تو کیا پھر تم سنتے نہیں ہو؟"[11]

72- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٧٢

72- پوچھیں "کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ
اگر اللہ بنا دے دن کو
تم پر ہمیشہ رہنے والا
قیامت کے دن تک

11- تمہیں قرآن کی آیات پڑھ کر اللہ اور اس کے نظام کے بارے میں جو کچھ بتایا جاتا ہے، تم اسے سن کر اس پر غور کیوں نہیں کرتے؟ سوچو تو کہ اگر اللہ رات کو روز قیامت تک لمبی کر دے تو ہے کوئی تمہارا ایسا معبود جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو جو کہیں سے کوئی روشنی لا کر اس رات کو ختم کر سکے

تو کون ہے وہ معبود سوائے اللہ

73- وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

جو تمہیں رات لا دے
تا کہ تم اس میں آرام کر سکو؟
تو کیا پھر تم بصیرت نہیں رکھتے ہو؟"

73- اور اس نے اپنی رحمت سے بنائے ہوئے ہیں
تمہارے لئے رات اور دن
تا کہ تم اس میں آرام کرو
اور اس لیے کہ تم تلاش کرو
اس کا فضل
اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ

74- وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾

74- اور اس روز اللہ ان کو بلائے گا
اور ان سے پوچھے گا "کہاں ہیں میرے وہ شریک
جن کو تم میرے ساتھ
شریک خیال کیا کرتے تھے؟"[12]

75- وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع ١٥/١٠

75- اور ہم نکال لائیں گے
ہر امت میں سے ایک گواہ[13]
پھر ہم کہیں گے "پیش کرو اپنی دلیل اور سند"[14]
تو وہ جان لیں گے کہ

12- اللہ تعالیٰ مشرکوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے خیال کے مطابق جو ہمارے شریک ہوا کرتے تھے وہ کہاں ہیں وہ تمہاری مدد کو کیوں نہیں آئے؟

13- وہ جو ان کے ہدایت کی دعوت قبول نہ کرنے کا گواہ ہوگا وہ گواہی دے گا کہ انہیں ڈرایا اور خبردار کیا گیا تھا مگر انہوں نے خود اس دعوت سے منہ پھیر لیا تھا۔ وہ گواہ کون ہوگا؟ وہ نبی اور رسول جو انہیں راہ راست دکھانے کے لیے بھیجا گیا تھا

14- اپنے دعوت توحید قبول نہ کرنے اور شرک پر قائم رہنے کا کوئی علمی ثبوت یا عقلی جواز پیش کرو

حق تو اللہ ہی کے لئے ہے[15]
اوران سے گم ہو جائیں گے[16]
وہ سب جھوٹ جو وہ گھڑا کرتے تھے

8

76- اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝۷۶

76- قارون تو موسیٰ کی قوم سے تھا[1]
مگر وہ ان پر ظلم کرنے لگا تھا
اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے ہوئے تھے کہ[2]
ان کی چابیاں ایک مضبوط جماعت کے لیے
بھاری ہوتی تھیں
یاد کریں جب اس کی قوم نے اس سے کہا تھا
"نہ اُترا[3]

15- ان کے پاس کوئی جواز نہیں ہوگا اور انہیں ماننا پڑے گا کہ سچ وہی ہے جس کی طرف اللہ کا رسول دعوت دیتا ہے

16- شرک کی حمایت میں اور دعوت حق کے خلاف جو وہ جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے ان کا وہ سب جھوٹ ان پر ظاہر ہو چکا ہوگا اس لیے وہ ان میں سے کوئی بھی بات دہرا نہیں سکیں گے

1- سورۃ المومن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ کو فرعون ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تھا (آیت 23-24) قارون فرعون کے اہم درباریوں میں شامل تھا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کی بجائے فرعون کا حامی تھا اور ان پر ظلم کرنے والوں یعنی انہیں دبا کر رکھنے والوں میں سے تھا

2- ایسا کیوں تھا؟ اسے بھی قریش مکہ کی مانند اپنے مال و دولت اور مقام و مرتبہ سے بہت زیادہ لگاؤ تھا جس کا احوال اللہ تعالیٰ نے مختصر طور پر اس طرح بیان کیا ہے کہ ہم نے اسے اتنا مال و اسباب دیا ہوا تھا کہ اس کے خزانوں کی چابیاں ایک جماعت کے لیے بھی بھاری ہوتی تھیں عُصْبَہ سے مراد دس یا اس سے زیادہ افراد ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے اسے بہت زیادہ مال و دولت دے رکھے تھے خزانوں سے مراد روپے پیسے، زر و جواہر کے خزانے ہی نہیں ہر قسم کی مال و اسباب کے ذخائر مراد ہیں جن میں اس کے مال تجارت کے ذخائر بھی شامل ہیں جن کی پرانی طرز کی بڑی بڑی آہنی چابیاں ہوتی تھیں اور دوران سفر وہ سب چابیاں بہت سے افراد اٹھائے ہوتے تھے

3- یعنی اسے کہا گیا کہ (1) اس دنیاوی مال پر فخر اور غرور نہ کر ایسا کرنا اللہ کو پسند نہیں (2) اسے آخرت کے گھر کے حصول کے لیے خرچ کر (3) اس میں سے اپنا دنیاوی حصہ نہ بھول جا یعنی اسے اپنی اس دنیا کی جائز ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی خرچ کر، کنجوسی نہ کر (4) اللہ نے جو تمہیں دیا ہوا ہے، اس میں سے اللہ کے بندوں پر خرچ کیا کر (5) اس مال و اسباب اور مقام و مرتبہ کو فساد پھیلانے کا ذریعہ نہ بنا ◄◄

77- وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾

اللہ تو ہرگز
اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا
77- اور تلاش کر اس میں
جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہوا ہے
آخرت کا گھر
اور نہ فراموش کر
اپنا حصہ دنیا میں
اور احسان کر
جیسا کہ اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہوا ہے
اور نہ تلاش کرتا پھر زمین میں فساد
اللہ تو ہرگز
فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا"

78- قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

78- اس نے کہا
"مجھے تو یہ سب کچھ
میرے علم کی وجہ سے دیا گیا ہے"[4]
اور کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ[5]
اللہ نے تو ہلاک کر دی تھیں

◄◄ معاشرے میں انتشار اور بے راہ روی پھیلانے کی بجائے اس مال کو اصلاح کے لیے استعمال کر

4- اس سے کہا گیا کہ یہ مال و دولت تجھ پر اللہ کا احسان ہے تو اسے اللہ کے احکام کے مطابق استعمال کر جس کے جواب میں قارون نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میں نے اپنی قابلیت اور مہارت سے بنایا ہوا ہے یعنی اس نے اللہ کا احسان ماننے سے اور اس کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے سے انکار کر دیا

5- اس نے اتنا بھی نہ سوچا کہ ہم نے اس سے پہلے بہت سی مغرور اور سرکش قوموں کو ان کے اسی جرم کی وجہ سے تباہ کر دیا ہوا ہے جو بہت طاقتور بھی ہوتی تھیں اور ان کے پاس افرادی قوت بھی بہت زیادہ ہوتی تھی یعنی اپنے علم پر فخر کرنے والا قارون جہالت میں مبتلا تھا

اس سے پہلے کئی قومیں
جو اس سے قوت میں مضبوط
اور زیادہ مال و متاع رکھتی تھیں
اور اس وقت مجرموں سے
ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے[6]

79- فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۷۹

79- پھر وہ اپنی قوم میں گیا[7]
اپنے پورے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ
دنیاوی زندگی کی چاہت رکھنے والوں نے[8]
کہا "کاش ہمارے لیے بھی
ویسا ہی کچھ ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے
وہ تو واقعی بڑے نصیب والا ہے"

80- وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝۸۰

80- اور ان لوگوں نے
جن کو علم دیا گیا تھا[9]
کہا "افسوس ہے تم پر
اللہ کا دیا ثواب تو بہت بہتر ہے

6- جب ہم ایسے مجرموں کو پکڑتے ہیں تو ان سے پوچھ کر نہیں پکڑا کرتے جنہیں اپنے جرائم کا احساس ہی نہ ہو ہم انہیں وقت عذاب ایسی صفائی کا موقع نہیں دیا کرتے

7- وہ اپنے ٹھاٹھ باٹھ سے لوگوں پر اپنا رعب و دبدبہ جمانے لگا تھا

8- اس کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر کچھ لوگ اس سے متاثر ہونے لگے تھے اور اپنی محرومی پر افسوس کرنے لگے تھے وہ دنیا دار لوگ تھے

9- ان کا ایسا رویہ دیکھ کر اہل علم نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے اعمال صالح کے بدلہ میں جو انعامات رکھے ہوئے ہیں وہ تو قارون کے مال و متاع اور مقام و مرتبہ کے مقابلے میں بہت ہی بہتر ہیں تم لوگ ان کے حصول کی کوشش کی بجائے اس جیسے دنیاوی اسباب کے لالچ میں کیوں مرے جاتے ہو؟

اس شخص کے لیے جو ایمان لائے
اور نیک اعمال کرے
اور یہ نعمت ہرگز نہیں اترتی [10]
مگر صبر کرنے والوں کے دلوں پر ہی"

81- فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

81- سو ہم نے دھنسا دیا تھا
اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں
اور نہیں تھی اس کے پاس کوئی جماعت [11]
اللہ کے مقابلے میں
اس کی مدد کرنے کو
اور نہ ہی وہ خود اپنی کوئی مدد کر سکا تھا

82- وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۸ ۱۱

82- اور انہی لوگوں نے صبح کی تھی
جو کل ہی اس کے مرتبہ کی آرزو کرتے تھے [12]
یہ کہتے ہوئے "ہم پر افسوس
یہ تو اللہ ہے جو رزق کھول دیتا ہے
جس کسی کے لئے چاہے

10- جس بات کا اہل علم نے اظہار کیا تھا، وہ صبر و استقلال کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے والے اہل ایمان کے دلوں میں ہی پیدا ہوا کرتی ہے لالچی اور ڈھل مل یقین والے اس عزم و قوت سے محروم ہوا کرتے ہیں

11- جب ہم نے قارون کو اس کے اس جرم کی سزا دی تو کوئی اس کی مدد کرنے کے قابل نہیں تھا اور نہ ہی اپنے دنیاوی مقام و مرتبہ اور مال و متاع کے حوالے سے وہ خود اپنا کوئی بچاؤ کر سکا تھا۔ سو راہ ہدایت کو چھوڑ کر دنیاوی مقام و مرتبہ کے پیچھے جانے والے اہل مکہ کو اگر ہم نے پکڑنے کا فیصلہ کر لیا تو ان کو کوئی بھی ہم سے بچا نہیں سکے گا

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو دنیا پسند لوگ قارون جیسے مال و اسباب کے خواہش مند تھے، اس کی تباہی دیکھ کر شکر ادا کرنے لگے کہ ان کے اس رویہ کی وجہ سے انہیں بھی قارون جیسی سزا نہیں دے دی گئی اور وہ بھی کہنے لگتے تھے کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرنے والے کبھی فلاح نہیں پا سکتے

اپنے بندوں میں سے
اور تنگ کر دیتا ہے
اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا
تو اس نے ہمیں بھی دھنسا دیا ہوتا
کیا تم نے دیکھ نہیں لیا کہ
کفر کرنے والے ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے"

9

83- تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾

83- اور ہم آخرت کا وہ گھر[1]
مخصوص کر دیں گے
ان لوگوں کے لئے
جو نہیں چاہتے زمین میں
اپنی بڑائی اور نہ فساد[2]
اور حسنِ عاقبت[3]
پرہیزگاروں کے لئے ہے

84- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

84- جو کوئی نیکی لے کر آئے
تو اس کے لئے ہے
اس سے بہتر

1- جنت میں گھر

2- وہ لوگ جو قارون اور مکہ کے ان سرداروں جیسے نہیں ہوتے، دنیاوی بڑائی اور تکبر کے ذریعے حق سے دور رہنے والے نہیں ہوتے اپنے اس رویہ سے فساد نہیں پھیلاتے

3- عاقبت کا اچھا انجام

اور جو کوئی برائیاں لے کر آئے
تو نہیں ہے بدلہ برائیاں کرنے والوں کے لئے
مگر اس کے مطابق ہی جو وہ کیا کرتے تھے[4]

85- اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾

85- تو جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے[5]
وہ ضرور تجھے[6]
بہترین انجام تک پہنچا دے گا
کہدیں "میرا رب تو اچھی طرح جانتا ہے کہ[7]
کون ہے وہ
جو ہدایت لے کر آیا ہے
اور کون کھلی گمراہی میں ہے"

4- برائی کا بدلہ برائی کے برابر ہے

5- وہ اللہ جس نے قرآن سنانا اور لوگوں کو اس کی طرف بلانا تم پر لازم کر دیا ہے

6- مَعَاد سے مراد وہ جگہ ہے جو آدمی کا آخری مقام ہے اور جہاں اس کو لوٹ کر جانا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو قرآن کی طرف دعوت کا جو مشن سونپ دیا ہے اس کے بدلے میں تیرے لوٹ کر جانے کے لئے جو مقام ہے وہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔ اس میں قارون کے لوٹ کر جانے کے طریقہ اور مقام کے حوالے سے ان اہل مکہ کے لیے بھی پیغام ہے جو دنیاوی مال و متاع کے چھن جانے کا بہانہ بنا کر قرآن سے دور رہنے پر بضد تھے یہ پیغام کہ یہ دنیا عارضی جگہ ہے اور لوٹ کر جانے کی بہترین جگہ ان کے لیے ہی ہے جو قرآن پر ایمان لانے والے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں گے اس کے مفہوم میں یہ بھی شامل ہے کہ آزمائش کا دور ختم ہونے والا ہے اور دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام و مرتبہ آپ کا منتظر ہے

7- اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں کہ حق کی مخالفت کرنے والے ان دنیاداروں کو بتا دیں کہ اللہ کو سب معلوم ہے کہ ہدایت کی طرف کون دعوت دیتا ہے اور کھلی گمراہی میں کون مبتلا ہے یعنی انہیں بتا دیں کہ ہدایت کی راہ وہی ہے جس کی طرف میں دعوت دیتا ہوں تم تو کھلی گمراہی میں مبتلا ہو

86- وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

86- اور تو ہرگز نہیں امید رکھتا تھا کہ[8]
تیری طرف کتاب بھیجی جائے گی
مگر یہ تیرے رب کی رحمت سے ہی ہے
سو کبھی بھی کافروں کی مدد نہ کرنا[9]

87- وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

87- اور وہ تجھے ہرگز نہ روک سکیں[10]
اللہ کی آیات سے
اس کے بعد کہ
وہ تجھ پر نازل کردی جائیں
اور تو اپنے رب کی طرف دعوت دیتا رہ
اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا[11]

88- وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

88- اور ہرگز نہ پکارنا اللہ کے ساتھ[12]

8- ہم نے آپ کو خود اس مشن کے لیے چنا ہے آپ کو تو نہ کوئی امید تھی اور نہ ہی کوئی اندازہ تھا کہ آپ کو یہ مشن سونپا جانے والا ہے اور تیری طرف جو رہنما کتاب بھیجی جا رہی ہے وہ ہماری طرف سے ایک رحمت ہے کہ اس میں دنیا و آخرت میں فلاح کے حصول کی راہ راست بتائی جا رہی ہے آپ اس رحمت کو لوگوں تک پہنچا رہے ہیں

9- اس دعوت کے ذریعے ہماری رحمت کی طرف لوگوں کو بلائیں اور مشکلات اور دشمنوں کی دشمنی سے بے نیاز ہو کر یہ دعوت جاری رکھیں کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مشرک اور کفار بے خوف ہو جائیں گے اور یہ ان کے شرک پر قائم رہنے کا حوصلہ بڑھا دے گا

10- ہم جو بھی آیات اور احکام آپ تک پہنچائیں وہ بلا خوف و خطر لوگوں تک پہنچاتے رہیں ان مشرکوں اور قرآن کے دشمنوں کی چالیں آپ کو ان آیات کو فوراً سنا اور پہنچا دینے سے روک نہ دیں

11- مشرکوں کے اس موقف سے کبھی اتفاق نہ کرنا کہ ان کے آپ کی دعوت قبول کر لینے سے ان مشرکوں کو نقصان پہنچے گا ان کے اس موقف کو قبول کر لینا ان کے ساتھ شامل ہو جانے کے مترادف ہوگا

12- اللہ تعالیٰ مخاطب اپنے رسول ﷺ سے ہیں مگر پیغام سب انسانوں کے لیے ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی اور معبود نہیں اسی کو پکارو اور اسی کی عبادت کرو

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

کسی بھی اور معبود کو
نہیں ہے کوئی بھی معبود
مگر وہی
ہر چیز نابود ہو جانے والی ہے
سوائے اس کے چہرے کے [13]
فرمانروائی اسی کے لئے ہے
اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

13- اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہمیشہ رہنے والی ہے چہرے سے مراد ذات ہوتی ہے

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی اس کی 69 آیات اور 7 رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

1- الٓمّٓ ۚ ①

2- اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ②

3- وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③

1- الٓمّٓ

2- کیا لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ[1] انہیں چھوڑ دیا جائے گا ان کے یہ کہہ دینے پر کہ "ہم ایمان لائے" اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا؟

3- حالانکہ ہم نے تو[2] ان لوگوں کو بھی آزمایا تھا جو ان سے پہلے ہوتے تھے سو ضروری ہے کہ اللہ دکھا دے[3] سچ کہنے والوں کو اور ضروری ہے کہ وہ ظاہر کر دے جھوٹ بولنے والوں کو

1- انہیں آزمایا جائے گا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں صحیح ہے یا دھوکہ دینے کے لیے کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم ہے کہ کون کیا ہے آزمایا اس لیے جائے گا کہ اُن کا عمل ان کے سچ اور جھوٹ کو ثابت کر دے اور سب لوگ ان کے بارے میں سب کچھ جان جائیں

2- یعنی ان سے پہلے والوں کو بھی ہم ایسے ہی آزماتے رہے ہیں یہ آزمائش صرف ان کی ہی نہیں کی جائے گی

3- یہ ہے مقصدِ آزمائش کہ اس کے ذریعے اللہ سب پر سب کی اصلیت ظاہر کر دے اور سب لوگوں کو دکھا اور بتا دے کہ وہ جو کہتے ہیں کہ "ہم ایمان لائے" ان میں سے کون سچے ہیں اور کون جھوٹے ہیں

4- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴

4- کیا وہ لوگ جو برائیاں کر رہے ہیں[4] یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے؟ ان کا یہ اندازہ بہت ہی غلط ہے

5- مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵

5- جو کوئی اللہ سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہے[5] ، وہ یاد رکھے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت تو ضرور ہی آئے گا اور وہ ہے سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا

6- وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶

6- اور جو بھی کوئی جدوجہد کرتا ہے[6] تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے جدوجہد کرتا ہے

4- جو لوگ اس طرح کا دھوکہ دینے کی کوششیں کرتے ہیں، وہ اپنی تدبیروں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے اگر انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ سوچ رکھا ہے کہ وہ کامیاب ہو جائیں گے تو ان کا اندازہ غلط ہے وہ ہمارے اس امتحان اور اس کے ذریعے دوسروں کو ان کی اصلیت سے آگاہ کر دینے سے بچ نہیں سکیں گے انہیں یہ یاد رہنا چاہیے

5- جو کوئی اپنے ایمان میں سچا ہے اور روز قیامت اللہ کے حضور پیش ہونے اور دنیاوی اعمال کا بدلہ پانے کے وعدے پر یقین رکھتا ہے اسے اس کے لئے تیاری کرنا چاہئے

6- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ دین حق قبول کر کے احکام الٰہی کی پابندی کرتے ہیں اور دین حق کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، اس کا فائدہ خود ان کو ہی ہوگا

اللہ تو سب جہانوں والوں سے[7]
بے نیاز ہے

7- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷

7- اور وہ لوگ جو ایمان لائیں[8]
اور نیک کام کریں
تو ہم ضرور ان کی برائیاں
ان سے دور کر دیں گے
اور ہم ضرور انہیں
ان کے احسن اعمال کے مطابق بدلہ دینگے

8- وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

8- اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہوا ہے
اپنے والدین کے ساتھ اچھے سلوک کا
اور اگر وہ تم پر زور ڈالیں
کہ تو کسی چیز کو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے
جس کے شریک ہونے کا
تیرے پاس کوئی علم نہیں
تو ان کی ہرگز اطاعت نہ کرنا[9]
تم سب کی واپسی تو میری ہی طرف ہے
پھر میں تمہیں وہ سب کچھ بتا دوں گا
جو تم کیا کرتے تھے

7- اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو جہان بنائے ہوئے ہیں، ان میں جو بھی مخلوقات ہیں، ہمیں ان میں سے کسی کے کسی بھی عمل کی کوئی محتاجی نہیں کہ وہ ہمارے احکام کی خلاف ورزی کریں گے تو ہمارا نظم کائنات چلے گا نہیں جو بھی کوئی جو کچھ بھی کرتا ہے اپنے لئے ہی کرتا ہے ہمیں کسی انسان کے کسی بھی عمل کی کوئی محتاجی نہیں اگر کوئی ایمان لا کر نیک اعمال کرے گا تو اپنے ہی فائدہ کے لیے کرے گا

8- جو لوگ ایمان لے آئیں اور ہمارے احکام کی پابندی کریں، ان کے اعمال کی خرابیاں دور ہو جائیں گی

9- ہمارے ساتھ کسی اور کے شریک ہونے کا کہیں بھی کسی کے پاس بھی کوئی ثبوت نہیں اس لیے اگر تیرے والدین ایسے کسی کو ہمارے ساتھ ◄◄

9- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝

9- اور وہ لوگ جو ایمان لائے
اور انہوں نے نیک کام کیے
تو ہم ان کو ضرور
صالحین میں شامل کر دیں گے

10- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

10- اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے
جو کہتا ہے "ہم اللہ پر ایمان لائے"[10]
مگر جب اسے اللہ کی راہ میں ایذا دی جائے[11]
تو وہ لوگوں کی طرف سے اس ایذا کو
اللہ کی طرف سے عذاب کی طرح سمجھتا ہے
اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد آجائے[12]
وہ ضرور کہیں گے "ہم تو واقعی
تمہارے ساتھ تھے"
کیا اللہ کو دنیا والوں کے سینوں کا حال معلوم نہیں؟

◀◀ شریک ٹھہرانے کے لیے تم پر دباؤ ڈالیں تو ان کے اس حکم کی اطاعت نہ کر

10- وہ یہ نہیں کہتا کہ میں ایمان لایا بلکہ یہ کہتا ہے کہ "ہم اللہ پر ایمان لائے" اس طرح وہ اپنے آپ کو ایمان لانے والوں میں سے ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بھی تم اہل ایمان میں سے ہوں

11- اس شخص پر دین حق کے دشمن کوئی سختی کریں تو اس کا ایمان کا دعویٰ بے نقاب ہو جاتا ہے وہ اللہ کے عذاب کو بھی کفار کی سختیوں جیسا ہی سمجھتا ہے اور کفار کے مقابلے میں کمزوری دکھاتا ہے ان سے مفاہمت کر لیتا ہے

12- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنے دین کو کافروں کے خلاف کامیابی دیتے ہیں تو یہی لوگ اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ ہم تو تم میں سے ہیں۔ کامیابی کے فوائد حاصل کرنے کے لیے

11- وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ⑪

11- اور ضروری ہے کہ اللہ دکھا دے کہ[13]
ایمان لانے والے کون ہیں
اور ضروری ہے کہ دکھا دے کہ
منافق کون ہیں؟

12- وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَ لْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫

12- اور کافر لوگ اہل ایمان سے
کہتے ہیں "ہمارے طریقے کی پیروی کرو
اور ہم ضرور تمہاری خطائیں اٹھالیں گے"[14]
حالانکہ وہ ان کی خطاؤں میں سے کچھ بھی
اپنے اوپر لینے والے نہیں
وہ تو بالکل جھوٹ کہتے ہیں

13- وَ لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۪ وَ لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ⑬ ع ۱۳/۱۳

13- اور اپنے اپنے بوجھ وہ ضرور اٹھائیں گے[15]
اور اپنے اپنے بوجھوں کے ساتھ
کئی اور بوجھ بھی
اور قیامت کے روز ان سے
ان جھوٹوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا
جو جھوٹ وہ گھڑتے ہوتے تھے

13- ایسی آزمائش کے ذریعے اللہ، اہل ایمان کی اور منافقوں کی شناخت اور پہچان واضح کر دیتا ہے

14- وہ کہتے ہیں دین حق چھوڑ کر واپس آ جاؤ اگر اس کی وجہ سے اللہ نے تمہیں کوئی سزا دی تو وہ ہم اپنے ذمہ لے لیں گے یعنی تمہیں کوئی سزا نہیں ہوگی کیونکہ راہ وہی سچی ہے جس پر ہم قائم ہیں۔ مگر وہاں تو ہر کسی کو اپنا بوجھ ہی اٹھانا ہے کسی کا بویا تو نہیں کاٹے گا کوئی

15- اپنے گناہوں کا بوجھ تو وہ ضرور اٹھائیں گے اس کے ساتھ ہی انہیں دوسروں کو راہ راست سے روکنے کے گناہ بھی اٹھانا ہوں گے کہ ایسا کرنا بھی تو ان کا اپنا عمل ہی تھا

2

14- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- اور ہم نے نوح کو
اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا تھا
اور وہ رہا تھا ان کے درمیان
ایک ہزار برس
مگر پچاس سال[1]
پھر ان لوگوں کو طوفان نے آن پکڑا تھا
اور وہ ظالم لوگ تھے[2]

15- فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

15- مگر ہم نے بچا لیا تھا
اس کو اور اصحابِ کشتی کو[3]
اور ہم نے اسے نشانی بنا دیا تھا[4]
سب جہانوں والوں کے لیے

16- وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

16- اور ابراہیم کو[5]
یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا

1- یعنی ایک ہزار سال سے پچاس سال کم

2- حضرت نوح ساڑھے نو سو سال اس قوم کے درمیان رہے تھے وہ قوم انہیں بخوبی جانتی تھی وہ انہیں راہ راست کی طرف دعوت دیتے رہے اس کے باوجود وہ راہ راست پر نہ آئے اور حضرت نوح کی اور دعوت توحید کی مخالفت جاری رکھی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرما دیا اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلت دی مگر وہ ظلم یعنی بے انصافی سے باز نہ آئے اور حق کے مقابلے میں باطل پر ڈٹے رہے تھے

3- اصحابِ کشتی یعنی وہ جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے

4- اس کشتی کو بعد میں آنے والوں کے لیے نشانی بنا دیا تا کہ وہ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کریں

5- ایسے ہی ہم نے ابراہیم کو بھی دعوت توحید کا مشن دے کر بھیجا تھا اور ان کی قوم کا رویہ بھی حضرت نوح کی قوم جیسا ہی تھا

"اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو
یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے
اگر تم جانو

17- اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ⑰

17- وہ تو
جن کی تم بندگی کرتے ہو
اللہ کے سوا
محض بت ہیں
اور تم جھوٹ گھڑ رہے ہو
وہ تو
جن کی تم عبادت کرتے ہو
اللہ کے سوا
ہرگز نہیں اختیار رکھتے
تمہیں رزق دینے کا
سو اللہ سے رزق مانگو
اور اس کی بندگی کرو
اور اس کا شکر ادا کرو
تم سب اسی کی طرف لوٹائے جانے والے ہو

18- وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑱

18- اور اگر تم جھٹلاؤ[6]
تو جھٹلا چکی ہیں کئی قومیں
تم سے پہلے بھی

6- اگر تم جھٹلاؤ تو اللہ کے رسول کو اور اس کی طرف سے دی جانے والی دعوت کو جھٹلانے والے تم پہلے نہیں ہو گے، تم سے پہلے بھی کئی قوموں نے رسولوں کو جھٹلایا ہوا ہے

اور نہیں ہے رسول کے ذمے[7]
مگر واضح کر کے پیغام پہنچا دینا ہی"

19- اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑲

19- کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں کہ
اللہ کیسے مخلوق کی ابتدا کرتا ہے[8]
پھر وہ اس کا اعادہ کرتا ہے
یہ تو اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے

20- قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑳ ج

20- کہیے "زمین میں گھومو پھرو[9]
اور دیکھو اس نے کیسے خلق کی ابتدا کی ہے
پھر اللہ اسے پھر سے زندگی دیدے گا
اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے

21- يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ㉑

21- وہ جس کو چاہے سزا دے
اور جس کسی پر چاہے رحم کرے[10]
اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے[11]

7- اللہ جو بھی کوئی رسول کسی قوم کی طرف بھیجے، اس کے ذمہ اتنا ہی ہوتا ہے کہ وہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دے اور انہیں اچھی طرح سمجھا اور بتا دے کہ انکار کرنے والوں کا انجام کیا ہوا کرتا ہے

8- کائنات میں جو بھی کوئی مخلوق ہے، اس کی پیدائش کا عمل اللہ تعالیٰ کے حکم سے شروع ہوا تھا اور اس کے بعد اس کی پیدائش کا جو عمل جاری ہے، وہ بھی اللہ ہی کے حکم اور اس کی تدبیر کامل سے جاری چلا آ رہا ہے

9- زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لو کہ جہاں بھی جو بھی کوئی مخلوق ہے اس کی پیدائش کا عمل اللہ ہی کے حکم سے شروع ہوا تھا اور اسی کے حکم سے جاری چلا آ رہا ہے دنیا میں کہیں بھی تم کوئی ایسی چیز نہیں دیکھو گے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کی پیدا کی ہوئی ہو

10- اللہ کے دین اور رسول کی مخالفت کرنیوالوں میں سے کس کو سزا دینا ہے اور کب سزا دینا ہے، یہ فیصلہ اللہ ہی اپنے معینہ اصولوں کے مطابق کرتا ہے ایسی قوموں کی گرفت کا فیصلہ کرنے کے علاوہ کس کو ڈھیل دینی ہے اور اس کے گناہوں کے باوجود اسے اپنی اصلاح کر لینے کے لیے کتنا وقت دینا ہے یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے تحت آتا ہے

11- اگر کسی کی دنیا میں گرفت نہ کی جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ سزا سے بچ گیا ہے اسے روز قیامت اللہ کے حضور پیش بھی تو ہونا ہے تب سزا پائے گا

ع ۲ ۱۳

22- وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾

22- اور نہیں ہو تم بے بس کر دینے والے[12]
زمین میں اور نہ آسمان میں
اور نہیں ہے تمہارے لیے
اللہ کے سوا
کوئی بھی سرپرست[13]
اور نہ کوئی مدد کرنے والا"

3

23- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

23- اور وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں
اللہ کی آیات کا
اور اس کے ساتھ ملاقات کا
وہ لوگ ہیں جو
میری رحمت سے مایوس ہیں[1]
اور یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے
دردناک عذاب ہے

24- فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

24- سو نہیں تھا اس کی قوم کا جواب
مگر یہی کہ "قتل کر دو اس کو یا اسے جلا ڈالو"
اور اللہ نے بچا لیا تھا اسے آگ سے
اس میں تو واقعی نشانیاں ہیں

12- تم کسی بھی صورت بھاگ کر سزا سے بچ نہیں سکتے اللہ زمین پر تمہیں سزا دینا چاہے تو دے سکتا ہے وہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور اگر وہ دنیا میں گرفت نہ کرے تو روز آخرت پکڑے جاؤ گے زمین و آسمان میں تم کہیں بھی اس سے بچ نہیں سکتے

13- کہیں بھی کوئی بھی تمہیں نہ اللہ کی گرفت سے بچا سکتا ہے اور نہ تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہے

1- ان کے لئے اس روز کوئی رحمت نہیں ہوگی وہ اس روز میری رحمت کے سائے سے محروم ہی رہیں گے

ان لوگوں کے لیے جو ایمان لانے والے ہیں[2]

25- وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

25- اس نے کہا تھا "تم نے تو اللہ کو چھوڑ کر
بتوں کو آپس میں محبت کا ذریعہ بنا لیا ہے
اس دنیا کی زندگی میں[3]
مگر روز قیامت
تم ایک دوسرے کا انکار کر دو گے
اور تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے[4]
اور ٹھکانا تمہارا ہے آگ
اور نہیں ہو گا تمہارے لیے کوئی بھی
مدد کرنے والا"[5]

26- فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾

26- اور لوط اس پر ایمان لے آیا تھا
اور ابراہیم نے کہا تھا "میں تو اپنے رب کی طرف
ہجرت کرتا ہوں
وہی تو ہے جو ہے
غالب صاحبِ حکمت"

وقف لازم

2- ہمارے ابراہیم علیہ السلام کو بچا لینے میں ایمان لانے والوں کے لیے پیغام ہے کہ ہماری تدبیر کو کوئی ناکام نہیں بنا سکتا

3- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بت پرست قوم سے کہا تھا کہ تم دنیاوی زندگی میں ایک دوسرے کو خوش رکھنے کے لیے اور باہمی تعلقات قائم کرنے کے لئے بتوں کی پوجا کر رہے ہو تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ تم نے اپنے آباؤ اجداد کا بت پرستی کا طریقہ چھوڑ دیا ہے یا پھر کوئی تم سے بت پرستی چھوڑ دینے کی وجہ سے ناراض نہ ہو جائے

4- تم ایک دوسرے سے دوستی کے لیے ایک دوسرے کو خوش رکھنے کے لیے بتوں کی پوجا کر رہے ہو مگر یوم حساب تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے کہ فلاں نے مروا دیا ہے اور اس سے دوستی کی خاطر اور اس سے تعلق کی وجہ سے ہم بتوں کو پوجا کرتے تھے جس کی یہ سزا مل رہی ہے

5- وہاں کسی کی دوستی اور کسی سے تعلق کام نہیں آئے گا اور تمہیں دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا

27- وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

27- اور ہم نے عطا کیے تھے اسے اسحاق اور یعقوب[6]
اور ہم نے رکھ دی تھی اس کی نسل میں
پیغمبری اور کتاب
اور ہم نے اس کو دے دیا تھا
اس کا اجر دنیا میں[7]
اور آخرت میں وہ ضرور
صالحین میں ہوگا

28- وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

28- اور یاد کرو جب لوط نے اپنی قوم سے کہا تھا
"تم تو بے حیائی کا ایسا فعل کرتے ہو
جو تم سے پہلے
ساری دنیا والوں میں سے[8]
کسی نے بھی نہیں کیا تھا

29- اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

29- کیا تم دوڑتے ہوئے
مردوں کے پاس جاتے ہو
اور اصل طریقہ قطعہ کر دیتے ہو؟[9]
اور تم اپنی مجلسوں میں

6- اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے عزم و استقلال کے بدلے میں ان پر اپنے اکرام کا حوالہ دیتے ہیں کہ ہماری رحمت تو ایسی ہوتی ہے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم نے ابراہیم کو ان کے ایثار و قربانی کا کتنا بڑا اجر دیا تھا اس دنیا میں انہیں امام بنایا اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہوں گے

8- ایسا فحش کام کبھی بھی کسی نے نہیں کیا جو تم کر رہے ہو

9- یعنی تم جنسی تسکین کے لیے مردوں کے پاس جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس تسکین کا جو اصل طریقہ یا راہ مقرر کی ہوئی ہے اس میں رکاوٹ ڈال کر اسے قطع کر دیتے ہو اللہ تعالیٰ نے جنسی تسکین کے لیے خواتین سے جائز تعلقات کا راستہ متعین کیا ہوا ہے تم اس راہ کو قطع کرتے ہو اور ایسے بے حیائی کے فعل کا کھلے عام اپنی محفلوں میں بھی چرچا اور ارتکاب کرتے ہو۔ بعض اہل علم اپنی محفلوں میں چرچا سے مراد رہزنی لیتے ہیں کہ وہ قوم آمد و رفت کے راستوں پر لوٹ مار کرتی تھی

برے کام کرتے ہو؟"

تو نہیں تھا اس کی قوم کا کوئی جواب[10]

مگر یہی کہ

انہوں نے کہا "تو لے آ ہم پر اللہ کا عذاب

اگر تو سچا ہے"

30- قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع

30- اس نے کہا "اے میرے رب

مفسدوں کی اس قوم کے خلاف میری مدد کر"

ع ۳ ۸ ۱۵

4

31- وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

31- اور جب ہمارے قاصد ابراہیم کے پاس پہنچے[1]

خوشخبری لے کر

تو انہوں نے اس سے کہا تھا[2]

"ہم تو اُس بستی کے باسیوں کو

ہلاک کرنے والے ہیں

اُس کے رہنے والے تو بہت ظالم ہیں"

32- قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ

32- اس نے کہا "وہاں پر تو لوط ہے"[3]

10- ان کی قوم نے کہا کہ ہم تو ایسا ہی کریں گے اگر جیسا کہ تو کہتا ہے کہ تو اللہ کا نبی ہے اور اللہ اس فعل کا ارتکاب کرنے والوں پر عذاب نازل کر سکتا ہے تو کہہ اپنے اللہ سے کہ ہم پر عذاب نازل کر دے

1- یعنی جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم کے پاس یہ خوشخبری دینے پہنچے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بڑھاپے میں بیٹا اسحاق عطا کرنے والے ہیں

2- وہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس انسانی شکلوں میں آئے تھے اور انہوں نے خوشخبری دینے کے بعد انہیں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کس مشن پر بھیجا ہے حضرت ابراہیم اس وقت حبرون میں ہوتے تھے جس سے قریب ہی قوم لوط کے مسکن تھے اور بلندی سے صاف دکھائی دیتے ہوتے تھے اسی لیے فرشتے اس بستی کی طرف اشارہ کر کے بتاتے ہیں کہ ہمارا اصل مشن وہ مسکن ہیں

3- حضرت ابراہیم اپنے بھتیجے کے بارے میں فکر میں ہو گئے اور کہا کہ وہ بھی تو وہاں پر ہے یعنی اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ ہے؟

فِيْهَا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ؗ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

انہوں نے کہا "ہم خوب جانتے ہیں کہ وہاں پر کون کون ہے ہم ضرور بچا لیں گے اس کو اور اس کے اہل کو سوائے اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے"[4]

33- وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

33- اور پھر جب ہمارے وہ قاصد لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے مغموم ہو گیا[5] اور اس کا دل تنگ پڑ گیا انہوں نے کہا "نہ ڈر اور نہ غم کر[6] ہم تمہیں اور تیرے اہل کو بچا لیں گے سوائے تیری بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے

4- فرشتوں نے بتایا کہ ہمیں حکم ہے کہ لوط اور اس کے اہل کے سلامتی کے ساتھ وہاں سے نکل جانے کی تدبیر کی جائے مگر ان کی بیوی کو اس قوم کے ساتھ ہی ہلاک کر دیا جائے۔ اس کا سبب سورۂ تحریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ حضرت لوط کی وفادار نہ تھی

5- حضرت لوط کے پاس بھی وہ فرشتے انسانی شکلوں میں پہنچے تھے خوبصورت نوخیز لڑکوں کی شکل میں ابھی انہوں نے حضرت لوط کو اس مشن کے بارے میں نہیں بتایا تھا اور نہ ہی یہ کہ ہم فرشتے ہیں اس سے متعلق سورۂ ہود، الحجر اور القمر میں جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے، اس کے مطابق ان لڑکوں کی آمد سے آگاہ بہت سے لوگ حضرت لوط کے مکان کے سامنے اکٹھے ہو گئے تھے اور بضد تھے کہ حضرت لوط اپنے ان مہمانوں کو ان کے حوالے کر دیں تا کہ وہ ان کے ساتھ فعل بد کا ارتکاب کریں حضرت لوط اس قوم کی عادت کی وجہ سے ہی ان فرشتوں کو دیکھ کر مغموم ہو گئے تھے اور جب وہ اکٹھے ہو کر مطالبہ کرنے لگے تھے کہ انہیں ہمارے حوالے کرو تو ان کا دل تنگ پڑ گیا تھا کہ ان کا مقابلہ کیسے کریں

6- فرشتوں نے حضرت لوط کو اپنے ذمے مشن سے آگاہ کر دیا اور کہا کہ تیرے لیے غم اور پریشانی کی کوئی بات نہیں

34- اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

34- ہم تو اس بستی کے رہنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اس نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے ہیں“

35- وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- اور ہم نے چھوڑ دی ہوئی ہے[7] اس بستی کی ایک واضح نشانی ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں

36- وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

36- اور اہلِ مدین کی طرف[8] ان کے بھائی شعیب کو بھیجا گیا تھا سو اس نے کہا تھا ”اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اور روز آخر کی امید رکھو[9] اور ہرگز نہ زیادتیاں کرتے پھرو زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے“

37- فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

37- مگر انہوں نے اس کو جھٹلا دیا تو آن پکڑا تھا انہیں زلزلہ نے

7- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس قوم کی ہلاکت کے آثار اب بھی موجود ہیں اور جن لوگوں میں کوئی فہم و شعور ہو، وہ ان کو دیکھ کر سبق سیکھ سکتے ہیں

8- ایسے ہی ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تھا

9- روز حساب پر ایمان لاؤ اور یاد رکھو کہ اس روز تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دنیاوی اعمال کا حساب دینا ہے اس لیے اللہ کے احکام کی پابندی کرو اور شرک چھوڑ دو اگلی آیت میں ان کی پکڑ کا حوالہ ہے

اور انہوں نے صبح کی تھی

38- وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ﴿۳۸﴾

اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے پڑے ہوئے

38- اور عاد اور ثمود کو بھی[10]

اور تم پر ان کے مسکنوں کا حال

ظاہر ہو چکا ہے[11]

اور شیطان نے ان کے لئے

ان کے اعمال پسندیدہ بنا دیئے تھے

اور اس نے ان کو

راہ راست سے روک دیا تھا

حالانکہ وہ اہلِ نظر تھے[12]

39- وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ﴿۳۹﴾

39- اور قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو[13]

اور ان کے پاس موسیٰ

واضح نشانیوں کے ساتھ آیا تھا

مگر انہوں نے زمین میں تکبر کیا تھا

حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہیں تھے[14]

10- عاد اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا تھا ان کی ہلاکت پر بھی غور کرو اور اس سے سبق سیکھو

11- یعنی تم ان کی برباد شدہ بستیوں کے بعض آثار دیکھ بھی چکے ہو

12- فہم و شعور رکھتے ہوئے بھی وہ اپنے برے اعمال سے باز نہیں آئے تھے۔ اپنے برے اعمال کو پسند کرنے کی وجہ سے انہوں نے حضرت شعیب کی دعوت قبول نہیں کی تھی اور برباد کر دیئے گئے تھے

13- یعنی ہم نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ایسے ہی ہلاک کر دیا تھا

14- وہ ہماری تدبیر سے بچ نکلنے والے نہیں تھے

40- فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

40- سو ان میں سے ہر ایک کو
ہم نے پکڑ لیا تھا
اس کے اپنے گناہوں کی وجہ سے
اور ان میں سے کوئی وہ تھا
جس پر ہم نے
سنگ باری کرنے والی ہوا بھیج دی تھی
اور ان میں سے کوئی ایسا تھا کہ
اسے سخت آواز نے آن پکڑا تھا
اور ان میں سے کسی کو
ہم نے زمین میں دھنسا دیا تھا
اور ان میں سے کوئی وہ تھا کہ
ہم نے اس کو غرق کر دیا تھا
اور اللہ [15]
ہرگز ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا
مگر وہ اپنی جانوں پر
خود ہی ظلم کیا کرتے تھے

41- مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

41- مثال ان لوگوں کی جو [16]

15- ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا ان کا انجام ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھا جو بھی کوئی ان جیسی روش اختیار کرتا ہے وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے

16- جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں سے امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں، ان کی امیدوں کی حیثیت مکڑی کے اس جالے کی مانند ہے جسے بُن کر وہ امید لگا لیتی ہے کہ وہ جالا اسے ہر صورت بچائے رکھے گا جب ہم ایسے لوگوں کو پکڑیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہیں ہم سے بچا لینے والا کوئی نہیں جن قوموں کی تباہی کا حال بیان کیا گیا ہے، وہ اس کا ثبوت ہے لیکن ان مشرکوں اور دین حق کی مخالفت کرنے والوں کو اس کی سمجھ ہی نہیں اور یہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کر رہے ہیں

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

اللہ کے سوا
کوئی اور کارساز پکڑ لیتے ہیں
مکڑی جیسی ہے
جو گھر بناتی ہے
اور سب سے کمزور تو
سارے گھروں میں سے
مکڑی کا گھر ہے
کاش وہ لوگ جانتے ہوتے

42- اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

42- اللہ تو
ہر اس چیز کے بارے میں جانتا ہے
جسے بھی وہ پکارتے ہیں [17]
اس کے سوا
اور وہ ہے
بہت ہی زبردست صاحبِ حکمت

43- وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- اور ہم یہ مثالیں انسانوں کے لئے
بیان کرتے ہیں
اور نہیں سمجھتے ان کو
مگر اہل علم ہی

44- خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۱۴/۱۶

44- اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہوا ہے [18]
اہل ایمان کے لئے تو اس میں نشانی ہے

17- اللہ کے سوا جن بھی چیزوں کی مشرک عبادت کرتے ہیں، اللہ کو سب معلوم ہے اللہ ہی کے پاس قوت ہے وہ اپنی قوت اور تدبیر سے ان مشرکوں اور منکروں کو دکھا دے گا کہ ان باطل معبودوں سے وابستہ کی ان کی امیدیں مکڑی کے جالے سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں

18- آسمانوں اور زمین کو پیدا کر کے ہم نے انہیں جس نظم کا پابند بنایا ہوا ہے اور جس نظم کے تحت وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے آئے ہیں ◄◄

45- اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

45- تلاوت کر اس کتاب کی[1] جو تیری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم رکھ یقیناً نماز روکتی ہے فحش اور برے کاموں سے اور اللہ کا ذکر تو سب سے اکبر ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو

46- وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

46- اور نہ بحث کرو اہل کتاب کے ساتھ[2] مگر اچھے طریقہ سے ہی سوائے ان لوگوں کے[3] جو ان میں سے ظالم ہوں

◄◄ اور کر رہے ہیں وہ ہمارے ہی خالق و مالک ہونے کا ثبوت ہے اور اس نظم کو دیکھ کر اہل ایمان ہمارے ہی خالق و مالک اور معبود ہونے پر یقین کامل رکھتے ہیں مگر جو منکر اور مشرک ہیں، وہ اس سے بھی کوئی رہنمائی حاصل نہیں کرتے

1- اللہ تعالیٰ مخاطب تو ہیں اپنے رسول ﷺ سے مگر حکم ہے سب اہل ایمان کے لئے کہ احکامِ قرآن کی پابندی کرو نماز پر قائم رہو اور اللہ کا ذکر کرو

2- اہل کتاب کے ساتھ مذہب کے معاملے میں اچھے انداز میں بات چیت کیا کرو یہ حکم بھی سب مسلمانوں کے لیے ہے جیسا کہ آیت کے آخر میں فرمایا ہے کہ ''اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔'' یعنی تم سب

3- اگر وہ شرافت کی بجائے جارحانہ رویہ اختیار کریں تو ان کے ساتھ بات چیت میں معذرت خواہانہ انداز نہ اپناؤ

اور ان سے کہدو "ہم تو ایمان رکھتے ہیں

اس چیز پر[4]

جو بھی ہماری طرف بھیجی گی ہے

اور اس پر جو تمہاری طرف بھیجی گئی تھی

اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا

ایک ہی ہے

اور ہم نے اسی کے حضور

سرِ تسلیم خم کر دیا ہے"

47- وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

47- اور ہم نے اس طرح سے

تیری طرف کتاب نازل کی ہے[5]

سو وہ لوگ جن کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی

وہ اس پر ایمان لاتے ہیں

اور اِن لوگوں میں سے بھی[6]

اس پر ایمان لا رہے ہیں

4- مذہبی بحث کی بنیاد یہ رکھو کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کی گئی کتاب ہے ویسی ہی جیسے اس سے پہلے وہ کتابیں نازل کی گئی تھیں جن کو تم مانتے ہو اس حوالے سے ہم اور تم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں اور یہ قرآن اسی خدا کی طرف سے ہے اور ہم اسی خدا کے احکام کی پابندی کر رہے ہیں اس لیے اب تمہارے لیے بھی لازم ہو گیا ہے کہ تم قرآن پر ایمان لے آؤ

5- جس طرح ہم نے وہ پہلے والی کتابیں نازل کی تھیں، اسی طرح ہم قرآن نازل کر رہے ہیں اس طریقہ سے اہل کتاب واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی رہنمائی کے لیے جس پر چاہے کتاب نازل کر دیا کرتا ہے اور ایسے ہی نازل کیا کرتا ہے

6- اور اِن لوگوں میں سے بھی یعنی جو اہل کتاب نہیں ہیں، ان میں سے بھی کچھ اس پر ایمان لا رہے ہیں

اور نہیں انکار کرتا ہماری آیات کا کوئی بھی
مگر کافر لوگ ہی

48- وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور تو نہیں پڑھتا ہوتا تھا[7]
اس کتاب سے پہلے
کوئی بھی کتاب
اور نہ ہی تو لکھ سکتا تھا کوئی کتاب
اپنے داہنے ہاتھ سے
اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست ضرور شبہ کرتے[8]

49- بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

49- بلکہ یہ تو وہ آیات ہیں
جو اہلِ علم کے دلوں کے لئے واضح ہیں[9]
اور نہیں انکار کرتے ہماری آیات کا[10]
مگر ظالم لوگ ہی

50- وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

50- اور وہ کہتے ہیں "کیوں نہیں اتاری گئیں[11]
اس پر نشانیاں اس کے رب کی طرف سے؟"

7- اللہ تعالیٰ مخاطب اپنے رسول ﷺ سے ہیں اور بتا سب انسانوں کو رہے ہیں کہ جس نبی پر ہم قرآن نازل کر رہے ہیں، وہ تو نہ پڑھنا جانتا تھا اور نہ ہی لکھنا جانتا تھا اس نے تو پہلے بھیجی گئی کوئی کتاب پڑھی تک نہیں تھی

8- یعنی اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ کہہ سکتے تھے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کے رسول نے خود تیار کر لیا ہے لیکن جو شخص نہ پڑھنا جانتا تھا نہ لکھنا اس کے بارے میں کیسے ایسا کہا جا سکتا ہے؟

9- قرآن وہ آیات ہیں جو اہل علم کے دلوں کے لئے روشن ہیں ان کے دلوں میں ان آیات کے بارے میں کوئی شبہ ہی پیدا نہیں ہوتا

10- ایمان لانے سے وہی لوگ انکار کر رہے ہیں جو بے انصاف ہیں قرآن کو پڑھ سن کر بھی اس کے اللہ کی طرف سے ہونے پر یقین نہ کرنے پر بضد ہیں

11- ظالم یعنی بے انصاف کہتے ہیں کہ تیرے رب نے تجھے کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں دیا جسے دیکھ کر ہم مان لیتے کہ واقعی تو اللہ کا رسول ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہیں بتا دیں کہ معجزے تو میرے رب کے پاس ہیں انہیں دکھانا یا نہ دکھانا اسی کا فیصلہ ہوتا ہے مجھے تو قرآن سنا کر تمہیں سب کچھ سے کھول کر خبردار کر دینے کا مشن سونپا گیا ہے اور وہ میں پورا کر رہا ہوں

51- اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع

کہدیں ''نشانیاں تو ہیں اللہ کے پاس
اور میں تو ہوں
صرف کھول کھول کر ڈرانے والا''

51- کیا ان لوگوں کے لیے یہ کافی نہیں [12]
کہ ہم تجھ پر کتاب نازل کر رہے ہیں
جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے؟
اس میں تو ہے
رحمت اور نصیحت [13]
ان لوگوں کے لئے
جو ایمان لاتے ہیں

6

52- قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

52- کہہ دیں ''اللہ کافی ہے [1]
میرے درمیان اور تمہارے درمیان
گواہی کے لئے
وہ جانتا ہے اس سب کچھ کے بارے میں
جو کچھ بھی ہے
آسمانوں میں اور زمین میں

12- جب وہ کافر جانتے ہیں کہ آپ پڑھ لکھ نہیں سکتے تو آپ کی طرف سے قرآن پڑھ کر سنانے سے تو انہیں مان لینا چاہیے تھا کہ یہ اللہ ہی نے آپ پر نازل کیا ہے اور یہ اللہ کا معجزہ اور نشانی ہے کیا یہ معجزہ کافی نہیں کہ وہ اور نشانیاں مانگ رہے ہیں؟

13- قرآن ایمان لانے والوں کے لیے اللہ کی طرف سے ایک رحمت ہے اس میں جو نصیحت اور احکام ہیں ان پر عمل کرنے سے ان کے لیے دنیا و آخرت کی فلاح کے دروازے کھل جاتے ہیں

1- وہ اللہ جو زمین و آسمان کی ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے، میرے اس اللہ کا رسول ہونے کی اسی کی ہی گواہی کافی ہے اور وہ گواہی تمہارے خلاف ہے

اور وہ لوگ جو باطل کو مانتے ہیں [2]
اور اللہ سے کفر کرتے ہیں
وہی لوگ ہیں
جو خسارہ اٹھانے والے ہیں"

53- وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳

53- اور وہ تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں
اور اگر ایک وقت مقرر نہ کیا گیا ہوتا [3]
تو ان پر عذاب ضرور آ چکا ہوتا
اور وہ ان پر ضرور آئے گا
اچانک ہی [4]
اور انہیں خبر تک نہ ہوگی

54- يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۴ۙ

54- وہ تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں [5]
اور جہنم تو کافروں کو
گھیر لے گی

55- يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵

55- اس روز انہیں عذاب
ڈھانپ لے گا
ان کے اوپر سے

2- جو لوگ اس اللہ کی اس گواہی کے باوجود جھوٹے معبودوں کو ماننے پر بضد ہیں اور اللہ کی گواہی پر ایمان نہیں لا رہے وہ آپ ہی اپنا نقصان کر رہے ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وہ لوگ اپنے کو اس کتاب سے جو رحمت اور نصیحت ہے، دور رکھ رہے ہیں سو وہ خسارے میں رہیں گے

3- کسی قوم پر کب عذاب نازل کرنا ہے، اس بارے میں ہمارا ایک معین اصول ہے۔ اسی اصول کے تحت ہی ہم انہیں ڈھیل اور مہلت دے رہے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ان پر عذاب نازل ہو چکا ہوتا

4- جب وہ وقت آ جائے گا تو انہیں معلوم بھی نہیں ہوگا اور عذاب انہیں آن لے گا

5- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جلد عذاب کا مطالبہ کرنے والوں کو ہم جو ڈھیل دے رہے ہیں، اس ڈھیل کے دوران اگر وہ ایمان نہ لائے تو عذاب جہنم انہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا

اوران کے پاؤں کے نیچے سے
اوروہ کہے گا "چکھوتم اس کو
جو کچھ تم کیا کرتے تھے"[6]

56- يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

56- اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو[7]
میری زمین تو بہت وسیع ہے
سوتم میری ہی بندگی کرو

57- كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

57- موت کا ذائقہ ہر نفس کے لیے ہے[8]
پھر تم سب ہماری طرف ہی
لوٹا دیئے جاؤ گے

58- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

58- اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں
اور نیک کام کرتے ہیں
ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے
جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی
وہ ہمیشہ ہی وہیں رہیں گے
کیا ہی عمدہ بدلہ ہے
عمل کرنے والوں کے لیے

6- ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ، اب اسے بھگتو

7- میرے دین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی سختیوں کی وجہ سے بھی میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرنا اگر سختیاں بڑھ جائیں تو ہجرت کر جانا، میری زمین وسیع ہے کسی اور جگہ چلے جانا مگر شرک نہ کرنا

8- ہر کسی کو مرنا ہے اور ہمارے سامنے پیش ہونا ہے یہ یاد رکھو

59- الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

59- ان لوگوں کے لیے جو صبر کرتے ہیں[9]
اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں

60- وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

60- اور کتنے ہی ہیں[10]
زمین میں چلنے پھرنے والے جانور
کہ وہ ہرگز نہیں اُٹھائے پھرتے اپنا رزق
اللہ ہی ہے
جو ان کو اور تم کو
رزق دیتا ہے
اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

61- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

61- اور اگر تو ان سے پوچھے[11]
"کون ہے وہ جس نے
پیدا کیا ہوا ہے آسمانوں کو اور زمین کو
اور مسخر کیا ہوا ہے
سورج کو اور چاند کو؟"
تو وہ ضرور کہیں گے "اللہ"

9- وہ لوگ جو سختیوں کا صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں، آیت 58 میں جس اجر کا ذکر کیا گیا ہے، وہ ایسے لوگوں کا منتظر ہے

10- ہماری مخلوق میں وہ بھی ہیں جو اپنی روزی خود نہیں کماتے (چوپائے جانور وغیرہ) ان کے رزق کا بندوبست بھی ہم ہی کرتے ہیں ہم انہیں رزق دیتے ہیں تو تمہیں بھی دیں گے رزق کے ڈر سے دین کے معاملے میں ہجرت سے نہ گھبرا جانا، رزق ہم دینے والے ہیں

11- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان باطل پرستوں سے اگر پوچھا جائے کہ زمین و آسمان کس نے بنائے ہیں اور سورج اور چاند کس کے بنائے ضابطہ کی پابندی کر رہے ہیں تو وہ جن کی پوجا کرتے ہیں، ان میں سے کسی کا بھی نام نہیں لے سکیں گے اور ضرور کہیں گے کہ یہ اللہ کے بنائے ہوئے ہیں اور چاند سورج اسی کے نظم کے پابند ہیں

پھر وہ لوگ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں؟[12]

62- اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

62- اللہ کشادہ کر دیتا ہے رزق[13]
جس کسی کے لیے چاہے
اپنے بندوں میں سے
اور جس کے لئے چاہے
تنگ کر دیتا ہے
اللہ تو ہر چیز کے بارے میں
سب کچھ جاننے والا ہے

63- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع ۱۲/۲

63- اور اگر تو ان سے پوچھے[14]
"کون ہے وہ جو آسمان سے پانی برساتا ہے
اور زندہ کر دیتا ہے اس کے ذریعے زمین کو
اس کی موت کے بعد؟"
وہ ضرور کہیں گے "اللہ"
کہدیں "تعریف جو بھی ہے اللہ ہی کے لئے ہے"[15]
مگر ان میں سے اکثر
سمجھتے نہیں

12- یہ جانتے ہوئے بھی مشرک اور کافر ایمان کیوں نہیں لا رہے؟ کون انہیں دھوکہ دے رہا ہے؟

13- رزق کی کشادگی اور تنگی بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے کسی اور کا اس میں کوئی دخل نہیں اور اللہ کو سب معلوم ہے کہ کون کس حال میں ہے، اس لیے اس پر بھروسہ رکھو اور اسی کی عبادت کرو

14- ان باطل پرستوں سے اگر یہ پوچھا جائے کہ مردہ ہو چکی زمین کو آسمان سے بارش برسا کر کون زندہ کرتا ہے تو بھی یہ اپنے باطل معبودوں کا نام نہیں لے سکیں گے پھر بھی یہی کہیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے

15- ان سے پوچھو کہ پھر تم اللہ کے سوا ان باطل معبودوں کی کیوں پوجا اور تعریف کرتے ہو؟ ان کی جو کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں؟ نظم کائنات بنانے، چلانے اور سب مخلوق کو رزق فراہم کرنے والا تو اللہ ہی ہے اور سب تعریفیں بھی اسی کے لیے ہی ہیں اور ہو سکتی ہیں پھر تم اس کے شریک کیوں ٹھہراتے ہو اور کیوں ایمان نہیں لے آتے؟

وقف لازم

7

64- وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

64- اور نہیں ہے یہ دنیا کی زندگی کچھ بھی اور[1]
مگر صرف ایک دل بہلاوا اور کھیل ہی
اور وہ جو آخرت کا گھر ہے
زندگی تو اسی گھر کی زندگی ہے
کاش وہ جانتے ہوتے

65- فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- اور جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں[2]
تو وہ اللہ کو پکارتے ہیں
اپنا دین اس کے لئے خالص کر کے
پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے[3]
تو وہ یکا یک شرک کرنے لگتے ہیں

66- لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

66- تاکہ ہم نے انہیں جو کچھ عطا کیا تھا
اس کی کافرانہ ناشکری کریں[4]
اور کچھ فائدہ اٹھا لیں[5]
سو عنقریب وہ جان جائیں گے

1- جس طرح ہر کھیل تماشا ختم ہو جانے والا ہوتا ہے اور دل بہلانے کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی اس دنیا کی زندگی بھی ختم ہو جانے والی ہے اس عارضی زندگی میں انسان اللہ کو بھول کر جس دنیاداری میں مصروف رہتے ہیں اس کی حیثیت بھی دل کو بہلانے والے کھیل سے زیادہ کچھ نہیں انسان کی اصل زندگی وہ ہے جو آخرت کی زندگی ہے اگر ایمان نہ لانے والوں کو اس کی سمجھ ہوتی تو ان کے لئے بہتر رہتا

2- یہ مشرک بھی جب کشتی میں سوار ہوں اور طوفان آ جائے تو مدد کے لیے صرف اللہ کو ہی پکارتے ہیں اس وقت کسی اور سے مدد نہیں مانگتے

3- مگر جب اللہ انہیں سلامتی کے ساتھ ساحل پر پہنچا دیتا ہے تو فوراً ہی شرک شروع کر دیتے ہیں۔

4- اس طرح وہ اللہ کے اس کرم کو بھی بھول جاتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس کا سبب اللہ تعالیٰ خود بتاتے ہیں

5- یہ ہے سبب ان کے شرک کی طرف لوٹ جانے کا تاکہ وہ دیگر مشرکوں میں شامل رہیں اور ایک دوسرے سے میل ملاپ اور تعلقات سے فوائد حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے والوں کو اپنی اس غلطی کا جلد پتہ چل جائے گا

67- اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

67- کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں[6]
کہ ہم نے حرم کو پرامن بنا دیا ہے
جبکہ ان کے اردگرد سے
لوگ اُچک لیے جاتے ہیں
کیا پھر بھی وہ باطل پر یقین رکھتے ہیں[7]
اور اللہ کی نعمت کے انکاری ہیں؟

68- وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

68- اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے
جو اللہ کے بارے میں
جھوٹ گھڑتا ہے
یا وہ حق کو جھٹلا دے
جب وہ اس کے پاس آجائے؟[8]
تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی نہیں ہے؟[9]

69- وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع ۷ ۳

69- اور جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں
ہم ضرور انہیں اپنی راہیں دکھا دیں گے[10]
اور اللہ تو نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے

6- اس شہر مکہ کو امن کی جگہ ہم نے بنایا ہوا ہے کسی اور نے نہیں اور ان کافروں کو اس کا علم ہے

7- اس کو مانتے ہوئے بھی یہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرا رہے ہیں اور قرآن پر ایمان نہیں لا رہے

8- حق ان کے پاس پہنچ چکا ہے ہمارے رسول ﷺ نے انہیں سب کچھ بتا اور سمجھا دیا ہے اس کے باوجود جو ماننے سے انکار کرتے ہیں، وہ بہت بڑے ظالم ہیں

9- ایسوں کا ٹھکانا جہنم میں ہی ہے

10- وہ لوگ جو صبر و استقلال کے ساتھ ہمارے دین پر قائم ہیں اور اس کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں دکھا دیں گے وہ راہیں جن پر چلتے ہوئے وہ دنیا اور آخرت میں فلاح حاصل کر لیں گے ایسا نہیں ہوگا کہ ہم انہیں چھوڑ دیں گے ہم نیکوکاروں کے ساتھ ہیں، وہ کوئی غم نہ کریں